Courtesy www.pdfbooksfree.pk

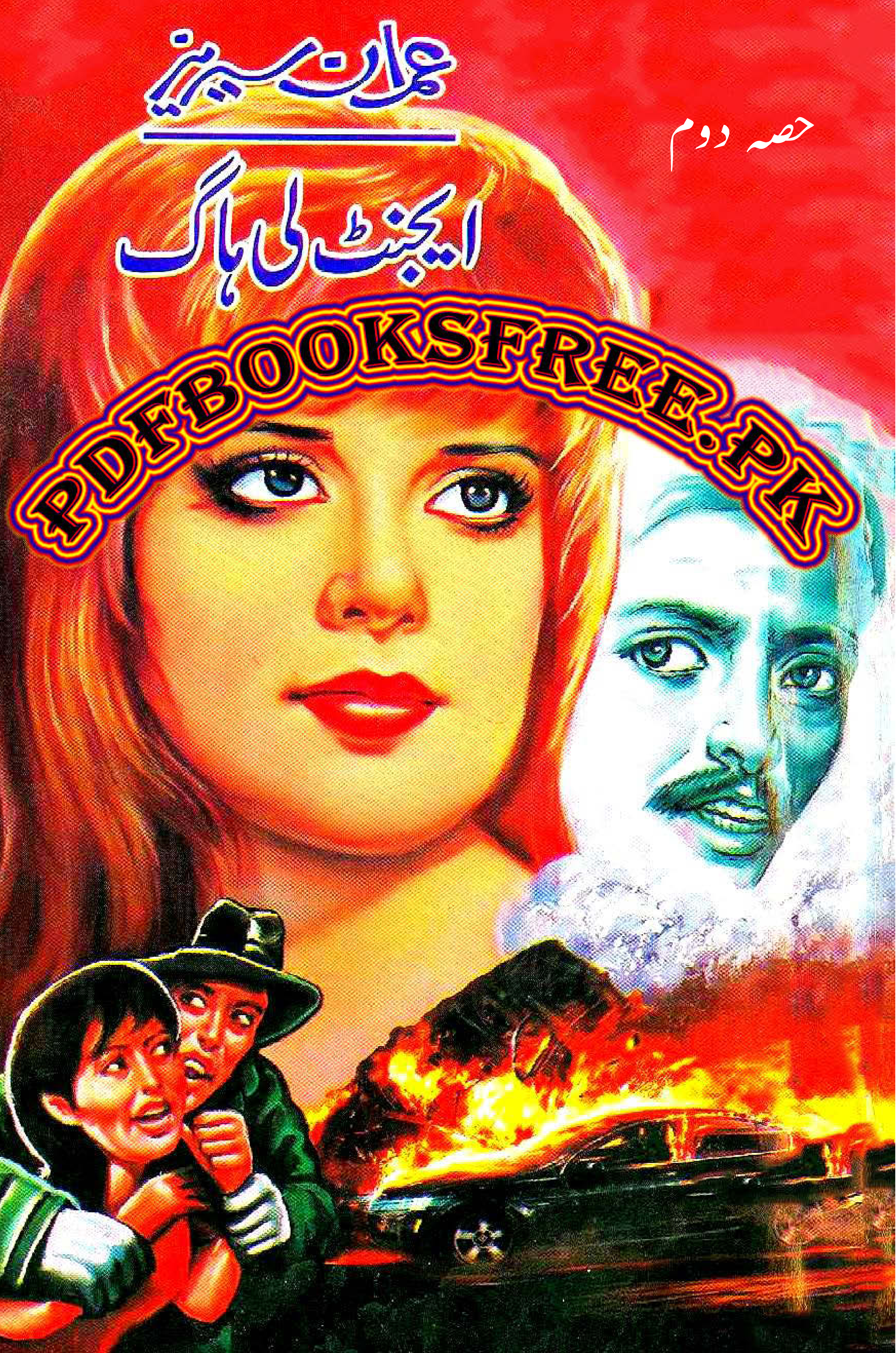

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

41B
عمران سیریز نمبر

ایجنٹ لی ہاگ

حصہ دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

مصنف ---- ظہیر احمد
ناشران ---- محمد ارسلان قریشی
---- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ---- محمد اشرف قریشی
طابع ---- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

"میری آنکھوں میں دیکھو کرنل گھنشام"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ کرنل گھنشام کی آنکھوں میں جیسے عمران کی آنکھوں سے برق سی نکل کر پڑی۔ کرنل گھنشام کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں جیسے عمران کی آنکھوں سے چپک گئیں اور کرنل گھنشام کی پتلیاں سکڑتی چلی گئیں۔

"اپنے دماغ کو آزاد چھوڑ دو۔ فوراً"...... عمران نے اس کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑتے دیکھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ذہن آزاد کر رہا ہوں"...... کرنل گھنشام کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے وہ اندھے کنویں کی گہرائی میں سے بول رہا ہو۔

"گڈ۔ اب میں تم سے جو پوچھوں گا تم اس کے صحیح صحیح جواب دو گے"...... عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ میں صحیح جواب دوں گا"...... کرنل گھنشام نے خوابناک انداز میں کہا۔ عمران نے اشارہ کیا تو ان سب نے کرنل گھنشام کے بازو، اس کی ٹانگیں اور سر چھوڑ دیا۔ عمران نے کرنل گھنشام کو شدید اذیت سے دو چار کر کے اس کی قوت مدافعت ختم کر دی تھی اور قوت مدافعت ختم ہونے سے کرنل گھنشام کے اعصاب اس بری طرح سے متاثر ہوئے تھے کہ اب اس میں ہلنے کی بھی سکت نہیں رہ گئی تھی۔ کرنل گھنشام کی چونکہ قوت مدافعت ختم ہو گئی تھی اس لئے عمران اسے ہپناٹائز کر کے اپنی ٹرانس میں لانے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔ کرنل گھنشام کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مکمل طور پر عمران کی ٹرانس میں آ گیا ہو۔

"اپنا نام بتاؤ"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"کرنل گھنشام"...... کرنل گھنشام نے اسی طرح خوابناک لہجے میں کہا۔

"ڈی فورس میں تمہاری کیا حیثیت ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں بلیو ڈی فورس کا انچارج ہوں۔ اس ڈیتھ فورس کا انچارج جسے خاص طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"ڈی فورس کے کتنے سیکشن ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"آٹھ مختلف سیکشن ہیں۔ ان سب کو سپائیڈر کلرز کے ناموں سے تقسیم کیا گیا ہے"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"لی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔ کہاں ہے لی ہیڈ کوارٹر"...... عمران نے اصل مقصد کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"لی ہیڈ کوارٹر کہاں ہے میں جانتا ہوں لیکن میں تمہیں ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کا نہیں بتا سکتا"...... کرنل گھنشام نے کہا اور اس کا جواب سن کر عمران چونک پڑا۔

"کیوں نہیں بتا سکتے۔ بولو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"لی ہاگ نے میرے دماغ میں ایک ڈیوائس لگا رکھی ہے جس کا لنک ہیڈ کوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر سے ہے۔ اگر میں نے تمہیں ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن بتانے کی کوشش کی تو ماسٹر کمپیوٹر کا فوراً اس ڈیوائس سے لنک ہو جائے گا او ماسٹر کمپیوٹر اس چپ کو بلاسٹ کر کے مجھے ہلاک کر دے گا"...... کرنل گھنشام نے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ نیند میں ہو۔

"اوہ۔ وہ چپ تمہارے سر کے کس حصے میں ہے۔ میں اسے ابھی نکال دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"چپ کو نکالنے کی کوشش کی گئی تب بھی ماسٹر کمپیوٹر اسے تباہ کر دے گا اور ہلاکت یقینی ہو گی"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"ہونہہ۔ لی ہاگ کا گریٹ پلان کیا ہے۔ وہ ہیون ویلی کے خلاف کیا سازش کر رہا ہے"...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس سلسلے میں بھی میرا مائنڈ لاکڈ ہے"...... کرنل گھنشام نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیا لی ہاگ نے گریٹ پلان کے سلسلے میں متعلقہ افراد کے مائنڈ لاکڈ کر رکھے ہیں"...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"ہاں۔ گریٹ پلان اور سیکرٹ لی ہیڈ کوارٹر کے لئے تمام متعلقہ افراد کے مائنڈ لاکڈ ہیں"...... کرنل گھنشام نے کہا۔ اسی لمحے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ عمران نے فوراً اس کی کنپٹی پر ہک مارا تو اس کی آنکھیں ایک بار پھر کھل گئیں۔

"مم۔ مم۔ میں۔ میں"...... کرنل گھنشام کے منہ سے ہلکی سی آواز نکلی اور اس کا جسم یکلخت لرزنا شروع ہو گیا جیسے اس پر نزع طاری ہو گیا ہو۔ عمران نے اس کے جسم میں لرزش دیکھی تو وہ طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ مر رہا ہے۔ اس کا خون بہت ضائع ہو چکا ہے اس لئے اس کا بچنا ناممکن ہے۔ میں نے اسے جو اذیتیں دی تھیں اس سے بھی اس کا دل اور دماغ بری طرح سے متاثر ہوا ہے۔ جتنا اس نے بتانا تھا بتا دیا ہے اب یہ مزید کچھ نہیں بتا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس نے کام کی تو ایک بھی بات نہیں بتائی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"کیسے بتاتا۔ اس کا مائنڈ لاکڈ ہے اور اس کے دماغ میں ڈیوائس بھی لگی ہوئی ہے۔ لی ہاگ ہماری توقع سے زیادہ تیز اور چالاک ہے۔ اس نے ہیڈ کوارٹر اور گریٹ پلان چھپانے کا زبردست انتظام کر رکھا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہمارے راستوں میں ابھی تاریکی ہے۔ روشنی تک پہنچنے کے لئے ہمیں ابھی اس تاریکی میں ہی سفر کرنا پڑے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایسا نہ ہو تاریکی میں سفر کرتے کرتے ہم کسی اندھے کنویں میں جا گریں۔ لی ہاگ نے صرف ہمیں ہلاک کرنے کے لئے ڈیتھ فورس تیار کی ہے۔ ہم ان پہاڑیوں میں موجود ہیں۔ ہمارے پاس کوئی سواری بھی نہیں ہے اور اسلحے کی بھی کمی ہے۔ لی ہاگ اگر ہیلی کاپٹر کو میزائل مار کر تباہ کر سکتا ہے تو چیکنگ کے لئے وہ یہاں اور فورس بھی بھیج سکتا ہے اس لئے ہمیں یہاں رک کر وقت ضائع کرنے کی بجائے آگے بڑھنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن یہاں سے ہم جائیں گے کہاں۔ ہمیں تو راستوں کا بھی علم نہیں ہے"...... خاور نے کہا۔

"کیپٹن شکیل نے کہا ہے کہ ہم تاریک راہوں کے مسافر ہیں۔ اب اگر ہر طرف تاریکی ہے تو کیا ہوا اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہوئے ہم کہیں نہ کہیں پہنچ جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تو چلو پھر۔ یہاں کھڑے کھڑے دانت کیوں نکال رہے ہو"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں ہاں۔ مجھے واقعی اپنے دانت نہیں دکھانے چاہئیں۔ دانت تو مجھے تنویر کے نکالنے چاہئیں جو تمہیں مجھے ڈانٹتے دیکھ کر مسکرا دیتا ہے"...... عمران نے فوراً کہا اور وہ سب ہنس پڑے۔

عمران نے اپنے لباس کے خفیہ جیب سے ایک قلم نکالا اور اس کا اوپر کا حصہ گھمانے لگا۔ اوپر کا حصہ کسی پیچ کی طرح کھل کر الگ ہوا تو عمران نے اس حصے کو اپنے دائیں کان میں لگا لیا اور قلم کے دوسرے حصے پر لگے کیپ کو اتار کر اس نے پچھلے حصے پر لگایا اور قلم کی ٹپ کو اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر دھیرے دھیرے رگڑنے لگا۔

"یہ کیا ہے اور یہ تم کیا کر رہے ہو"...... جولیا نے حیرت سے پوچھا۔ باقی سب بھی عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"خاموش رہو"...... عمران نے کہا۔ وہ چند لمحے ٹپ ناخن پر رگڑتا رہا پھر اس نے ٹپ کو ناخن پر زور سے دبایا تو ٹپ قلم کے اندر گھستی چلی گئی۔

"یس۔ این ٹی ہیئر۔ اوور"...... اسی لمحے عمران کے کان میں قلم کے اس حصے سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ آواز گو بے حد کم تھی لیکن ان سب نے این ٹی کی آواز سن لی تھی۔ این ٹی کی آواز سن کر ان سب کے چہروں پر بے پناہ حیرت ابھر آئی تھی۔ وہ شاید

سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ عمران بظاہر عام نظر آنے والے قلم سے ایک جدید اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر کا کام لے سکتا ہے۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ اوور"...... عمران نے قلم کسی مائیک کی طرح اپنے منہ کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ پرنس آپ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ بارات لے کر نکل آئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے این ٹی کی پر جوش آواز سنائی دی۔

"ہاں اور میری بارات دلہن کے دروازے تک پہنچ گئی ہے۔ بینڈ باجے والوں کا انتظار ہے۔ وہ آئیں گے تو میں بارات دلہن کے گھر لے جاؤں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔ عمران کو اس انداز میں باتیں کرتا دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ وہ کوڈ میں بات کر رہا ہے تاکہ اگر ٹرانسمیٹر کی کال کسی جگہ کیچ کر بھی لی جائے تو ان کی باتوں سے کوئی نتیجہ اخذ نہ کیا جا سکے۔

"بینڈ باجے والے میرے ساتھ تیار کھڑے ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے این ٹی نے جواب دیا۔

"تیار ہیں تو انہیں لے کر فوراً آ جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بارات کے ساتھ دھوپ میں سڑتا رہوں اور دلہن کوئی اور لے جائے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ اور باراتی کہاں ہیں۔ میں بس دو گھنٹوں تک پہنچ رہا ہوں۔ اوور"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

''کیا دو گھنٹے زیادہ نہیں ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ کی بارات دور ہے۔ پہنچنے میں مجھے وقت تو لگے گا۔ اوور''...... این ٹی نے کہا۔

''او کے۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا اور اس نے دوسری طرف کا جواب سن کر اوور اینڈ آل کہا اور قلم کا کیپ عقب سے انگوٹھے سے پریس کیا تو قلم کی ٹپ باہر آ گئی۔ عمران نے کیپ اتار کر ٹپ پر چڑھایا اور کان سے قلم کا پین نکال کر اسے قلم کے پچھلے حصے سے جوڑنے لگا۔

''یہ بارات اور دلہن کا کیا چکر ہے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''چکر۔ کیا مطلب۔ اس میں چکر والی کون سی بات ہے۔ بارات کا مطلب بارات ہوتا ہے اور دلہن، دلہن ہوتی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تم این ٹی سے کوڈ میں باتیں کر رہے تھے۔ کیا تمہیں خطرہ تھا کہ تمہاری کال کہیں چیک کی جا سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''احتیاط اچھی ہوتی ہے۔ اس بار ہمارا پالا لی ہاگ جیسے ذہین اور سائنس دان ایجنٹ سے ہے۔ سائنس کی دنیا میں اس کا بہت نام ہے۔ اگر وہ اپنی فورس کے دماغوں میں ڈیوائس لگا سکتا ہے تو فون کال اور ٹرانسمیٹر کال چیک کر لینا اس کے لئے کچھ مشکل نہیں

ہو سکتا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن این ٹی نے یہ کیسے کہا ہے کہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم کہاں ہیں۔ کیا آپ نے اسے بتایا تھا کہ ہم اسے یہاں ملیں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ جس ٹرانسمیٹر پر میں نے اسے کال کی تھی اس ٹرانسمیٹر پر لوکیشن چیکر بھی لگا ہوا ہے جس سے این ٹی کو ہماری لوکیشن کا ایگزیکٹ پتا چل گیا ہے اس لئے وہ اب سیدھا یہاں آئے گا''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہی لوکیشن چیکر لی ہاگ کے پاس بھی ہوا تو''۔ چوہان نے کہا۔

''تو اسے بھی علم ہو جائے گا کہ ہم کہاں ہیں''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''اس صورت میں تو اسے یہاں فورس بھیجنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی''...... صفدر نے کہا۔

''دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ این ٹی پہلے یہاں پہنچتا ہے یا ڈی فورس''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''تو کیا ہمیں این ٹی کا انتظار کرنے کے لئے یہیں رکنا پڑے گا''...... تنویر نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے ٹرانسمیٹر کا چیکر آن کر رکھا ہے۔ ہم جہاں بھی جائیں گے این ٹی کو پتا چل جائے گا''...... عمران نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مطلب ہم آگے بڑھ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے کرنل گھنشام کو اٹھایا اور ایک پہاڑی غار میں رکھ دیا جو ہلاک ہو چکا تھا۔ کرنل گھنشام کی لاش غار میں رکھ کر انہوں نے باہر آ کر پتھروں سے غار کا دہانہ بند کر دیا تاکہ جانور یا گدھ آ کر اس کی لاش نہ کھا سکیں۔ وہ مسلمان تھے اس لئے کسی بھی لاش کی بے حرمتی کرنا ان کا شیوہ نہیں تھا۔ ان کے پاس سامان نہیں تھا ورنہ وہ کرنل گھنشام کی لاش کہیں دفن کر دیتے۔

کرنل گھنشام کی لاش غار میں رکھنے کے بعد وہ آگے بڑھنے لگے۔ پہاڑیوں کے دائیں بائیں راستے بنے ہوئے تھے۔ وہ ان راستوں سے گزرتے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں ہیلی کاپٹروں کے ہوٹرز کی آوازیں سنائی دیں۔

"این ٹی کو کال کئے ابھی ایک گھنٹہ ہوا ہے۔ وہ اتنی جلدی یہاں نہیں آ سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ لی ہاگ کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہٹ ہونے والے ہیلی کاپٹر میں ہم ہلاک نہیں ہوئے تھے اس لئے اس نے یہاں فورس بھیج دی ہے"...... صفدر نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یا پھر شاید اس نے ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی ہے اور اسے ہماری لوکیشن کا پتا چل گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"باتیں چھوڑو اور فوراً سامنے غار کی طرف بھاگو۔ اس سے

پہلے کہ ہیلی کاپٹر اس طرف آئیں ہمیں غار میں جانا ہے ورنہ وہ اوپر سے ہی ہم پر گولیوں اور میزائلوں کی بوچھاڑ کر دیں گے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے سامنے والی پہاڑی کی طرف دوڑ پڑا جس میں ایک غار کا دہانہ دکھائی دے رہا تھا۔ غار زیادہ دور نہیں تھا۔ وہ تیزی سے اس غار میں داخل ہو گئے۔ جیسے ہی وہ غار میں داخل ہوئے انہیں ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور چند لمحوں بعد انہیں سامنے کھلے میدان میں دو شینوئے ہیلی کاپٹر اترتے دکھائی دیئے۔ یہ ہیلی کاپٹر بے حد بڑے بڑے تھے جن پر ڈبل ہوٹرز لگے ہوئے تھے۔ ان ہیلی کاپٹروں میں زیادہ مقدار میں بھاری سامان یا بڑی تعداد میں فوجیوں کو لے جایا جا سکتا تھا۔ دونوں نیلے رنگ کے ہیلی کاپٹر تھے اور ان کے رنگ اس ہیلی کاپٹر سے زیادہ گہرے تھے جسے میزائل مار کر ہٹ کیا گیا تھا اور ان ہیلی کاپٹروں پر بھی ٹکرے بنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ نیوی کلر کے ہیلی کاپٹر جیسے ہی میدان میں اترے ان کے دونوں سائیڈوں سے نیوی کلر کے لباس والے بے شمار مسلح افراد چھلانگیں مارتے ہوئے باہر آنا شروع ہو گئے اور میدان میں آتے ہی انہوں نے مشین گنیں لئے جھکے جھکے انداز میں ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا۔

"وہی ہوا جس کا خطرہ تھا۔ ڈی فورس کا پورا دستہ یہاں پہنچ گیا ہے اور ان کا مقصد یہاں ہمارا شکار کھیلنا ہے"...... صفدر نے ہونٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھینچتے ہوئے کہا۔ نیوی کلر لباس والوں کی تعداد کسی طرح ساٹھ ستر سے کم نہ تھی۔ انہیں وہاں اتارتے ہی ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند ہو گئے تھے۔

"دیوار کے ساتھ لگتے ہوئے غار میں پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ ہم ان کی نظروں میں آ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور خود بھی دیوار کے ساتھ لگ کر پیچھے ہٹنا شروع ہو گیا۔ غار کافی چوڑا تھا۔ وہاں اچھی خاصی روشنی تھی لیکن غار کا پچھلا حصہ تاریک تھا۔ وہ پیچھے ہٹتے ہوئے تاریکی میں آ گئے۔ باہر مسلح افراد کی دوڑ بھاگ شروع ہو گئی تھی انہیں ان کے دوڑتے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

"بس عمران۔ ہم اس سے زیادہ پیچھے نہیں جا سکتے۔ پیچھے غار بند ہے"...... جولیا کی آواز سنائی دی اور عمران نے پلٹ کر دیکھا تو واقعی وہاں ٹھوس دیوار تھی۔ غار چوڑا ضرور تھا لیکن اتنا لمبا نہیں تھا کہ وہ مزید پیچھے جا سکیں۔ دائیں بائیں دیواریں بھی سپاٹ تھیں۔

اسی لمحے انہیں سامنے سے چند مسلح افراد دوڑتے ہوئے اس طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ مسلح افراد کی اس طرف آتے دیکھ کر عمران بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ جیسے بچنے کے لئے کوئی راہ تلاش کر رہا ہو۔

کرنل کارتھی کا ہیلی کاپٹر جیسے ہی ہوا میں بلند ہوا، کرنل کارتھی کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل کارتھی نے جیب سے فوراً سیل فون نکالا اور اس کا ڈسپلے دیکھنے لگا جس پر ایچ کیو لکھا ہوا تھا۔ کرنل کارتھی نے رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"کرنل کارتھی"...... کرنل کارتھی نے اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔

"چیف سے بات کرو"...... دوسری طرف سے چند کوڈز پوچھنے کے بعد ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔ ایک لمحے کے لئے سیل فون میں خاموشی چھا گئی پھر لی ہاگ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل کارتھی۔ کہاں ہو تم"...... دوسری طرف سے لی ہاگ نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"میں ہیلی کاپٹر میں ہوں جناب اور ٹائی وان پہاڑیوں کی طرف جا رہا ہوں"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''وہاں اکیلے مت جاؤ۔ مجھے ابھی ماسٹر کمپیوٹر ماسٹر نے بتایا ہے کہ اس کا کرنل گھنشام کے سر میں موجود ڈیوائس سے لنک ہوا ہے۔ اس ڈیوائس کے ڈیٹا کے مطابق کرنل گھنشام ہلاک تو ہو گیا ہے لیکن اس کی ہلاکت ہیلی کاپٹر کی تباہی سے نہیں بلکہ عمران کے ہاتھوں ہوئی ہے۔ ڈیوائس میں عمران اور کرنل گھنشام کی باتوں کا ڈیٹا بھی ملا ہے جس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی ابھی زندہ ہیں اور عمران نے کرنل گھنشام کو شدید زخمی کر کے اور اسے ہپناٹائز کر کے اسے اپنے ٹرانس میں بھی لیا تھا''...... دوسری طرف سے لی ہاگ نے کہا۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری ویری بیڈ۔ کرنل گھنشام کو عمران نے ہلاک کیا ہے۔ یہ سن کر بہت دکھ ہوا ہے''...... کرنل کارتھی نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

''افسوس کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ تم فوراً فورس لے جاؤ اور انہیں ٹائی وان پہاڑیوں میں گھیر لو۔ وہ جہاں نظر آئیں انہیں فوراً ختم کر دو''...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''ٹائی وان پہاڑیوں میں مجھے فورس بھیجنے میں تھوڑا وقت لگ جائے گا۔ اس دوران کہیں وہ پہاڑیوں سے نکل نہ جائیں''۔ کرنل کارتھی نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ان پرپیچ پہاڑیوں سے نہیں نکل سکتے۔ وہاں کئی کلو میٹر تک کوئی گاؤں اور کوئی قصبہ نہیں ہے اور نہ وہاں ان کے پاس

سواری کے لئے کوئی آسرا ہے۔ کرنل گھنشام کا ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے۔ پہاڑیوں سے نکلنے میں انہیں کئی گھنٹے لگیں گے۔ تم وہاں جا کر آسانی سے ان کا شکار کر سکتے ہو''...... لی ہاگ نے کہا۔

''او کے۔ تب پھر وہ پہاڑیوں سے زندہ نہیں نکل سکیں گے۔ میں ان کا ایسا شکار کھیلوں گا کہ ان میں سے کسی ایک کے بھی بچنے کا کوئی چانس نہیں رہے گا''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''ایک بات غور سے سن لو کرنل کارتھی۔ میں نے کرنل گھنشام سے بھی کہا تھا اور تم سے بھی کہہ رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں جس مشن پر آئے ہیں۔ ان کا یہ مشن کسی بھی صورت میں پورا نہیں ہونا چاہئے۔ ان کے لئے یہ ان کی زندگیوں کا لاسٹ مشن ہونا چاہئے ایسا مشن جسے پورا کئے بغیر وہ موت کے منہ میں پہنچ جائیں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں جناب۔ میں ٹائی وان کی پہاڑیوں میں ہی ان کے مدفن بنا دوں گا۔ ان کی ہلاکتیں میرے ہاتھوں یقینی ہے۔ قطعی یقینی''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''گڈ۔ میں جلد سے جلد تم سے خوشخبری سننا چاہتا ہوں۔ میرے لئے گریٹ پلان سے بڑی خوشی یہی ہو گی کہ عمران اور اس کے ساتھی ڈی فورس کے ہاتھوں ہلاک کر دیئے گئے ہیں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا جناب۔ انہیں ہلاک کرنے کے لئے مجھے ٹائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وان پہاڑیوں کو راکھ کا ڈھیر بھی بنانا پڑا تو میں یہ بھی کر گزروں گا۔ میں اسلحے میں ٹرپل سیون میزائل بھی لے جاؤں گا۔ اگر وہ کسی پہاڑی میں چھپے ہوئے ہوں گے تو میں ٹرپل سیون میزائل مار کر اس پہاڑی کو ہی راکھ بنا دوں گا جس میں ان کے زندہ بچنے کا ایک فیصد چانس بھی نہیں ہو گا''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ وہاں پہنچ کر مجھے رپورٹ کرنا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''بہتر جناب۔ میں جلد آپ کو کامیابی کی رپورٹ دوں گا''۔ کرنل کارتھی نے کہا اور دوسری طرف سے لی ہاگ نے فون بند کر دیا۔ کرنل کارتھی نے ڈسپلے کلیئر کیا اور تیزی سے چند نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کر کے اس نے کالنگ بٹن آن کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''پربھارکر بول رہا ہوں جناب۔ حکم''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ اس نے شاید کرنل کارتھی کا نمبر پہلے سے اپنی فون بک میں فیڈ کر رکھا تھا اس لئے کال رسیو کرتے ہی اس نے نہایت مؤدبانہ انداز میں بات کی تھی۔

''پربھارکر۔ اپنے آدمی تیار کرو فوراً۔ پچاس ساٹھ آدمی ہونے چاہئیں۔ سب کے سب مسلح اور چاق و چوبند''...... کرنل کارتھی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ ہمیں جانا کہاں ہے''...... دوسری

طرف سے پربھارکر نے کہا۔ پربھارکر کی عادت تھی کہ وہ کرنل کارتھی سے کوئی سوال و جواب نہیں کرتا تھا۔ اس کی عادت صرف کرنل کا حکم ماننا تھا۔

''فورس لے کر تم ٹائی وان پہاڑیوں کی طرف چلے جاؤ۔ وہاں چند پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ ان ایجنٹوں کو تم نے نہ صرف ٹریس کرنا ہے بلکہ انہیں ہلاک بھی کرنا ہے۔ ہر صورت میں''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''یس سر۔ آپ فکر نہ کریں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو میں ٹریس بھی کر لوں گا اور انہیں ہلاک بھی کر دوں گا''...... پربھارکر نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اسلحے میں اپنے ساتھ ٹرپل سیون میزائل بھی لے جانا۔ ہو سکتا ہے کہ فورس کو دیکھ کر وہ پہاڑی غاروں میں چھپنے کی کوشش کریں۔ ایسی صورت میں تم اس پہاڑی کو ہی اڑا دینا جس میں تمہیں ان کے چھپے ہوئے ہونے کا شک ہو''...... کرنل کارتھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... پربھارکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اپنے آدمیوں کو ڈبل ہوٹرز شنوائے ہیلی کاپٹروں میں لے جانا اور جب ہیلی کاپٹروں سے فورس ڈراپ ہو جائے تو ہیلی کاپٹروں کو وہاں سے دور بھیج دینا تا کہ پاکیشیائی ایجنٹ موقع کا فائدہ اٹھا کر ان ہیلی کاپٹروں پر قبضہ نہ کر سکیں۔ ایسا وہ پہلے بھی کر چکے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انہوں نے بلیو فورس کے کمانڈر کرنل گھنشام کو یرغمال بنا لیا تھا اور اس کا ہیلی کاپٹر لے گئے تھے“...... کرنل کارتھی نے کہا۔

”یس سر۔ میں فورس کے زمین پر اترتے ہی ہیلی کاپٹرز واپس بھیج دوں گا“...... پربھارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم فورس لے کر وہاں پہنچو۔ تھوڑی دیر تک میں بھی وہاں آ رہا ہوں۔ میں اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں“۔ کرنل کارتھی نے کہا۔

”یس سر۔ میں انہیں گرفتار کر کے باندھ لوں گا پھر جب آپ آئیں گے تو آپ کے سامنے انہیں گولیاں مار دی جائیں گی“...... پربھارکر نے کہا۔

”نانسنس۔ ایسا ہرگز مت کرنا۔ انہیں زندہ رکھنے کی غلطی مت کرنا۔ وہ جیسے ہی نظر آئیں انہیں گولیوں سے چھلنی کر دینا۔ سمجھے تم“...... کرنل کارتھی نے گرجتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر۔ ان کی لاشیں ہی آپ کے سامنے لائی جائیں گی۔ صرف لاشیں“...... کرنل کارتھی کا غصیلا لہجہ سن کر دوسری طرف سے پربھارکر نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”وہ سب ہلاک ہو جائیں تب بھی احتیاطاً ان کے سروں میں ایک ایک گولی اتار دینا تاکہ ان کے زندہ رہنے کا کوئی چانس نہ رہے۔ تم ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ وہ مرتے مرتے بھی انتہائی

حیرت انگیز طور پر زندہ ہو جاتے ہیں اور ایک بار وہ زندہ ہو جائیں تو ہاری ہوئی بازی بھی پلٹ کر اپنے حق میں کر لیتے ہیں“...... کرنل کارتھی نے کہا۔

”میں سمجھ گیا سر۔ اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ میں ان کی لاشوں سے ان کے سر الگ کر دوں گا تاکہ ان کے حلقوں میں اٹکی ہوئی سانسیں بھی ختم ہو جائیں“...... پربھارکر نے کہا۔

”او کے۔ اب تم ٹائی وان پہاڑیوں کی طرف جانے کی تیاری کرو“...... کرنل کارتھی نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے پربھارکر سے رابطہ ختم کر دیا۔

”ٹائی وان پہاڑیوں کی طرف چلو“...... کرنل کارتھی نے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر تقریباً ایک گھنٹے تک پرواز کرتا رہا پھر ہیلی کاپٹر کے قریب سے ڈبل ہوٹرز والے دو ہیلی کاپٹر گزرے تو کرنل کارتھی چونک کر سامنے دیکھنے لگا۔ اس کا ہیلی کاپٹر ایک پہاڑی علاقے پر پرواز کر رہا تھا۔ سامنے ایک بڑا میدان تھا جہاں نیوی کلر میں ملبوس ڈی فورس کے مسلح افراد دوڑتے بھاگتے دکھائی دے رہے تھے۔

کرنل کارتھی کے حکم پر ہیلی کاپٹر میدان میں اترنا شروع ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کے پیڈز جیسے ہی زمین پر لگے سامنے سے ایک لمبا تڑنگا نوجوان بھاگتا ہوا اس طرف آتا دکھائی دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میرے اترتے ہی ہیلی کاپٹر اوپر لے جانا۔ جب میں اشارہ کروں تب نیچے لانا"...... کرنل کارتھی نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

ہیلی کاپٹر کے پیڈز زمین سے لگے تو کرنل کارتھی دروازہ کھول کر باہر آ گیا اور جھکے جھکے انداز میں اس لمبے نوجوان کی طرف بڑھنے لگا جو کچھ فاصلے پر اٹن شن کھڑا ہو گیا تھا۔ کرنل کارتھی کے ہیلی کاپٹر سے باہر جاتے ہی پائلٹ نے ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانا شروع کر دیا تھا۔ نوجوان نے قریب آنے پر کرنل کارتھی کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"آپ آ گئے سر"...... نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا جو پربھاکر تھا۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ ان سیکرٹ ایجنٹوں کا کچھ پتا چلا"...... کرنل کارتھی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ میدان میں چاروں طرف نیوی کلر لباس والے مسلح افراد دوڑتے پھر رہے تھے اور پہاڑیوں اور ٹیلوں پر بھی چڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"ہم ابھی چند لمحے قبل یہاں آئے ہیں جناب۔ میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ وہ یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے"۔ پربھاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹروں سے اردگرد کا علاقہ چیک کرنا تھا۔ وہ ان

پہاڑیوں سے نکل کر کسی طرف نہیں جا سکتے"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

"شنوائے ہیلی کاپٹر سے میں نے ان پہاڑیوں کا راؤنڈ کیا تھا جناب لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئے تھے۔ شاید ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سن کر وہ پہاڑیوں میں یا پہاڑی کٹاؤ میں یا پھر کسی غار میں چھپ گئے ہوں۔ اس لئے میں نے نیچے آ کر ہر طرف فورس پھیلا دی ہے تاکہ انہیں ہر چھوٹی سے چھوٹی سی جگہ پر بھی تلاش کیا جا سکے"...... پربھاکر نے کہا۔

"ان پہاڑیوں میں ان کے چھپنے کی بہت سی جگہیں ہو سکتی ہیں۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ دراڑوں اور غاروں میں فائرنگ کریں اور یہاں نظر آنے والے تمام غاروں کو بم مار کر تباہ کر دیں۔ اگر وہ غاروں میں ہوں تب بھی وہ نہ بچ سکیں"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

"یس سر۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ آپ کے حکم سے میں ٹرپل سیون میزائل بھی لایا ہوں۔ ان میزائلوں کو غاروں میں برسانے سے نہ صرف غاریں بلکہ پہاڑیاں بھی تباہ ہو جائیں گی"۔ پربھاکر نے کہا۔

"تو شروع کر دو اپنا کام۔ ابھی"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

"یس سر"...... پربھاکر نے اسے سیلوٹ کرتے ہوئے کہا اور پلٹ کر زور زور سے اپنے ساتھیوں کو آوازیں دینے لگا۔ دوسرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لمحے اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں منی میزائل لانچر دکھائی دینے لگے اور پھر اچانک ماحول زبردست فائرنگ اور خوفناک دھماکوں سے بری طرح سے گونجنے لگا۔

ڈی فورس پہاڑی غاروں اور کریکس میں اندھا دھند فائرنگ کرنا شروع ہو گئی تھی۔ جن افراد کے پاس میزائل لانچر تھے انہوں نے اردگرد پہاڑیوں میں نظر آنے والے غاروں میں میزائل داغنا شروع کر دیئے۔ میزائل آگ اگلتے ہوئے غاروں کے اندر جاتے اور پھر ہولناک دھماکے سے پہاڑی کے ساتھ زمین لرز اٹھتی تھی اور پہاڑی کا غار اور پہاڑی کا بہت بڑا حصہ خوفناک دھماکے سے پھٹ کر ہوا میں بکھر رہا تھا جس سے چھوٹے اور بڑے غاروں کا نشان تک باقی نہ رہتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر ان غاروں میں چھپے ہوئے ہوتے تو ٹرپل سیون میزائلوں کی تباہی سے وہ کسی بھی صورت میں بچ نہیں سکتے تھے۔ میزائل غار کے اندر دور جا کر پھٹتے تھے جن میزائلوں سے پہاڑی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جاتی تھی ان میزائلوں سے غار کے اندر موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کا زندہ بچا رہنا بھلا کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔

ٹائی وان پہاڑیوں کا سلسلہ زیادہ طویل نہیں تھا۔ ان پہاڑیوں کی دوسری طرف ایک جنگل تھا اور جنگل کے بعد صحرائی علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔

جنگل ان پہاڑیوں سے خاصا دور تھا۔ ڈی فورس جتنی دیر میں

ان پہاڑیوں میں پہنچی تھی اتنی دیر میں عمران اور اس کے ساتھی ان پہاڑیوں سے نکل کر جنگل میں نہیں جا سکتے تھے۔

ڈی فورس نے وہاں موجود کسی چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے غار کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔ ٹرپل سیون میزائلوں سے انہوں نے بے شمار پہاڑیاں تباہ کر دی تھیں۔ اب بھی وہاں آگ اور دھوئیں کے ساتھ گرد کے بادل اٹھتے دکھائی دے رہے تھے۔

کرنل کارتھی کے حکم پر تباہی کا یہ سلسلہ دو گھنٹوں سے زیادہ دیر تک جاری رہا تھا۔ اس آپریشن کی کرنل کارتھی نے خود نگرانی کی تھی۔ اس نے وہاں ایک ایسے غار کو بھی ٹرپل سیون میزائل سے تباہ کر دیا تھا جس میں جاتے ہوئے انسانوں کے قدموں کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے۔ کرنل کارتھی اور پرہارکر کے مطابق یہی ایسا غار ہو سکتا تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے ہو سکتے تھے کیونکہ غار کے باہر اندر جاتے ہوئے قدموں کے نشان تو تھے ان کی واپسی کا وہاں کوئی نشان نہیں تھا۔ کرنل کارتھی نے اس غار میں دو میزائل فائر کرائے تھے جس سے غار کا بڑا حصہ تباہ ہو گیا تھا اور پہاڑی بیٹھ گئی تھی جس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ بچے رہنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں تھا۔

"مجھے یقین ہے اس قدر خوفناک تباہی سے عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچ سکتے لیکن اس کے باوجود تم ڈی فورس کے ساتھ یہیں رہو۔ ہر طرف نظر رکھو۔ اگر ان میں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کوئی ایک زندہ بچ گیا ہو تو اس کے بھی زندہ رہنے کا کوئی احتمال نہ رہے''...... کرنل کارتھی نے پربھارکر کو اپنے قریب بلا کر کہا۔

''یس سر۔ میں ایک دو دنوں تک یہیں رک جاتا ہوں۔ اول تو ان میں سے کسی کے زندہ ہونے کی کوئی امید نہیں ہے لیکن اگر اس قدر خوفناک تباہی کے باوجود ان میں سے کوئی بچ گیا ہو گا تو بھوک پیاس خود ہی اسے کمین گاہ سے باہر لانے پر مجبور کر دے گی اور وہ ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا''...... پربھارکر نے کہا۔

''او کے۔ میں تم سے رابطے میں رہوں گا۔ ضرورت پڑنے پر میں یہاں اور فورس بھیج دوں گا''...... کرنل کارتھی نے کہا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر''...... پربھارکر نے کہا۔ کرنل کارتھی نے ہوا میں معلق ہیلی کاپٹر کو اشارہ کیا تو ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ اس آپریشن کے دوران ہیلی کاپٹر مخصوص بلندی پر ہوا میں ہی معلق رہا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کا فیول ٹینک کافی بڑا تھا اس لئے ہیلی کاپٹر کے اتنے وقت تک ہوا میں معلق رہنے اور واپس جانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو سکتا تھا۔

ہیلی کاپٹر کے پیڈز زمین سے لگے تو کرنل کارتھی تیز تیز چلتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کچھ کرو عمران۔ وہ لوگ غار کی طرف آ رہے ہیں''۔ مسلح افراد کو غار کی طرف آتے ہوئے دیکھ کر جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''خاموش رہو۔ اگر تمہاری آواز باہر چلی گئی تو وہ سب سے پہلے اسی غار کو نشانہ بنائیں گے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے فوراً اپنا منہ سختی سے بند کر لیا۔

عمران کی نظریں غار کے دہانے پر ہی تھیں جہاں غار سے کچھ فاصلے پر مسلح افراد آ کر رک گئے تھے اور دور سے ہی غار میں جھانکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

عمران نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس نے جیب سے چار بٹن جیسے چوکور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکال لئے۔ یہ چوکور ٹکڑے لڈو کے دانے جیسے تھے لیکن عام دانوں سے قدرے بڑے تھے اور ان کے درمیان میں سوراخ بنے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک بٹن کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انگوٹھے اور انگلی سے پریس کیا تو اس بٹن میں ہلکی سی چمک سی آ گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر وہ بٹن تھوڑے فاصلے پر غار کی دائیں دیوار کے پاس رکھ دیا۔ پھر اس نے دوسرے بٹن کو بھی اسی طرح انگوٹھے اور انگلی سے پریس کیا اور اس میں چمک آ گئی تو اس نے وہ بٹن پہلے بٹن کی سیدھ میں غار کی دوسری دیوار کے ساتھ رکھ دیا۔ بٹن ایک دوسرے کی سیدھ میں آئے تو ان کے رنگ نیلے نیلے سے ہو گئے۔ ان کے رنگ نیلے ہوتے دیکھ کر عمران نے اطمینان کا سانس لیا پھر اس نے اسی طرح دو بٹن غار کے پچھلے حصے کی طرف رکھ دیئے۔ ان کی سیدھ ماپ کر عمران نے بٹنوں کا رنگ بدلتے دیکھا تو اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔ اب دو بٹن ان کے سامنے دیواروں کے دائیں بائیں پڑے ہوئے تھے اور دو بٹن ان کے عقب میں دیواروں کے پاس چمک رہے تھے۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔ ان معمولی بٹنوں سے کیا ہو گا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب بھی حیرت سے عمران کو چمکدار بٹن زمین پر رکھتے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے ایسے ہی چار اور چوکور بٹن جیب سے نکالے۔ ایک بٹن روشن کر کے اس نے عقب میں دیوار کے پاس پڑے ہوئے بٹن کی سیدھ میں دائیں طرف دیوار سے چپکایا اور اس کی پوزیشن ایڈجسٹ کرنے لگا اور پھر جب بٹن کا رنگ نیلا ہوا تو اس نے ہاتھ وہیں روک لیا اور بٹن

کو ابھرے پتھر پر چپکا دیا۔ پھر اس نے دوسرا بٹن روشن کیا اور اسے دوسری طرف پڑے ہوئے بٹن کی سیدھ میں اوپر کی طرف چپکا دیا اور اس بٹن کی پوزیشن سیٹ ہوتے ہی وہ ہٹ گیا اور پھر آگے پڑے ہوئے بٹنوں کی سیدھ میں دیواروں کے اوپر ابھرے ہوئے پتھروں پر بٹن چپکانے لگا۔ جب فرش پر رکھے ہوئے چار بٹنوں کی سیدھ میں دیواروں پر لگے ہوئے بٹن آ گئے تو عمران نے بوٹ کی ایڑی سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی آٹھوں بٹنوں کے سوراخوں میں سے سرخ رنگ کی بال جیسی باریک تاریں سی نکل کر ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں۔ یہ تاریں بظاہر لیزر لائٹ جیسی تھیں لیکن بے حد باریک تھیں جو اندھیرا ہونے کی وجہ سے انہیں دکھائی دے رہی تھی۔ لیزر کی لکیریں بٹنوں سے نکل کر بٹنوں میں ہی جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جس سے ان کے سامنے اور ان کے پیچھے دو فریم سے بن گئے تھے۔ چوکور فریم۔ عمران نے ایک بار پھر بٹن پریس کیا تو زمین پر پڑے اور دیواروں پر چپکے ہوئے بٹنوں کے دوسرے سروں سے بھی ایسی ہی باریک بال جیسی لیزر لائٹ نکل کر ایک دوسرے بٹنوں سے ٹکرانے لگی۔ اب ان کے اوپر اور نیچے بھی فریم بن گئے تھے اور یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سب کسی بہت بڑے باکس کے اندر کھڑے ہوں۔ ایسے باکس جن کے چاروں اطراف فریم ضرور بن گئے تھے لیکن ان کے درمیان بدستور خلاء تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس کے آر پار وہ آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

لیزر کا باکس بجتے دیکھ کر عمران نے ریموٹ نما آلہ جیب میں ڈالا اور اطمینان بھرے انداز میں دونوں ہاتھ جھاڑنے لگا۔

"ہاں تو بھائیو اور پھر بھائیو۔ اب پوچھو تم کیا پوچھ رہے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اونچی آواز میں کہا جیسے وہ سب بہرے ہوں اور اس کے اونچی آواز میں بولے بغیر وہ اس کی باتیں سن ہی نہیں سکیں گے۔

"اب خود کیوں اس طرح گلا پھاڑ رہے ہو۔ کیا تمہاری آواز باہر نہیں جائے گی"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے۔ تم سب اب گلا پھاڑ پھاڑ کر بھی چیخو چلاؤ گے تب بھی ان بے چاروں کو تمہاری آواز سنائی نہیں دے گی۔ یہاں تک کہ وہ سرچ لائٹیں لے کر اندر بھی آ جائیں تو تم انہیں دکھائی بھی نہیں دو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم گلا پھاڑ پھاڑ کر چیخیں تب بھی وہ ہماری آوازیں نہیں سن سکیں گے اور سرچ لائٹیں بھی لے آئیں تو وہ ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا سمجھ لو کہ میں نے جادو کر کے انہیں اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"جادو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں جادو۔ عمران کا جادو۔ ایسا جادو جو ایک دن تنویر کے سر پر بھی چڑھ کر بولے گا۔ جس دن ایسا ہوا اس دن یہ خود ہی تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے گا۔ ارے ہپ۔ یہ میں نے کیا کہہ دیا۔ تنویر تم نے سنا تو نہیں"...... عمران جیسے اپنی رو میں کہتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اسے خیال آیا اس نے فوراً دونوں ہاتھ منہ پر رکھ دیئے۔ اس کے انداز پر وہ سب مسکرائے بغیر نہ رہ سکے جبکہ تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ پلیز اس جادو کے بارے میں بتائیں۔ مجھے ان لیزر لائٹس باکس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا"...... صفدر نے لیزر لائٹ سے بنے باکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سمال بنکر ہے پیارے"...... عمران نے کہا۔

"سمال بنکر"...... ان سب کے منہ سے نکلا۔

"ہاں سمال بنکر۔ لیزر لائٹ نے اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں ہمارے گرد ایک سمال بنکر بنا دیا ہے۔ بظاہر تم سب کو اس بنکر کے چاروں طرف خلاء نظر آ رہا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس خلاء میں ہانکرس نامی شعاعوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ تم اسے ہائی کراس لائٹ بھی کہہ سکتے ہو لیکن یہ لائٹ اس قدر مدھم ہے کہ انسانی آنکھ سے اسے نہیں دیکھا جا سکتا۔ چاروں طرف لیزر لائٹ موجود ہے جن کے درمیانی حصے میں ہانکرس لائٹ ایک ایسے شیشے کا کام دیتی ہے جس پر نہ تو کسی گولی کا اثر ہوتا ہے اور نہ کسی میزائل یا بم سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ اندر سے اس لائٹ کا پتہ نہیں چلتا لیکن اگر باہر سے دیکھا جائے تو یہ ایک سال بنکر کی طرح دکھائی دیتا ہے جو چاروں طرف سے جیسے فولادی شیٹیں لگا کر جوڑا گیا ہو۔ بہرحال ہائکرس لائٹوں کا جال ایسا جال ہے جس کے قریب ایٹم بم بھی پھٹ جائے تو اس کے اندر موجود جاندار کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ جاندار پر نہ دھماکے کا کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ ہی اس پر تابکاری اثر انداز ہوتی ہے۔ اس سال بنکر کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے اندر آکسیجن کی کمی کا بھی احساس نہیں ہوتا۔ ہائکرس لائٹ کی باریک جالیوں سے اندر آنے والی ہوا جس میں ہائیڈروجن گیس بھی ہو تو وہ خودبخود آکسیجن میں بدل جاتی ہے۔ اس سے سال بنکر میں موجود جاندار کم از کم دم گھٹنے سے ہلاک نہیں ہوتا۔ اب ہم چونکہ اس سال بنکر کے اندر ہیں اس لئے ہم پر بھی کسی گیس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اگر باہر موجود ڈی فورس غار میں مسلسل گولیاں برسانا شروع کر دے تو گولیاں فریم کے درمیانی ہائکرس کے جال سے ٹکرا کر گر جائیں گی۔ اسی طرح کوئی بم، کوئی میزائل ہمیں اس سال بنکر کے اندر نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اگر پہاڑی ٹوٹ کر اس سال بنکر پر بھی آ گرے تو ہم یہاں محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس سال بنکر کو بنانے کے لئے ہائکرس بٹنوں کو مخصوص سیدھ میں لگایا جاتا ہے۔ جب تک ان کی سیدھ مخصوص پوائنٹ پر نہیں آتی یہ کام نہیں کرتے اور مخصوص سیدھ بنتے ہی ان

آلات کے رنگ بدل جاتے ہیں“...... عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم ڈی فورس سے محفوظ ہو گئے ہیں اور اب اگر وہ چاہیں بھی تو ہمیں ہلاک نہیں کر سکتے“...... نعمانی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بالکل۔ اب اللہ کے سوا ہمیں کسی سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اللہ نہ چاہے تو دشمن ہمیں ہلاک کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے“۔ عمران نے کہا۔ صفدر نے ہاتھ آگے بڑھایا تو اسے واقعی اپنے سامنے ٹھوس شیشے کی موجودگی کا احساس ہوا۔ پھر باری باری سب نظر نہ آنے والے شیشے کو چھونے لگے۔

”بڑی انوکھی اور انتہائی حیرت انگیز ایجاد ہے یہ۔ کیا اس کا موجد پاکیشائی ہے“...... صدیقی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ دو پاکیشائی سائنس دانوں نے مل کر اسے ایجاد کیا ہے۔ ایک سائنس دان تو نامور ہے۔ اس کے نام کا شہرہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچا ہوا ہے اور دوسرا بے چارہ کسی ایک کے دل تک رسائی حاصل نہیں کر سکا“...... عمران نے شرارت بھری نگاہوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اور وہ بے چارے یقیناً آپ ہوں گے“...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جو بھی ہے۔ آپ کی یہ انوکھی اور حیرت انگیز ایجاد انقلاب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

برپا کر سکتی ہے۔ اس جیسے سمال بنکر بنا کر ایٹمی جنگ کی صورت میں ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں زندگیاں بچائی جا سکتی ہیں"۔ صفدر نے کہا اور سب اس کی تائید میں اثبات میں سر ہلانے لگے۔ اسی لمحے انہوں نے باہر موجود مسلح افراد میں ہلچل سی ہوتے دیکھی۔ کئی مسلح افراد غار کے دہانے کے قریب آ گئے اور غار یکلخت مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں سے گونج اٹھا۔ وہ بالکل سامنے موجود تھے۔ مشین گنوں کی گولیاں تڑا تڑ خلاء سے ٹکرا رہی تھیں۔ انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے وہ صاف و شفاف بلٹ پروف شیشے کے بنے ہوئے باکس میں ہوں اور بلٹ پروف شیشے سے گولیاں ٹکرا ٹکرا کر اچٹ رہی ہوں۔ پھر اچانک انہوں نے دہانے کے سامنے ایک شخص کو میزائل لانچر لے کر آتے ہوئے دیکھا۔

"ٹرپل سیون میزائل"...... عمران نے دور سے میزائل پر بڑے بڑے حروف میں ٹرپل سیون لکھا دیکھ کر قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا یہ میزائل اس سمال بنکر میں ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے"...... جولیا نے عمران کا تشویش زدہ چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میزائل ہمیں نقصان نہیں پہنچائے گا لیکن اس میزائل سے غار اور پہاڑی تباہ ہو جائے گی اور سمال بنکر پر سارا ملبہ آ گرے گا اور ہم اس سمال بنکر سمیت پہاڑی تلے دفن ہو جائیں

گے"۔ عمران نے کہا۔ اس کی بات سن کر ان سب کے چہرے پر تشویش دوڑ گئی۔

"مطلب یہ کہ ہم گولیوں، بموں اور میزائلوں سے تو بچ جائیں گے لیکن اس پہاڑی تلے دفن ہونے سے نہیں بچ سکیں گے"۔ جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"دھماکوں سے آپ کے لگائے ہوئے بٹن جیسے آلات اپنی جگہوں سے ہل گئے تو کیا اس سے سمال بنکر ختم نہیں ہو گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ سمال بنکر بننے سے پہلے ان آلات کی پوزیشن ایڈجسٹ کرنی پڑتی ہے۔ جب سمال بنکر بن جائے تو ان کی پوزیشن برقرار رہتی ہے۔ آسان لفظوں میں اگر میں کہوں کہ ہم اس وقت ایک سمال بنکر کے اندر ہیں اور اگر کوئی چاہے تو اس سمال بنکر کو یہاں سے ہم سمیت اٹھا سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ اس سمال بنکر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے انہیں سامنے سے ایک شعلہ اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ شعلہ سمال بنکر کے اوپر سے گزرتا ہوا پیچھے غار کی دیوار سے ٹکرایا۔ ایک ہولناک اور انتہائی زور دار دھماکہ ہوا اور انہیں ہر طرف آگ کی تیز چمک دکھائی دی۔ دھماکہ اس قدر زور دار تھا کہ انہیں اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔ دوسرے لمحے انہیں ہر طرف سے بھاری چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر گرنے کی آوازیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنائی دینے لگیں۔ دھماکے سے نہ صرف غار لرز اٹھا تھا بلکہ سمال بنکر میں ہونے کے باوجود وہ سب بری طرح سے لڑکھڑا کر ادھر ادھر گر گئے تھے۔ انہیں یوں لگ رہا تھا کہ واقعی ساری پہاڑی بیٹھ گئی ہو اور وہ ہزاروں ٹن وزنی ملبے میں دب گئے ہوں۔ آگ کی چمک ختم ہو گئی تھی لیکن دھماکے کی گونج ابھی تک ان کے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔ سمال بنکر پر چونکہ پہاڑی کا ملبہ گرا تھا اس لئے اندر گھپ اندھیرا ہو گیا تھا اور انہیں اب بھی جگہ جگہ ملبہ گرنے اور دھماکوں کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

”عمران۔ کہاں ہو“...... چند لمحوں کے بعد اندھیرے میں جولیا کی آواز ابھری۔

”میں اندھیرے میں ہوں“...... عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔ ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی اور سمال بنکر کے اندر روشنی بھرتی چلی گئی۔ گو کہ روشنی اتنی تیز تو نہیں تھی لیکن اس روشنی میں وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ یہ روشنی عمران کی ریسٹ واچ کے ڈائل سے پھوٹ رہی تھی۔ اس نے ریسٹ واچ کا شاید کوئی بٹن پریس کیا تھا جس سے ریسٹ واچ کا ڈائل بلب کی طرح سے روشن ہو گیا تھا۔ وہ سب گرے ہوئے تھے اور اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اردگرد دیواروں کے ساتھ انہیں پتھر ہی پتھر دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی شیشے کے بڑے باکس میں ہوں اور پتھروں میں وہ اس سمال بنکر سمیت دفن ہو گئے ہوں۔

”لگتا ہے ساری پہاڑی سمال بنکر پر آ گری ہے۔ سارے راستے بند ہیں۔ اب ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے“...... جولیا نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مجھے بھی یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے“...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”یہ تو ایسا ہی ہے جیسے ہم کنویں سے نکل کر کھائی میں آ گرے ہوں۔ اب ہم نہ ادھر کے رہے ہیں نہ ادھر کے“...... صدیقی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اس سے تو اچھا تھا کہ ہم غار سے نکل کر ڈی فورس کا مقابلہ کرتے، ہمارے پاس زیادہ اسلحہ تو نہیں ہے لیکن اس اسلحے سے ہم انہیں ناکوں چنے چبوا سکتے تھے“...... چوہان نے کہا۔

”یہ سب عمران کی وجہ سے ہوا ہے۔ چھپنے کے لئے یہی ہمیں اس غار میں لایا تھا۔ غار میں لا کر اس نے ہمیں سمال بنکر میں قید کر دیا۔ اب یہ سمال بنکر پہاڑی کے نیچے دفن ہو گیا ہے۔ دشمنوں کے گولہ بارود سے تو ہم بچ گئے ہیں لیکن اگر ہم یہاں سے نہ نکلے تو بھوکے پیاسے یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے اور یہی پہاڑی ہمارا مدفن بن جائے گی۔ وہ بھی ہمیشہ کے لئے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بہت خوب۔ ایک تو میں نے تم سب کی جان بچائی ہے اوپر سے تم مجھے ہی کھری کھری سنا رہے ہو“...... عمران نے جواباً منہ بنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر کہا۔

"اس طرح جان بچنے کا کیا فائدہ عمران۔ سال بنکر میں ہم کب تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ ہمارے سروں پر پوری پہاڑی گری ہوئی ہے۔ اسے کون ہٹائے گا۔ جب تک پہاڑی کی کھدائی نہیں کی جائے گی ہمارا یہاں سے نکلنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تم تو ایسے کہہ رہی جیسے تم سب مصیبت میں ہو اور میں اپنے ڈرائنگ روم میں چائے پیتے ہوئے عیش کر رہا ہوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"عمران صاحب۔ گریٹ پلان کے سلسلے میں ہم پہلے ہی اندھیرے میں ہیں۔ اب ہم اس پہاڑی کے نیچے دفن ہو گئے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم کافرستان کی سازش کا کیا سدباب کریں گے۔ ڈی فورس کا ٹاسک ہماری ہلاکت ہے۔ وہ ہمیں ظاہری طور پر ہلاک نہیں کر سکی تو اس ڈی فورس نے ہمیں اس پہاڑی کے نیچے دفن کر کے مرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ دیکھا جائے تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے ہیں۔ ہماری ہلاکت انہوں نے یقینی بنا دی ہے۔ ہم لاکھ کوششیں بھی کر لیں تو اپنے سروں سے اس پہاڑی کو نہیں ہٹا سکیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔ ہمیں الٹی سیدھی باتیں کرنے کی بجائے اس مسئلے کا کوئی حل سوچنا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسا حل۔ تمہارے خیال میں لاکھوں ٹن ملبے کے نیچے سے ہم کیسے نکل سکتے ہیں"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ سال بنکر کسی طرح سے کھل سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے تنویر کی بات ان سنی کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ اسے صرف ریموٹ کنٹرول سے ہی کھولا جا سکتا ہے لیکن اگر میں نے ایسا کیا تو سارا ملبہ ہم پر آ گرے گا اور ہم جو سانسیں لے رہے ہیں یہ بھی ختم ہو جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں یاد آیا۔ آپ کے پاس پین ٹرانسمیٹر ہے۔ ٹرانسمیٹر سے کال کر کے آپ این ٹی کو بھی تو یہاں بلا سکتے ہیں۔ اگر وہ یہاں آ جائے تو وہ اس پہاڑی کی کھدائی کر کے ہمارے لئے یہاں سے نکلنے کا راستہ بنا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور وہ سب چونک کر عمران کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

"نہیں۔ پین سسٹم صرف کھلی فضا میں کام کرتا ہے۔ ایک تو ہم سال بنکر کے اندر ہیں اور دوسرا ہم پر پہاڑی گری ہوئی ہے۔ اس سچوئیشن میں ٹرانسمیٹر سگنلز کا ملنا ناممکن ہے"...... عمران نے کہا اور ان کے چہرے بجھ گئے۔

"آپ کے پاس این ٹی سے رابطہ کرنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"فی الحال تو کوئی نہیں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لے کر کہا اور سمال بنکر کے ایک کونے میں جا کر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔

"اس طرح بیٹھے رہنے سے کام نہیں چلے گا عمران۔ کچھ کرو۔ میں اس طرح یہاں گھٹ گھٹ کر مرنے کی بجائے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے مرنا چاہتی ہوں"...... عمران کو کونے میں بیٹھتے ہوئے دیکھ کر جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں کیا کروں۔ میرے آباؤ اجداد میں سے کسی کا نام بھی ہرکولیس نہیں تھا جو ان بڑی بڑی چٹانوں اور پتھروں کو آسانی سے اٹھا کر دور پھینک دیتا تھا۔ میں ہرکولیس بھی ہوتا تو اس سمال بنکر کے اندر رہ کر تو میں بھی کچھ نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تو تم ناامید ہو کر یہاں بیٹھے رہنا چاہتے ہو تاکہ کافرستان اپنے مذموم ارادوں میں کامیاب ہو جائے"...... تنویر نے غرا کر کہا۔

"ہوتا ہے تو ہو جائے۔ اب میں کر بھی کیا سکتا ہوں۔ تم میں ہمت ہے تو پہاڑی کو یہاں سے ہٹا دو اور اپنے لئے راستہ بنا کر نکل جاؤ اور روک لو جا کر دشمنوں کو مذموم سازش کرنے سے۔ لیکن یاد رکھنا، اگر میں نے سمال بنکر کھولا تو پہاڑی ہم پر آ گرے گی اور ہماری ہڈیوں کا سرمہ بن جائے گا"...... عمران نے کہا اور تنویر تلملا کر رہ گیا۔

"اس طرح تلملانے سے کچھ نہیں ہو گا تنویر۔ آرام سے بیٹھ جاؤ۔ عمران صاحب کو سوچنے دو۔ یہ سوچیں گے تو ہمارا یہاں سے

نکلنے کا کوئی نہ کوئی سکوپ ضرور بن جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے ہر وقت سوچنے کا ٹھیکہ نہیں لے رکھا۔ تم اب سوچو۔ مل کر سوچو۔ اگر ملبے سے نکلنے کی کوئی ترکیب ذہن میں آئے تو مجھے بتا دینا۔ میں تو اس بھاگ دوڑ میں بری طرح سے تھک گیا ہوں۔ کچھ دیر ریسٹ کا موقع ملا ہے تو میں اسے گنواؤں گا نہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ تم سب بھی ادھر ادھر لیٹ جاؤ۔ خاصی کھلی جگہ ہے۔ سکون سے لیٹ بھی سکتے ہیں اور سو بھی سکتے ہیں"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ایسے موقع پر تم حماقتوں کے سوا اور کرتے ہی کیا ہو"...... جولیا نے جل بھن کر کہا۔

"دماغ کو پرسکون رکھتا ہوں اور تمام خدشے، خوف اور پریشانیوں کو ذہن سے نکال کر گہری نیند سو جاتا ہوں۔ اسے تم حماقت سمجھتی ہو تو سمجھتی رہو۔ میری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے"...... عمران نے منہ چلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور سمال بنکر میں اس کے خراٹے گونجنے لگے۔ جولیا اور اس کے ساتھی غصے اور پریشانی کے عالم میں اسے دیکھتے رہ گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

این ٹی اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ ٹائی وان پہاڑیوں کی دوسری طرف موجود جنگل میں تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ چار جیپوں میں وہاں پہنچا تھا۔ اس کے ساتھی مسلح تھے۔

این ٹی جنگل سے گزر کر ٹائی وان پہاڑیوں کی طرف جانا چاہتا تھا کہ اگر اس طرف ڈی فورس یا کوئی اور کافرستانی ایجنسی آئے تو وہ آسانی سے ان کی نظروں میں نہ آسکیں۔

این ٹی جب ان جنگلوں میں پہنچا تو اسے ٹائی وان پہاڑیوں کی جانب سے زبردست دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ دھماکے بے حد شدید اور خوفناک تھے جس سے نہ صرف پہاڑی علاقہ لرز رہا تھا بلکہ وہاں سے آگ اور دھویں کے بادل بھی اٹھتے دکھائی دے رہے تھے۔ آگ اور دھویں کے بادلوں کو دیکھ کر اور وہاں ہونے والے مسلسل دھماکوں کی آوازیں سن کر این ٹی اپنے ساتھیوں سمیت

جنگل میں ہی رک گیا تھا۔ اسے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ ٹائی وان پہاڑیوں میں اس کے پہنچنے سے پہلے ڈی فورس یا کافرستان کی کوئی اور ایجنسی پہنچ گئی ہے۔ ان پہاڑیوں میں چونکہ عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے اس لئے ڈی فورس ان پر بموں اور میزائلوں سے حملے کر رہی ہے پھر پہاڑیوں کے اوپر ہوا میں معلق ایک ہیلی کاپٹر کو اس نے دوربین سے دیکھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ ان پہاڑیوں میں ڈی فورس موجود ہے۔ مسلسل اور خوفناک ہونے والے دھماکے اس بات کا ثبوت تھے کہ ڈی فورس اور عمران کے ساتھیوں میں ٹھن گئی ہے اور وہ ایک دوسرے سے نبرد آزما ہو رہے ہیں۔

جنگل اور پہاڑیوں کے درمیان ایک بڑا اور کھلا میدان تھا۔ اگر این ٹی اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمران کی مدد کے لئے پہاڑیوں کی طرف جاتا تو ہیلی کاپٹر سے انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا تھا۔ پہاڑیوں میں فورس کی تعداد کتنی تھی اور ان کے پاس کتنے ہیلی کاپٹرز تھے ان کے بارے میں این ٹی کو کچھ علم نہیں تھا اس لئے وہ اپنے ساتھیوں کی زندگیاں خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔ اس کے علاوہ این ٹی کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتوں پر یقین تھا کہ وہ اتنی آسانی سے ڈی فورس کے قابو میں آنے والے نہیں ہیں۔ ڈی فورس جس قدر مرضی فعال اور طاقتور ہو لیکن وہ عمران کی ذہانت کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھی ڈی فورس سے بچ نکلیں گے اور وہ جہاں بھی ہوں گے اس سے رابطہ ضرور کریں گے۔

این ٹی نے سپیشل ٹرانسمیٹر پر ایک دو بار عمران سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھی نہ جانے کس پوزیشن میں تھے کہ ان سے رابطہ ہی قائم نہیں ہو رہا تھا۔

این ٹی نے سوچا تھا کہ دن کی روشنی میں تو اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑیوں کی طرف نہیں جا سکتا تھا لیکن رات کی تاریکی میں وہ ضرور فائدہ اٹھا سکتا ہے اس لئے اس نے جنگل میں رات تک رکنے کا پروگرام بنایا تھا۔ وہ بار بار عمران سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے لئے دل ہی دل میں مسلسل دعائیں کر رہا تھا کہ وہ کسی طرح ڈی فورس سے بچ جائیں۔

پہاڑیوں کی طرف سے کافی دیر تک مسلسل شدید دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر دھماکوں اور فائرنگ کا سلسلہ رک گیا البتہ دور سے اسے دھوئیں کے بادل مسلسل اوپر اٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جس سے این ٹی کو اندازہ ہو رہا تھا کہ ڈی فورس نے وہاں کس قدر خوفناک حد تک بمباری کی ہو گی۔

این ٹی کی نظریں ہوا میں معلق ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ کچھ دیر بعد این ٹی نے ہیلی کاپٹر کو نیچے جاتے دیکھا پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر دوبارہ بلند ہوتا دکھائی دیا اور مڑ کر تیز رفتاری سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

ہیلی کاپٹر اس جنگل کے اوپر سے گزر رہا تھا۔ این ٹی اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر کو اس طرف آتے دیکھ کر گھنے درختوں کے جھنڈ میں چھپ گئے تھے۔ انہوں نے جیپیں پہلے ہی درختوں کے جھنڈ میں چھپا رکھی تھیں جنہیں کم از کم اوپر سے کسی ہیلی کاپٹر سے نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔

ہیلی کاپٹر جب جنگل سے گزرا تو این ٹی نے ٹیلی سکوپ سے پائلٹ کی سیٹ کے ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل کارتھی کو پہچان لیا۔ کرنل کارتھی کے چہرے پر اطمینان جھلک رہا تھا جیسے وہ اپنے مشن اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر جا رہا ہو۔ کرنل کارتھی کے چہرے پر طمانیت کے تاثرات دیکھ کر این ٹی کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا۔

"اوہ۔ کہیں یہ لوگ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو نقصان پہنچانے میں کامیاب تو نہیں ہو گئے"...... این ٹی نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر گڑگڑاتا ہوا اس کے سر کے اوپر سے گزر گیا اور این ٹی نے آنکھوں سے دوربین ہٹا لی۔ کرنل کارتھی کا سکون اس کے دل و دماغ میں طوفان سا برپا کر رہا تھا۔ اس کے ذہن میں بے شمار خیالات آ رہے تھے۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ عمران صاحب گریٹ ہیں۔ یہ لوگ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کبھی نہیں"...... این ٹی نے اپنے دماغ میں آنے والے خیالات زور سے جھٹک کر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیا ہوا باس۔ کون تھا ہیلی کاپٹر میں"...... اس کے پاس موجود ایک ساتھی نے این ٹی کی بڑبڑاہٹ سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل کارتھی"...... این ٹی نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ڈارک بلیو سپائیڈرز کا کمانڈر"...... اس شخص نے کہا۔

"ہاں"...... این ٹی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پہاڑیوں کی طرف ڈی فورس موجود ہے"...... اس شخص نے کہا جس کا نام سجاول تھا۔

"جو بھی ہے ہمیں ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے لئے عمران صاحب اور ان کے ساتھی بے حد اہم ہیں۔ انہیں ڈی فورس سے بچانے کے لئے ہم سے جو ہو سکا ہم ضرور کریں گے"...... این ٹی نے کہا۔

"لیکن باس۔ پہاڑیوں کی طرف جس شدت سے فائرنگ کی جا رہی تھی اور بم برسائے جا رہے تھے کیا آپ کو یقین ہے کہ عمران صاحب اور ان کے ساتھی بچ جائیں گے"...... سجاول نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے یقین ہے۔ ڈی فورس کچھ بھی کر لے وہ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے۔ وہ اندھا دھند فائرنگ کر رہے ہیں اور جس شدت سے دھماکے کر رہے ہیں اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ ممکنہ ٹھکانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں

جہاں ان کے خیال کے مطابق عمران صاحب اور ان کے ساتھی موجود ہو سکتے ہیں ورنہ گنتی کے چند انسانوں کو ہلاک کرنے کے لئے انہیں اس قدر شدت سے فائرنگ کرنے اور دھماکے کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے"...... این ٹی نے کہا۔

"یس باس۔ یہ بات آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے عمران صاحب اور ان کے ساتھی پہاڑیوں میں کہیں چھپے ہوئے ہیں اور ڈی فورس انہیں تلاش اور ہراساں کرنے کے لئے یہ سب کر رہی ہے"...... سجاول نے کہا۔

"عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا ڈی فورس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ عمران صاحب اور ان کے گنے چنے چند ساتھیوں کے مقابلے پر فوج کے دستے بھی آ جائیں تو ان میں ان فوجیوں کا بھی مقابلہ کرنے کی ہمت اور حوصلہ ہے"...... این ٹی نے کہا۔

"یس باس۔ عمران صاحب اور ان کے تمام ساتھی واقعی بے مثال ہیں۔ ان کی ذہانت اور ان کی کارکردگی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہو گی۔ میں تو عمران صاحب کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھیوں کی بھی دل سے قدر کرتا ہوں۔ ایسے افراد کے ساتھ کام کر کے لطف آ جاتا ہے بلکہ عمران صاحب کی موجودگی میں ہمارے جذبۂ جہاد کو اس قدر تقویت ملتی ہے کہ ان کے پسینے کے قطروں کی جگہ اپنا خون بہانے کے لئے دل بے قرار رہتا ہے"...... سجاول نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا۔

''ہاں۔ وہ سب واقعی ایسے ہی ہیں۔ ان کی حب الوطنی، مسلمانوں کے ان کے جذبات اور انسانیت کی بھلائی کے لئے ان کے کارنامے بے مثال ہیں۔ انتہائی بے مثال''...... این ٹی نے جذباتی لہجے میں کہا۔

''تو پھر باس ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ عمران صاحب ہمارے نہیں پوری انسانیت اور خاص طور پر مسلمانوں کے بہت بڑے محسن ہیں۔ انہوں نے ایک بار نہیں متعدد بار مسلمانوں کو اسرائیلی اور کافرستانی سازشوں سے بچایا ہے۔ ایسی خوفناک اور بھیانک سازشوں سے جن سے مسلمانوں کو ہی نہیں پوری دنیا کو بھی بے پناہ خطرات لاحق ہو سکتے تھے۔ ہمیں ایسے لوگوں کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اس بار بھی وہ یہاں ہماری مدد کے لئے آئے ہیں۔ کافرستان، ہیون ویلی کے لئے نہ جانے کیسی بھیانک اور خوفناک سازش تیار کر رہا ہے۔ اس سازش کا تارو پود صرف عمران صاحب ہی بکھیر سکتے ہیں۔ اس وقت ہمیں عمران صاحب کی بہت ضرورت ہے۔ صرف ہمیں نہیں ان کی ضرورت ہیون ویلی کے ہر مسلمان کو ہے جو برسوں سے آزادی کا خواب دیکھ رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ایک روز ہیون ویلی آزاد ہو گا تو صرف عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کی کوششوں سے ورنہ ہم اور ہیون ویلی کی آزادی کی تحریکیں ایسا کرنے میں تقریباً ناکام ہو چکی ہیں۔ ہمارے لئے

اور ہیون ویلی کے باشندوں کے لئے عمران صاحب ہی امید کا وہ سورج ہیں جو ہیون ویلی کو آزادی کی روشنی دے سکتے ہیں''۔ سجاول نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ عمران صاحب ہیون ویلی والوں کے ساتھ ساتھ ہمارے بھی محسن ہیں اور ہم اس سر زمین پر عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو کچھ نہیں ہونے دیں گے۔ ہم آگے جائیں گے اور ڈی فورس کا مقابلہ کریں گے اور جیسے بھی ممکن ہو گا ہم عمران صاحب اور ان کے تمام ساتھیوں کو ان کے گھیرے سے نکال لائیں گے چاہے اس کے لئے ہمیں اپنے خون کا ایک ایک قطرہ ہی کیوں نہ بہانا پڑے''...... این ٹی نے جذبات سے لبریز لہجے میں کہا۔

''تو پہاڑیوں کی طرف پیش قدمی کریں''...... سجاول نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ابھی جا کر ڈی فورس سے ٹکرا جانا چاہتا ہو اور ڈی فورس کے ایک ایک فرد کی لاش گرا کر ٹائی وان پہاڑیوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نکال لانا چاہتا ہو۔

''نہیں ابھی نہیں۔ ہمیں رات تک یہیں رکنا ہو گا۔ روشنی میں ہم آگے بڑھے تو آسانی سے ڈی فورس کی نظروں میں آ جائیں گے اور وہ دور سے ہی ہم پر میزائل برسا کر ہمیں ہلاک کر سکتے ہیں۔ رات کی تاریکی میں ہم آسانی سے انہیں نظر نہیں آئیں گے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہاڑیوں کی طرف جاتے ہی ہم ان پر حملہ کر دیں گے تاکہ انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکے“...... این ٹی نے کہا تو سجاول نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

پہاڑیوں کی طرف مکمل خاموشی چھا چکی تھی۔ کبھی کبھار کسی طرف سے ہلکی پھلکی فائرنگ کی آوازیں سنائی دیتی تھیں پھر خاموشی چھا جاتی تھی۔ شام کے سائے تیزی سے پھیل رہے تھے اور وہ بڑی بے چینی سے رات ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ شام کے وقت انہوں نے ایک ڈبل ہوٹرز والا شنوائے ہیلی کاپٹر آتے دیکھا تو وہ ایک بار پھر درختوں میں چھپ گئے۔ ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کی طرف ہی جا رہا تھا۔ پھر ہیلی کاپٹر ان پہاڑیوں میں جا کر غائب ہو گیا پھر دو گھنٹوں بعد انہیں وہ ہیلی کاپٹر واپس آتا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر جب گڑگڑاتا ہوا ان کے اوپر سے گزر گیا تو این ٹی اور اس کے ساتھی درختوں کے بیچ سے نکل آئے۔ اب وہاں اچھا خاصا اندھیرا پھیل گیا تھا۔

”اب چلیں۔ خاصا اندھیرا ہو گیا ہے“...... سجاول نے این ٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں چلو“...... این ٹی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”جیپوں میں جانا ہے یا پیدل ہی چلیں“...... سجاول نے پوچھا۔

”پہاڑیاں کافی فاصلے پر ہیں۔ پیدل چلنا مشکل ہو گا۔ جیپوں کی ہیڈ لائٹس آف کر کے ہم پہاڑیوں کے نزدیک پہنچ کر انہیں

چھوڑ دیں گے“...... این ٹی نے کہا تو سجاول نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں چار جیپیں جنگل سے نکل کر اندھیرے میں سامنے پہاڑی علاقے کی طرف بڑھی جا رہی تھیں۔ انہوں نے ہیڈ لائٹس آف کر رکھی تھیں۔ جیپوں کے انجن بھی نئے تھے اس لئے خاموش فضا میں ان جیپوں کے انجنوں کی آوازیں بھی نہیں ابھر رہی تھیں۔

این ٹی کی آنکھوں میں نائٹ ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھی اور وہ اگلی جیپ میں نائٹ ٹیلی سکوپ سے مسلسل پہاڑیوں کی طرف دیکھ رہا تھا تاکہ خطرے کی صورت میں وہ اپنے ساتھیوں کو آگاہ کر سکے۔ پھر آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے۔ پہاڑیوں سے کچھ پہلے ایک ٹیلے کے پاس این ٹی کے کہنے پر جیپیں رک گئیں اور این ٹی اپنے ساتھیوں سمیت اسلحے کے تھیلے اٹھا کر پیدل پہاڑیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

”ہمیں سب سے پہلے یہ چیک کرنا ہے کہ ڈی فورس کی یہاں کتنی تعداد ہے اور وہ کہاں کہاں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے لئے ہو سکتا ہے ہمیں چاروں طرف پھیل کر ان پر حملے کرنے پڑیں۔ اس لئے اب تیار رہو۔ تم سب میرے حکم کے مطابق حملہ کرو گے“۔ این ٹی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان کے سامنے ایک اونچی پہاڑی تھی۔ وہ احتیاط سے اس پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ پہاڑی کی چوٹی کے قریب پہنچ کر این ٹی نے فوجیوں کے انداز میں انہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ احتیاط کے ساتھ چوٹی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

چوٹی پر پہنچ کر اس نے ایک چٹان کے پیچھے سے سر نکالا اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔ دوسری طرف کھلی وادی تھی جہاں اسے جگہ جگہ مسلح افراد بکھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان مسلح افراد کے ہاتھوں میں ہیوی ٹارچیں تھیں جن کی روشنی میں وہ اردگرد کے ماحول پر مسلسل نظر رکھ رہے تھے۔ این ٹی کو چند پہاڑیوں پر بھی مسلح افراد دکھائی دیئے جن کے پاس نائٹ ٹیلی سکوپس تھیں اور وہ چاروں طرف کا جائزہ لے رہے تھے۔ وہ سب بے حد چوکنا اور ہوشیار دکھائی دے رہے تھے۔

این ٹی چند لمحے ان سب کو دیکھتا رہا پھر اس نے آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ ہٹائی اور اشارے سے اپنے ساتھوں کو اوپر آنے کے لئے۔ اس کے ساتھی اوپر آئے تو این ٹی انہیں ڈی فورس کی پوزیشنوں کے بارے میں بتانے لگا۔

"تیس افراد میدان میں موجود ہیں اور تیس کے قریب ہی پہاڑیوں اور ٹیلوں پر بکھرے ہوئے ہیں۔ تم سب ان کی پوزیشنیں دیکھ لو اور پہاڑیوں کے عقب سے ہوتے ہوئے ان کی طرف جاؤ اور سب دو، دو ہو کر جانا۔ اور ہاں خیال رکھنا تمہیں صرف بلیو سپائیڈرز کو ہی نشانہ بنانا ہے۔ اگر بلیو سپائیڈرز کے علاوہ تمہیں کوئی اور دکھائی دے تو انہیں این ٹی کا کوڈ بتا دینا۔ وہ تمہیں پہچان

جائیں گے"...... این ٹی نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ این ٹی نے سجاول کو اپنے ساتھ روک لیا باقی سب این ٹی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پہاڑیوں کے دائیں بائیں کھسک گئے۔

"آؤ"...... این ٹی نے اپنے ساتھیوں کو دائیں بائیں سے دوسری پہاڑیوں کی طرف بڑھتے دیکھ کر سجاول سے کہا۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ الٹا کر کمر سے لٹکائی اور پھر وہ مشین گن لئے احتیاط کے ساتھ پہاڑی کی دوسری طرف اترنے لگے۔ پہاڑی سے وہ تقریباً رینگتے ہوئے نیچے جا رہے تھے۔ عمودی پہاڑی سے اس طرح رینگ کر اترنا ان کے لئے بہت مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ کوشش کر رہے تھے کہ پہاڑی سے نیچے جاتے ہوئے ان کی طرف سے کوئی آواز پیدا نہ ہو جس سے وادی میں موجود ڈی فورس کے مسلح افراد چونک پڑتے۔ اگر ایسا ہوتا تو ڈی فورس اس طرف اندھا دھند فائرنگ کرنا شروع کر دیتی اور ان کے پاس میزائل لانچر بھی تھے۔ وہ ان کی طرف ایک میزائل بھی داغ دیتے تو ان کے ٹکڑے پہاڑی پر پھیل سکتے تھے۔

پہاڑی سے نیچے آتے ہی وہ چند لمحوں کے لئے رکے اور پھر وادی میں پھیلے ہوئے بڑے بڑے پتھروں اور چٹانوں کی طرف خرگوشوں کی طرح دوڑتے چلے گئے۔ اس طرح وہ وقفے وقفے سے مختلف چٹانیں بدل رہے تھے۔

این ٹی نے ایک چٹان کی آڑ سے دوسری طرف دیکھا تو اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سو فٹ کے فاصلے پر پانچ مسلح افراد اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان پانچوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جن کے اوپر ہیوی ٹارچیں لگی ہوئی تھیں۔ وہ ٹارچوں کی روشنی میں پتھروں اور چٹانوں کو دیکھتے ہوئے اس طرف آ رہے تھے۔

این ٹی نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں تیزی سے دائیں طرف ایک بڑے گول پتھر کی طرف دوڑنے لگا۔ بھاگتے ہوئے اس کے قدموں کی آواز نہیں ابھر رہی تھی لیکن شاید ایک مسلح شخص نے اس کا دوڑتا ہوا سایہ دیکھ لیا تھا۔

"اس طرف کوئی ہے"...... ایک شخص نے چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی تڑتڑاہٹ ہوئی اور بے شمار گولیاں ٹھیک اس چٹان سے ٹکرائیں جس کے پیچھے این ٹی نے چھلانگ لگائی تھی۔ اپنے ساتھی کو فائرنگ کرتے دیکھ کر اس کے دوسرے ساتھیوں نے بھی اس چٹان پر تڑاتڑ گولیاں برسانا شروع کر دیں۔

سجاول جو این ٹی کے بائیں جانب ایک بڑے پتھر کی آڑ میں تھا اس نے این ٹی کو اس چٹان کے پیچھے کودتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور جیسے ہی مسلح افراد نے اس چٹان پر فائرنگ کی، سجاول تیزی سے سیدھا ہوا اور اس نے فائرنگ کرتے ہوئے بھاگ کر آنے والوں پر برسٹ مار دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ پہاڑی علاقے کا خاموش ماحول بری طرح سے گونجنے لگا۔ سجاول کی فائرنگ کی زد میں دو مسلح افراد آئے تھے۔ وہ گولیاں کھا کر چیختے ہوئے گرے تو

باقی تین مسلح افراد کی مشین گنوں کی نالیاں اس کی طرف گھوم گئیں۔ مشین گنوں سے شعلے نکلے اور سجاول فوراً پیچھے ہٹ کر پتھر کے ساتھ جھک گیا اور گولیوں کے ٹکرانے سے پتھر کے دوسری طرف چنگاریاں سی پھوٹنے لگیں۔ این ٹی کے لئے یہ موقع کافی تھا۔ وہ فوراً اٹھا اور اس نے سجاول کی طرف فائرنگ کرنے والے بلیو سپائیڈرز پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ وہ تینوں حلق کے بل چیختے ہوئے لٹو کی طرح گھومتے ہوئے نیچے گر گئے۔ فائرنگ کی تیز آوازوں اور ان پانچ افراد کی چیخوں سے وہاں موجود بلیو فورس میں ہلچل سی پیدا ہو گئی تھی۔ ہر طرف سے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر ماحول میں تیز فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ مشین گنوں سے شعلے نکلتے دکھائی دینے لگے۔ فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی بلیو فورس نے مشین گنوں پر لگی ہوئی ٹارچیں آف کر دی تھیں۔ ماحول فائرنگ کے ساتھ ساتھ تیز انسانی چیخوں سے بری طرح سے گونج رہا تھا۔

این ٹی نے دائیں طرف سے تین مسلح افراد کو مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے دوڑ کر اس طرف آتے دیکھا تو اس نے فوراً جیب سے ایک ہینڈ گرنیڈ نکالا اور دانتوں سے اس کی سیفٹی پن کھینچ کر پوری قوت سے بلیو سپائیڈرز کی طرف پھینک دیا۔ گرنیڈ بھاگتے ہوئے تین افراد کے قریب گر کر زور دار دھماکے سے پھٹا۔ آگ کے الاؤ میں وہ تینوں بری طرح چیختے ہوئے ہوا میں اڑتے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دور جا گرے۔ این ٹی نے جیب سے ایک اور ہینڈ گرنیڈ نکالا اور اس کی سیفٹی پن کھینچ کر اسے سجاول کے دائیں طرف سے آنے والے چار مسلح افراد کی طرف پھینک دیا۔ گرنیڈ ان چاروں کے پیروں میں گر کر پھٹا اور ان کے ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔

"آؤ"...... این ٹی نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے چٹان کی آڑ سے نکلا اور سامنے موجود بلیو فورس کی طرف فائرنگ کرتا ہوا تیزی سے زگ زیگ انداز میں بھاگنے لگا۔ سجاول بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے پتھر کے پیچھے سے نکلا اور اس نے بھی برق رفتاری سے بھاگتے ہوئے مسلح افراد کی طرف فائرنگ کرنا شروع کر دی۔

این ٹی کے باقی ساتھی دوسری طرف پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے بھی بلیو فورس پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ہینڈ گرنیڈ پھینکنا شروع کر دیئے تھے جس سے مسلح افراد یا تو گولیاں کھا کر پہاڑیوں میں گرتے نظر آ رہے تھے یا پھر ان کے بموں سے ٹکڑے اڑتے جا رہے تھے۔

این ٹی اور سجاول فورس کی گولیوں سے بچنے کے لئے کسی ایک جگہ نہیں رک رہے تھے۔ تیز فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی وہ چھلانگیں لگا کر دائیں بائیں کود جاتے تھے اور مشین گنوں کے میگزین بدلنے کے لئے بھی وہ بار بار پتھروں اور چٹانوں کی آڑ میں آ جاتے تھے۔ اندھیرے میں دشمنوں کو ان حملہ آوروں کی تعداد

کا اندازہ ہی نہیں ہو رہا تھا۔ وہ جگہیں بدل بدل کر فورس پر فائرنگ کر رہے تھے اور موقع کی مناسبت سے ان پر بم پھینک رہے تھے۔ ماحول تیز چیخوں سے بری طرح سے گونج رہا تھا۔ اسی لمحے این ٹی کو آگ کا ایک گولہ بجلی کی سی تیزی سے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

این ٹی لمحے کے ہزارویں حصے میں چھلانگ لگا کر زمین پر گرا اور چھپکلی کی طرح چپک گیا۔ دوسرے لمحے ایک منی میزائل زائیں کی تیز آواز کے ساتھ اس کے عین اوپر سے گزرتا چلا گیا اور کافی دور ایک پہاڑی سے جا ٹکرایا۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکا ہوا اور آگ کے الاؤ کے ساتھ پہاڑی کی بے شمار چٹانیں بکھرتی چلی گئیں۔ اگر این ٹی گر کر زمین سے نہ چپک گیا ہوتا تو میزائل اس سے ٹکرا جاتا اور اس کا حشر پہاڑی سے مختلف نہ ہوتا۔

این ٹی نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے ایک چٹان پر ایک بلیو سپائیڈر نظر آیا جس کے کاندھے پر میزائل لانچر تھا۔ وہ لانچر سے این ٹی کا ہی نشانہ باندھ رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دبا کر میزائل فائر کرتا اس کے عقب سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور وہ چٹان سے الٹ کر گرتا نظر آیا۔ چٹان کے عقب میں این ٹی کا کوئی ساتھی موجود تھا جس نے این ٹی کا میزائل سے نشانہ باندھتے ہوئے دیکھ کر اسے برسٹ مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

میزائل بردار نے گرتے گرتے بھی لانچر کا ٹریگر دبا دیا۔ لانچر سے میزائل شعلہ بن کر نکلا اور این ٹی کے بائیں طرف بڑھتا چلا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گیا۔ اس طرف سے دس بلیو سپائیڈرز فائرنگ کرتے اور بھاگتے چلے آ رہے تھے۔ میزائل اپنی طرف آتے دیکھ کر انہوں نے دائیں بائیں چھلانگیں لگانی چاہیں لیکن میزائل ان کے عین درمیان میں گر کر پھٹ گیا اور بلیو سپائیڈرز کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔

اپنے دائیں جانب سے این ٹی نے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں تو وہ مشین گن سمیت زخمی ناگ کی طرف پلٹا۔

''میں ہوں باس۔ سجاول''...... بھاگ کر آنے والے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو این ٹی نے فوراً ٹریگر سے انگلی ہٹا دی ورنہ وہ سائے کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اس پر فائرنگ کر دیتا۔

''آپ ٹھیک ہیں باس''...... سجاول نے اس کے قریب آ کر پوچھا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں''...... این ٹی نے کہا۔

''میزائل سے بچنے کے لئے آپ نے بروقت زمین پر چھلانگ لگا دی تھی ورنہ''...... سجاول نے کہا۔

''قسمت اچھی تھی جو بچ گیا ورنہ پہاڑی کی جگہ میرے ٹکڑے اڑ جاتے''...... این ٹی نے کہا۔

''عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کا کچھ پتا چلا''...... سجاول نے پوچھا۔

''نہیں۔ اگر وہ یہاں کہیں چھپے ہوتے تو ہمارے اس طرح بلیو سپائیڈرز پر حملہ کرنے کی وجہ سے انہیں سامنے آ جانا چاہیے تھا۔ ان

کے لئے یہ جاننا مشکل نہیں ہوسکتا تھا کہ ہم ان کی مدد کے لئے پہنچ گئے ہیں''...... این ٹی نے کہا۔

''ہوسکتا ہے وہ کسی پہاڑی کریک یا کسی غار میں دور کہیں موجود ہوں اور یہی سمجھ رہے ہوں کہ بلیو سپائیڈرز انہیں ہلاک کرنے کے لئے اندھا دھند فائرنگ اور دھماکے کر رہی ہے''...... سجاول نے کہا۔

''نہیں۔ اس بار یہاں صرف فائرنگ اور دھماکے نہیں ہو رہے۔ انسانی چیخوں سے بھی ماحول گونج رہا ہے۔ ان چیخوں سے انہیں اندازہ لگا لینا چاہئے کہ باہر کیا ہو رہا ہے''...... این ٹی نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو کیا یہ ہوسکتا ہے کہ وہ سب بلیو فورس کے آنے سے پہلے یہاں سے نکل گئے ہوں''...... سجاول نے کہا۔

''نہیں۔ جہاں سے انہوں نے مجھے ٹرانسمیٹر کال کی تھی وہاں سے اگر وہ چلنا شروع کرتے تو اب تک اسی مقام پر ہوتے یا زیادہ سے زیادہ جنگل کی طرف بڑھ رہے ہوتے لیکن اس طرف وہ نہیں آئے تھے۔ دائیں طرف کھائیاں ہیں جبکہ بائیں طرف ایک بڑی نہر ہے جو بے حد چوڑی اور تیز رفتار ہے۔ اور بہت دور تک اس نہر پر کوئی پل نہیں ہے۔ ان دونوں اطراف میں جا کر وہ ہیلی کاپٹروں سے آسانی سے چیک کئے جاسکتے تھے اور میرا دل اب بھی کہہ رہا ہے کہ وہ یہیں کہیں ہیں اور زندہ ہیں''...... این ٹی نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تو آپ ایک بار پھر ان سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کریں۔ ہو سکتا ہے اس بار ان سے رابطہ مل جائے"...... سجاول نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں یہی کرتا ہوں۔ کیونکہ اس بات کا امکان نہیں ہے کہ بلیو سپائیڈرز نے انہیں گرفتار کر لیا ہو یا ہلاک کر دیا ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو بلیو سپائیڈرز کی اتنی تعداد یہاں نہ ہوتی"...... این ٹی نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو میں ان میں سے کسی کو زندہ پکڑنے کی کوشش کروں۔ اس سے ہمیں کم از کم یہ تو پتا چل جائے گا کہ انہوں نے اس قدر شدید فائرنگ اور بمباری کیوں کی تھی"...... سجاول نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ زیادہ مناسب ہے۔ میں عمران صاحب سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تم کسی ایک کو پکڑ کر یہاں لے آؤ"...... این ٹی نے کہا اور سجاول اثبات میں سر ہلا کر جھکے جھکے انداز میں اس طرف بھاگتا چلا گیا جس طرف سے اس کے دوسرے ساتھی بلیو سپائیڈرز سے برسرِ پیکار تھے۔

این ٹی اٹھ کر تیزی سے دائیں طرف موجود ایک چٹان کی طرف بھاگنے لگا۔ چٹان کے قریب آ کر وہ چٹان کے عقب میں آیا اور چٹانوں کی جڑ کے پاس کمر لگا کر بیٹھ گیا۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ سے اردگرد کا ماحول چیک کیا لیکن اردگرد کوئی نہیں تھا پھر

اس نے کمر سے بیگ اتارا اور بیگ کھول کر اس نے بیگ سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

ٹرانسمیٹر آن کر کے وہ ایک بٹن بار بار پریس کرنے لگا۔ ٹرانسمیٹر پر ایک چھوٹا سا بلب سپارک کر رہا تھا۔ عمران کے پاس موجود ٹرانسمیٹر سے اگر لنک ہو جاتا تو اس ٹرانسمیٹر پر جلتا بجھتا ہوا بلب ٹھہر جاتا لیکن سبز رنگ کا بلب مسلسل سپارک کر رہا تھا۔ این ٹی مسلسل بٹن پریس کر رہا تھا لیکن اس کا عمران سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ کہاں ہیں۔ پلیز۔ میری کال رسیو کریں"...... این ٹی نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر تک بٹن پریس کرتے ہوئے عمران کو کال دیتا رہا لیکن عمران سے اس کا لنک نہ ہو سکا تو اس نے جھلائے ہوئے انداز میں ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ کچھ دیر بعد سجاول ایک بلیو سپائیڈر کو کاندھوں پر ڈالے وہاں آ گیا۔ بلیو سپائیڈر بے ہوش تھا۔ سجاول نے این ٹی کے کہنے پر اسے زمین پر ڈال دیا۔

"کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا"...... اس نے سجاول سے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ ایک چٹان کے پیچھے چھپا ہمارے ساتھیوں کو نشانہ بنا رہا تھا۔ میں نے چٹان کے اوپر چڑھ کر اس پر چھلانگ لگا دی اور اسے کنپٹی پر مکے مار کر بے ہوش کر دیا"...... سجاول نے کہا تو این ٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"او کے۔ تم اردگرد پر نظر رکھو۔ میں اسے ہوش میں لا کر اس سے بات کرتا ہوں"...... این ٹی نے کہا تو سجاول نے اپنی مشین گن کے ساتھ این ٹی کی مشین گن بھی اٹھائی اور بھاگتا ہوا اس چٹان سے کچھ فاصلے پر دوسری چٹان کی طرف چلا گیا۔

این ٹی نے بلیو سپائیڈر کو الٹایا اور بیگ سے رسی کا ایک بنڈل نکال لیا۔ جسے وہ ضرورت پر کام آنے کے لئے ساتھ لایا تھا۔ اس نے رسی کھولی اور بلیو سپائیڈر کے ہاتھ پیر باندھنے لگا۔

بلیو سپائیڈر کو باندھ کر این ٹی نے اسے سیدھا کیا اور پھر اس نے بلیو سپائیڈر کے منہ پر ہاتھ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک پکڑ لی۔ بلیو سپائیڈر کا سانس پھولنے لگا۔ اس کا دم گھٹا تو اس کے جسم کو زور دار جھٹکے لگنے لگے اور اس نے یکدم سے آنکھیں کھول دیں۔

جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں این ٹی نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ جیسے ہی اس نے بلیو سپائیڈر کا ناک اور منہ چھوڑا اس کے منہ سے ایسی نکلی جیسے ہوا بھرے غبارے کا منہ کھلنے سے نکلتی ہے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا ہے۔ کون ہو تم"...... ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی مگر بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ اپنے سر پر این ٹی کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ این ٹی نے اپنی دائیں ٹانگ سے پتلون کا پائنچہ ہٹایا۔ اس کی پنڈلی پر

چمڑے کی بیلٹ تھی جس میں پتلی دھار والا خنجر تھا۔ این ٹی نے خنجر نکالا اور اس کے چہرے کے سامنے کر دیا۔ خنجر دیکھ کر نوجوان کی آنکھوں میں خوف ابھر آیا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ"...... نوجوان نے بری طرح سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میرا نام کالا قصاب ہے اور قصاب کے بارے میں تم جانتے ہو۔ اس کا مطلب ذبح کرنے والا ہوتا ہے۔ میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر میرے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دے دو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا دوسری صورت میں تمہیں میں اپنے خنجر سے ذبح کر دوں گا"...... این ٹی نے انتہائی سرد اور سفاکانہ لہجے میں کہا۔ اس کا سفاکانہ لہجہ سن کر نوجوان بری طرح سے کانپ رہا تھا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ نہیں۔ تم پوچھو۔ میں بتاتا ہوں"...... اس نے خوف سے خشک ہوتے ہوئے حلق میں تھوک نگل کر کہا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... این ٹی نے کہا۔

"سریندر سنگھ۔ سریندر سنگھ"...... اس نے کہا۔

"تم بلیو سپائیڈر ہو"...... این ٹی نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں بلیو سپائیڈر ہوں"...... سریندر سنگھ نے اسی انداز میں کہا۔

"تم لوگ یہاں کیوں آئے تھے"...... این ٹی نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہمیں اطلاع ملی تھی کہ ٹائی وان پہاڑیوں میں چند پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں۔ ہمیں یہاں انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا"...... سریندر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا تھا کہ یہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں"۔ این ٹی نے پوچھا۔

"ان کی اطلاع چیف لی ہاگ نے کرنل کارتھی کو دی تھی۔ کرنل کارتھی نے ہمارے سیکنڈ انچارج پربھارکر سے بات کی تھی اور پربھارکر دو شنوائے ہیلی کاپٹروں میں لے کر یہاں آ گیا تھا۔ چیف لی ہاگ کو پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیسے پتا چلا تھا اس کے بارے میں، میں نہیں جانتا"...... سریندر سنگھ نے کہا۔

"پھر کیا ہوا ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا"...... این ٹی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"ہم نے انہیں یہاں چاروں طرف تلاش کیا تھا لیکن وہ ہمیں کہیں نہیں ملے تھے۔ ٹائی وان پہاڑیوں کے ساتھ ہم نے نہری علاقہ اور کھائیوں میں بھی چیک کیا تھا لیکن وہ سب یوں غائب ہو گئے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ"...... سریندر سنگھ نے کہا۔

"اگر وہ نہیں ملے تھے تو پھر یہاں اس قدر فائرنگ اور دھماکے کیوں کئے گئے تھے"...... این ٹی نے پوچھا۔

"پربھارکر اور کرنل کارتھی کا کہنا تھا کہ ہمارے ہیلی کاپٹر دیکھ کر پاکیشیائی ایجنٹ غاروں یا پہاڑی کریکوں میں چھپ گئے ہوں گے۔

کرنل صاحب کا حکم تھا کہ ہمیں ان ایجنٹوں کو ہر صورت میں ہلاک کرنا ہے۔ اس کے لئے چاہے ہمیں یہ سارا پہاڑی علاقہ ہی کیوں نہ تباہ کرنا پڑے، ہم کر دیں۔ اس لئے تمام غاروں اور دراڑوں میں فائرنگ بھی کی گئی تھی اور ان غاروں اور دراڑوں میں میزائل بھی مارے گئے تھے۔ یہاں ایک غار ایسا تھا جس کے باہر چند انسانوں کے قدموں کے اندر جاتے ہوئے نشانات تھے اس لئے اس پہاڑی غار میں فائرنگ بھی کی گئی تھی۔ میزائل بھی مارے گئے تھے اور بعد میں اس پہاڑی کو مکمل طور پر بموں سے بھی اڑا دیا گیا تھا"...... سریندر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا وہاں سے کسی کی لاشیں یا ان لاشوں کے ٹکڑے ملے تھے"...... این ٹی نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

"نہیں۔ ہمیں یہاں ایک غار کے سوا کہیں سے کسی لاش یا لاش کے ٹکڑے نہیں ملے تھے"...... سریندر سنگھ نے کہا۔

"ایک غار۔ ایک غار سے لاشوں کے ٹکڑے ملے ہیں"۔ این ٹی نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

"لاشوں کے ٹکڑے نہیں۔ ایک لاش تھی وہاں جو لائٹ بلیو سپائیڈرز کے کرنل گھنشام کی تھی۔ اس کی دونوں ٹانگیں گولیوں سے چھلنی تھیں۔ اسے شاید پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹوں نے مار کر وہاں پھینک دیا تھا"۔ سریندر سنگھ نے کہا اور این ٹی کے چہرے پر سکون آ گیا ورنہ لاشوں کا سن کر اس کا دل جیسے مٹھی میں جکڑا گیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اب تم لوگ یہاں کیوں موجود ہو"...... این ٹی نے پوچھا۔

"یہاں کچھ غاروں میں فائرنگ کی گئی ہے اور میزائلوں سے پہاڑیاں تباہ کی گئی ہیں۔ امید تو نہیں ہے کہ کوئی پاکیشیائی ایجنٹ بچ سکا ہو گا اس لئے کرنل کارتھی کے حکم سے ہم یہاں رکے ہوئے تھے کہ اگر کوئی ایجنٹ زندہ بچ گیا ہو تو وہ تاریکی کا فائدہ اٹھا کر یہاں سے نکلنے کی کوشش ضرور کرے گا لیکن تم لوگوں نے جس طرح یہاں حملہ کیا ہے اس سے لگتا ہے کہ اس قدر شدید بمباری کے باوجود بھی تم میں سے کوئی ہلاک نہیں ہوا تھا"...... سریندر سنگھ نے کہا۔ وہ شاید اسے پاکیشیائی ایجنٹ سمجھ رہا تھا جن کی ہلاکت کے لئے انہیں یہاں لایا گیا تھا۔ این ٹی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اب فائرنگ کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا۔ کہیں کہیں اکا دکا فائر ہوتا تھا پھر خاموشی چھا جاتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد سجاول وہاں آ گیا۔ اس کے ساتھ تین ساتھی اور تھے جس میں سے ایک کی ٹانگ زخمی تھی۔

"یہاں کیوں آئے ہو اور باقی سب کہاں ہیں"...... این ٹی نے سجاول سے پوچھا۔

"یہاں ساٹھ بلیو سپائیڈرز تھے۔ ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس لڑائی میں ہمارے چھ ساتھی بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ آپ سمیت ہم چاروں ہی بچے ہیں۔ اس کی ٹانگ میں بھی گولی لگی تھی۔ میں نے خنجر سے گولی نکال کر اس کا زخم صاف کر دیا ہے اور اس کی بینڈیج بھی کر دی ہے۔ اب یہ خطرے سے باہر

ہے"...... سجاول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح سے چیک کرنا تھا۔ کوئی زندہ نہ رہ گیا ہو"...... این ٹی نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی زندہ نہیں ہے۔ میں نے سارا علاقہ چھان مارا ہے"...... سجاول نے کہا۔

"عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کا کچھ پتا چلا"...... این ٹی نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس نے کیا بتایا ہے"...... سجاول نے بندھے ہوئے بلیو سپائیڈر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"اس نے جو بتایا ہے اس کے مطابق عمران صاحب اور ان کے ساتھی ابھی زندہ ہیں لیکن کہاں ہیں اس کا پتا ہمیں خود لگانا ہو گا۔ میرا ان سے ٹرانسمیٹر پر بھی رابطہ نہیں ہوا۔ میرا عمران صاحب سے ملنا یا ان سے بات کرنا بے حد ضروری ہے۔ مجھے عمران صاحب کو بتانا ہے کہ میں لی ہیڈ کوارٹر ٹریس کر چکا ہوں۔ پرائم منسٹر ہاؤس جا کر میں نے میجر راہول کی جگہ لے کر لی ہاگ کے ہیلی کاپٹر کے پیڈ پر ایک ڈیوائس لگا دی تھی۔ جس کے بارے میں لی ہاگ کو کچھ پتہ نہیں چلا تھا اور وہ ہیلی کاپٹر سیدھا اپنے ہیڈ کوارٹر لے گیا تھا گو کہ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اسے ڈیوائس کا پتہ لگ گیا تھا اور اس نے وہ ڈیوائس تباہ کر دی تھی لیکن تب تک مجھے لی ہاگ کے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کا پتہ لگ گیا تھا اب مجھے عمران صاحب کو بتانا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے کہ ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... این ٹی نے کہا۔

"اب عمران صاحب ملیں گے تب ہی آپ انہیں یہ سب بتا پائیں گے۔ کہاں ڈھونڈا جائے انہیں"...... سجاول نے کہا۔

"وہ یہیں کہیں ہی ہیں"...... این ٹی نے وثوق سے کہا۔

"میدان صاف ہے۔ اب ہم انہیں آوازیں دے سکتے ہیں۔ شاید ہماری آوازیں سن کر وہ اپنی کمین گاہوں سے باہر آ جائیں"۔ سجاول نے کہا۔

"ہاں۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے"...... این ٹی نے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"...... سجاول نے بندھے ہوئے بلیو سپائیڈر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آف کر دو"...... این ٹی نے کہا اور اٹھ کر چٹان کی دوسری طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے تڑتڑاہٹ ہوئی اور فضا ایک اذیت ناک چیخ سے گونج اٹھی۔ سجاول نے بلیو سپائیڈر پر برسٹ مار دیا تھا۔

این ٹی کے چھ ساتھی ہلاک ہو چکے تھے۔ اب وہ چار تھے اور ان میں بھی ایک زخمی تھا۔ این ٹی کے کہنے پر سجاول نے زخمی کو اس چٹان کے پاس چھوڑ دیا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے کے لئے آگے بڑھ گئے۔ وہ چیخ چیخ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو آوازیں دے رہے تھے۔ تاریکی اور خاموشی میں ان کی آوازیں دور دور لہراتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں لیکن جواب میں

انہیں کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

وہ پاگلوں کی طرح سے چیختے چلاتے رہے لیکن نہ عمران اور اس کے ساتھی ان کے سامنے آئے اور نہ ہی ان کو جواب میں کوئی آواز سنائی دی۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا این ٹی کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے پھر عمران سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی یہ کوشش بھی لاحاصل ہی رہی۔ اب تو این ٹی کو ایسا ہی لگ رہا تھا کہ بلیو سپائیڈر جو کہہ رہا تھا وہ سچ ہی تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی پہاڑی غار میں چھپے ہوئے تھے اور شدید بمباری میں ہلاک ہو کر وہ پہاڑی کے نیچے ہی دب گئے تھے۔ یہ خیال بے حد روح فرسا تھا اور نہ جانے کیوں این ٹی کو اس خیال کے آنے سے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیا واقعی اب ہم یہاں سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔ اس پہاڑی کے نیچے ہم اس بنکر میں ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے"...... جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ عمران کو اس طرح خراٹے لیتا دیکھ کر ان سب کے چہروں پر پریشانی کے سائے گہرے ہو گئے تھے۔ عمران ان سے لاتعلق ہو کر تب ہی خاموش ہوتا تھا جب اس کے ذہن میں کوئی لائحہ عمل نہ ہوتا تھا۔

عمران جس طرح آنکھیں بند کر کے خراٹے نشر کر رہا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کے پاس بھی پہاڑی ملبے تلے سے نکلنے کی کوئی ترکیب نہیں ہے۔

"اگر ایسا ہوا تو ہماری موت بری بھی ہوگی اور بھیانک بھی"۔ صدیقی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ جہاں عمران صاحب جیسے

انسان کی ریڈی میڈ کھوپڑی ناکام ہو جائے تو وہاں ہم بھلا کہاں تک سوچ سکتے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"میں یہاں پڑا نہیں رہ سکتا۔ مجھے بے بسی کے عالم میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنا منظور نہیں ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا کرو گے تم۔ کیا اس سال بنکر سے تم جادو کے زور سے غائب ہو جاؤ گے"...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

"نہیں۔ میں جادو کے زور سے غائب نہیں ہوں گا۔ ہمیں یہاں عمران نے پھنسایا ہے۔ اب یہی ہمیں یہاں سے باہر نکالے گا۔ ہم سب یہاں مصیبت میں پڑے ہیں اور یہ یہاں پڑا خراٹے نشر کر رہا ہے۔ اٹھاؤ اسے اور اس سے کہو کہ یہ ہمیں سال بنکر اور اس پہاڑی کے ملبے کے نیچے سے نکالے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب سو نہیں رہے۔ یہ سونے کی اداکاری کر رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اداکاری۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یہ خراٹے ضرور نشر کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں یہ بھی جاگ رہے ہیں اور ان کا ذہن بھی۔ ان کی ریڈی میڈ کھوپڑی موجودہ سچویشن سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کر رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو اسے اداکاری کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ خاموش رہ کر بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو اپنی کھوپڑی سے سوچنے کا کام لے سکتا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''میں جاگ کر صرف ایک لڑکی کے بارے میں سوچتا ہوں''۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور ساتھ ہی اس نے دوبارہ خراٹے لینے شروع کر دیئے۔ یہ جملہ کہنے کے لئے اس نے آنکھیں بھی نہیں کھولی تھیں۔

''لڑکی۔ کون ہے وہ''...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''میں اس لڑکی کا نام نہیں لے سکتا ورنہ اس کا بھائی مجھے شوٹ کر دے گا۔ یقین نہیں تو تنویر سے پوچھ لو''...... عمران نے کہا اور تنویر کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس کے اور جولیا کے بارے میں کہہ رہا ہے۔

''فضول باتیں چھوڑو اور آنکھیں کھولو''...... جولیا نے اس کی باتوں کا مطلب سمجھ کر جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور میں تمہارا جھلاہٹ بھرا چہرہ صاف دیکھ سکتا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''پھر وہی بات۔ میں کہہ رہی ہوں آنکھیں کھولو''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''میں بھی کہہ رہا ہوں میری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کہاں کھلی ہیں تمہاری آنکھیں''...... جولیا نے تیز لہجے میں

کہا۔

''اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھو تو تمہیں میرے دل کی آنکھیں کھلی نظر آ جائیں گی''...... عمران نے کہا اور وہ سب اس ٹینشن میں بھی بے اختیار مسکرا دیئے جبکہ جولیا اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمران صاحب۔ پلیز۔ ہم یہاں وقت گزارنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے اور ہم اپنا کام تب ہی پورا کر سکتے ہیں جب ہم یہاں سے نکلیں گے۔ سمال بنکر اور اس پہاڑی کے نیچے سے کیسے نکلنا ہے یہ آپ جانتے ہیں۔ ابھی ہمارے راستے میں اور بھی مشکلات ہیں۔ نہ ہمیں گریٹ پلان کا پتہ ہے اور نہ ہی ہم لی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ جب تک ہم لی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا پتا نہیں چلائیں گے نہ ہم لی ہاگ تک پہنچ سکیں گے اور نہ ہی ہمیں اس کے گریٹ پلان کا کچھ پتا چلے گا''...... صفدر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اور اگر میں تم سب کو اسی سمال بنکر کے ذریعے لی ہیڈ کوارٹر لے جاؤں تو''...... عمران نے اچانک آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی جیسے کوئی زبردست ترکیب سوجھ گئی ہو۔

''کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ باقی سب بھی عمران کی بات پر چونک پڑے۔

''کیا کیسے ہو سکتا ہے''...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہی کہ ہم اس سمال بنکر میں بیٹھے بیٹھے لی ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بالکل ہو سکتا ہے۔ ہمیں اب کسی فورس یا ڈی فورس کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا بلکہ باہر ڈی فورس کے جو افراد موجود ہیں اب وہ خود ہمیں لی ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے اور اس کے لئے لی باگ ان سے کہے گا۔ وہ خود کہے گا"...... عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے۔ کچھ بتائیں تو سہی۔ آخر آپ کے ذہن میں ہے کیا"۔ صفدر نے کہا۔

"بھوسے کے سوا میرے دماغ میں سب کچھ ہے اور یہ وقت بتانے کا نہیں، کچھ کرنے کا ہے۔ فورس ابھی باہر موجود ہے اور ہم اس کی موجودگی کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر فورس ہماری ہلاکت کا یقین کر کے یہاں سے چلی گئی اور پھر ہم شاید کسی بھی طرح لی ہیڈ کوارٹر نہ پہنچ سکیں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری باتیں تم ہی سمجھو۔ جو کرنا ہے جلدی کرو۔ مجھے تو اب یہاں اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"اس طرح منہ بناؤ گی تو میں کچھ بھی نہیں کروں گا"...... عمران نے بھی جواباً منہ بنا کر کہا اور اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔

"عمران"...... اسے آنکھیں بند کرتے دیکھ کر جولیا نے غصیلے

لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری آواز سنائی نہیں دے رہی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور جولیا غرا کر رہ گئی۔

"عمران صاحب۔ پلیز۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی ترکیب ہے تو اس پر عمل کریں۔ ہمیں اب یہاں عجیب سی فیلنگ ہو رہی ہے"   خاور نے کہا۔

"جولیا کہے گی تب میں کچھ کروں گا"...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر کہا۔

"میں نے کہا تو ہے تم سے اور کیسے کہوں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"غصے سے نہیں پیار سے کہو"...... عمران نے کہا۔

"عمران پلیز۔ احمقانہ باتیں مت کرو"...... جولیا نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ جب تک تم پیار سے بات نہیں کرو گی، نہ میں آنکھیں کھولوں گا نہ اٹھوں گا اور نہ ہی کچھ کروں گا"...... عمران نے جیسے دو ٹوک لہجے میں کہا۔

"اب تم فضول میں ضد کر رہے ہو"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جو سمجھو۔ تمہاری مرضی"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نہیں کچھ کرنا تو نہ کرو۔ میں اب تم سے کچھ نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہوں گی“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”او کے۔ پھر سب سے کہہ دو کہ کوئی میری نیند میں خلل نہ ڈالیں“...... عمران نے کہا اور جولیا اس تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

”مس جولیا۔ پلیز۔ آپ عمران صاحب کو جانتی ہیں۔ یہ ضد پکڑ لیں گے تو پھر ہم سب کے لئے مشکل ہو جائے گی“۔ نعمانی نے کہا۔

”تو تم کیا چاہتے ہو۔ میں اس کی منت کروں۔ اس کے پاؤں پکڑوں“...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

”نہیں۔ نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا“...... نعمانی نے بوکھلا کر کہا۔

”یہ خواہ مخواہ ہمیں تنگ کر رہا ہے اور کچھ نہیں۔ مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہمیں واقعی اس سے کوئی بات کرنی ہی نہیں چاہئے“...... تنویر نے کہا۔

”میں تم سے آخری بار پوچھ رہی ہوں کچھ کرنا ہے یا نہیں“۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر غصے سے کہا۔

”مجھ سے پیار اور دھیمی آواز میں کہو کہ عمران پلیز ہمیں یہاں سے نکالو تو شاید میرا دل تمہارے دل کی آواز سن لے ورنہ میں اسی طرح پڑا رہوں گا“...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

”تم سے پیار سے بات کرتی ہے میری جوتی“...... جولیا نے

پیر پٹخ کر کہا۔

”وہ جوتی تم اپنے بھائی کو دکھا دو تو وہ بھی کڑوے کریلے سے شہد جیسی بولی بولنے لگے گا“...... عمران نے کہا۔

”میرے بارے میں کوئی بات کی تو اچھا نہیں ہو گا عمران“۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اسے کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا۔ میں نے کسی بھائی کا نام بھی نہیں لیا اور بھائی خود ہی بول پڑا ہے“...... عمران نے کہا اور تنویر تلملا کر رہ گیا جبکہ باقی ممبران بے اختیار مسکرا دیئے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے جو کرنا ہے وہ ہمیں بتا دیں۔ وہ کام ہم کر لیتے ہیں۔ جتنا وقت ضائع ہو رہا ہے اس سے تو فورس یہاں سے چلی جائے گی“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”مجھ سے درخواست کرنے کے بجائے اپنی عرضی جولیا کو دو۔ میری آنکھیں بند ہیں۔ جولیا کے بولنے کی آواز میں سن لوں گا۔ کسی اور کے بولنے کی مجھے نہ آواز آئے گی اور نہ سمجھ“...... عمران نے اسی طرح سے ڈھیٹ بنتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ عمران پلیز۔ کچھ کرو۔ ہمارا یہاں سے نکلنے کا انتظام کرو۔ اب بس“...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”تم بتاؤ تنویر۔ کیا یہ جولیا کا پیار بھرا لہجہ تھا“...... عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم“...... تنویر نے غرا کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"عمران پلیز۔ یہاں سے نکلو"..... جولیا نے اپنے لہجے میں لچک دکھاتے ہوئے کہا۔

"اب بھی میرے کانوں میں تمہاری میٹھی آواز کا رس نہیں ٹپکا"..... عمران نے کہا اور جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"عمران۔ ہم اس سال بنکر سے نکلنا چاہتے ہیں۔ اٹھو اور ہماری مدد کرو"..... جولیا نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"آواز میں اب بھی مٹھاس نہیں ہے لیکن خیر تمہارے لہجے میں اپنائیت کی جھلک ضرور موجود ہے جو کسی کے دل پر بم گرا سکتی ہے اس لئے اب مجھے واقعی کچھ کرنا ہی پڑے گا"..... عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے اور شرارت بھری نظروں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تنویر نے غصے سے منہ دوسری طرف پھیر گیا۔ جولیا کے چہرے پر بھی غصہ تھا مگر اس نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس نے کوئی اور بات کی تو عمران پھر نخروں پر اتر آئے گا۔

"عمران صاحب۔ آپ کریں گے کیا"..... چوہان نے عمران سے پوچھا۔

"جو کروں گا سب کے سامنے کروں گا۔ تم بھی دیکھ لینا"۔ عمران نے کہا۔ اس نے جیب سے وہی ریموٹ کنٹرول نکالا جس سے اس نے سال بنکر بنایا تھا۔ وہ بنکر کے سامنے والے حصے کی

طرف آ گیا جس طرف غار کا دہانہ تھا۔ اس کے سامنے پتھروں اور چٹانوں کے ٹکڑے تھے جو وزن سے ایک دوسرے میں دھنسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

پتھر چونکہ بے ترتیب تھے اس لئے وہاں جگہ جگہ دراڑیں اور رخنے سے بن گئے تھے۔ عمران نے دوسرے بوٹ کی ایڑی سے ایک ماچس کی ڈبیہ جتنی ڈبیہ نکال لی۔ اس نے ڈبیہ کھولی تو اس میں ماچس کی تیلیوں جیسے چھوٹے چھوٹے راڈز دکھائی دیئے۔ راڈز بے حد چمکدار تھے جیسے سٹین لیس اسٹیل کے بنے ہوئے ہوں۔ ان راڈز کے دونوں طرف کے سرے پھولے ہوئے تھے۔

عمران نے ڈبیہ سے چار راڈ نکالے اور نیچے بیٹھ گیا پھر اس نے ریموٹ کا رخ سال بنکر کے سامنے کر کے ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور باہر پڑے ہوئے چند پتھر لڑھک کر اندر آ گئے جیسے عمران نے بنکر کے اس حصے کا کچھ شیشہ ریموٹ سے ہٹا دیا ہو۔ عمران نے وہ پتھر ایک طرف ہٹا دیئے اور دوبارہ اس خلاء کے قریب آ کر اس نے ایک راڈ اٹھایا اور اس کا ایک سرا دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر زور زور سے رگڑنے لگا۔ دوسرے لمحے انہیں منی راڈ کا وہ حصہ سرخ ہوتا دکھائی دیا۔

عمران نے منی راڈ کا رخ بدلا اور اس کا دوسرا سرا ہتھیلی پر رگڑنے لگا۔ چند لمحوں میں منی راڈ کا دوسرا پھولا ہوا حصہ بھی سرخ ہو گیا۔ جب راڈ کے دونوں سرے سرخ ہو گئے تو عمران نے منی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راڈ کو سامنے خلاء میں پتھروں کے درمیان موجود ایک رخنے میں ڈال دیا اور اسے انگلی سے آگے کی طرف دھکیل دیا۔ پھر اس نے دوسرا منی راڈ اٹھایا اور اس کا سرا ہتھیلی پر رگڑنے لگا۔

عمران نے اس راڈ کے بھی دونوں سروں کو ہتھیلی پر رگڑ رگڑ کر سرخ کیا اور پھر اسے بھی پتھروں میں پھنسا دیا۔ اسی طرح اس نے مزید دو اور منی راڈز کے سروں کو ہتھیلی پر رگڑا اور انہیں سرخ کر کے پتھروں کے درمیان بنے ہوئے رخنوں میں دبا دیا اور پھر اس نے ریموٹ سے سمال بنکر کا سامنے بنا ہوا خلاء ہائکرس ریز سے بند کر دیا۔ وہ سب خاموشی سے عمران کو یہ سب کرتے دیکھ رہے تھے۔

"یہ سب کیا ہے۔ ان منی راڈز کو تم نے اس طرح پتھروں میں کیوں رکھا ہے۔ کیا ہو گا ان سے"...... جولیا سے رہا نہ گیا تو وہ عمران سے پوچھ بیٹھی۔ باقی سب کے چہروں پر بھی تجسس کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ منی راڈز، منی ڈائنا مائٹس ہیں۔ چند لمحوں بعد راڈز زور دار دھماکوں سے پھٹیں گے اور ہمارے اردگرد موجود پتھر غائب ہو جائیں گے اور سمال بنکر پر پڑا ہوا ملبہ بھی اڑ جائے گا اور سمال بنکر اوپن کیا جا سکے گا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ان دھماکوں سے باہر موجود ڈی فورس ضرور چونک پڑے گی۔

ان دھماکوں کی وجہ معلوم کرنے کے لئے وہ اس پہاڑی کی

طرف متوجہ ہو جائیں گے اور اگر انہوں نے یہاں کھدائی کی تو انہیں سمال بنکر ضرور نظر آ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو۔ میرا مطلب ہے وہ یہاں کھدائی کرنے کے لئے نہ آئے تو"...... جولیا نے کہا۔

"میرے پاس ایسے بہت سارے راڈز ہیں۔ میں ان راڈز سے بنکر کے اردگرد دھماکے کرتا رہوں گا۔ ان دھماکوں سے کسی طرف اتنا راستہ ضرور بن جائے گا کہ ہم بنکر کھول کر باہر نکل سکیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ان ڈائنا مائٹس راڈز سے بنکر کو نقصان نہیں پہنچے گا"۔ خاور نے پوچھا۔

"جس سمال بنکر کو ٹرپل سیون میزائل نقصان نہیں پہنچا سکا۔ اسے بھلا منی ڈائنا مائٹس کیا نقصان پہنچائیں گے"...... عمران نے ہنس کر کہا۔

"لیکن آپ نے کہا تھا کہ اس سمال بنکر سمیت لی ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہتے ہیں۔ یہ کیسے ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ایسا تب ہو گا جب ہم ڈی فورس کی نظروں میں آ جائیں"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل خاموش ہو گیا پھر تین منٹ بعد اچانک انہیں زور دار دھماکوں کے ساتھ سامنے آگ کے شعلے پھیلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یکے بعد دیگرے چار دھماکے ہوئے تھے۔ دھماکوں سے سامنے موجود پتھر دھول بن کر اڑ گئے تھے اور انہیں ہر طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈھول ہی ڈھول دکھائی دے رہی تھی۔ عمران کی ریسٹ واچ کا ڈائل روشن تھا۔

اس روشنی میں انہیں ڈھول اڑتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ دیر بعد جب ڈھول کم ہونا شروع ہوئی تو انہیں سامنے کی طرف سے دن کی روشنی دکھائی دینے لگی۔ منی ڈائنا مائٹس راڈ نے سال بنکر پر پڑا ہوا سارا ملبہ تو نہیں ہٹایا تھا لیکن جس حصے سے انہیں دن کی روشنی دکھائی دے رہی تھی وہاں اتنی جگہ ضرور بن گئی تھی کہ سال بنکر کا وہ ایک حصہ کھول کر وہاں سے باہر ضرور نکل سکتے تھے۔

"گڈ شو۔ تم نے آخر کار ہمارے باہر جانے کا راستہ بنا ہی لیا ہے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو عمران"...... جولیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ روشنی دیکھ کر باقی سب کے چہرے بھی مسرت سے کھل اٹھے تھے۔

"سال بنکر کو کھولو تاکہ ہم باہر نکل سکیں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی نہیں۔ انتظار کرو"...... عمران نے کہا۔ اس کی نظریں اس طرف جمی ہوئی تھیں جہاں روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد اسے وہاں چند نیوی کلر لباس والے ڈی فورس کے افراد دکھائی دیئے جو مشین گنیں ہاتھ میں لئے ڈرتے ڈرتے اس طرف آ رہے تھے۔ مسلح افراد کو دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ باقی سب بھی ان افراد کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کیا یہ سال بنکر کو یہاں سے نکالیں گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"انہیں نکالنا تو چاہئے"...... عمران نے کہا۔ مسلح افراد نے شاید سال بنکر دیکھ لیا تھا۔ وہ کافی فاصلے پر رک گئے تھے پھر ایک اور آدمی وہاں آیا اور آگے آ کر غور سے بنکر کو دیکھنے لگا۔

"یہ تو فولادی کنٹینر ہے۔ یہ یہاں کیسے آ گیا"...... اس شخص کی انہیں حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"معلوم نہیں۔ چند لمحے قبل اس طرف دھماکے ہوئے تھے۔ دھماکوں کے بعد ہی ہمیں یہ کنٹینر دکھائی دیا ہے"...... دور کھڑے ایک اور شخص نے کہا۔

عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے ان افراد کی باتیں سن رہے تھے۔ سال بنکر کی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ اس میں موجود افراد باہر کی آوازیں سن سکتے تھے لیکن باہر موجود افراد بنکر کے اندر موجود افراد کی آوازیں نہیں سن سکتے تھے چاہے بنکر میں موجود افراد چیخ و پکار ہی کیوں نہ کر رہے ہوں یا بنکر کی دیواریں پیٹ رہے ہوں۔

"لیکن اس کنٹینر میں ہے کیا اور یہ آیا کہاں سے ہے"...... اس شخص نے کہا۔

"شاید یہ کنٹینر انہی پاکیشیائی ایجنٹوں نے یہاں رکھا ہو اور وہ ہم سے بچنے کے لئے اس میں چھپ گئے ہوں"...... دوسرے آدمی نے قریب آ کر کہا۔

"نہیں۔ اتنا بڑا کنٹینر بھلا وہ لوگ یہاں کیسے لا سکتے ہیں۔ کرنل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کارتھی صاحب نے کہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ، کرنل گھنشام کے ہیلی کاپٹر میں یہاں اترے تھے۔ انہوں نے کرنل گھنشام کو ہلاک کر کے ایک غار میں پھینک دیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے ساتھ ایسا کوئی کنٹینر نہیں تھا اور یہ کنٹینر اتنا بڑا ہے جسے وہ لوگ اٹھا کر تو کیا ہیلی کاپٹر سے لٹکا کر بھی یہاں تک نہیں لا سکتے تھے۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ کنٹینر ضرور یہاں پہلے سے ہی موجود تھا''...... اس آدمی نے کہا۔

''تو کیا ہم اسے یہاں سے نکالیں۔ ہوسکتا ہے مجرم کنٹینر دیکھ کر اس میں ہی چھپ گئے ہوں''...... دوسرے شخص نے کہا۔

''ہوسکتا ہے لیکن اگر وہ لوگ اس کنٹینر میں ہیں تب بھی ان کے زندہ بچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ کنٹینر چاروں طرف سے سیلڈ معلوم ہو رہا ہے اور سیلڈ کنٹینر میں کوئی انسان آکسیجن کے بغیر زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتا''...... اس شخص نے کہا۔

''پھر بھی ہمیں کوئی رسک نہیں لینا چاہئے۔ ہم کنٹینر کو بموں سے تباہ کر سکتے ہیں۔ اگر اس میں کوئی زندہ بھی ہو گا تو مارا جائے گا''...... دوسرے شخص نے کہا۔

''ہاں واقعی وہ خطرناک افراد ہیں۔ ہمیں کنٹینر کو یہاں سے نکالنے کی بجائے اسے تباہ کر دینا چاہئے''...... دوسرے شخص نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس پر ڈبل ہنڈرڈ کے دو بم لگا دو۔ ڈبل ہنڈرڈ

بم سے کنٹینر تباہ ہو جائے گا اور پھر ہم دیکھیں گے کہ اس میں کیا تھا''...... پہلے شخص نے کہا اور اس کا ایک ساتھی سر ہلا کر مڑا اور تیزی سے ایک طرف دوڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش تھے۔ عمران نے لباس کی ایک خفیہ جیب سے ایک کیلکولیٹر جیسا سیل فون نکالا اور اس نے اس سیل فون کے اوپر والے حصے سے یک چھوٹا سا ایریل باہر نکال لیا پھر اس نے سیل فون کے مختلف ن پریس کئے تو سیل فون کا ڈسپلے آن ہو گیا۔

عمران کا انگوٹھا بٹنوں پر مسلسل حرکت کر رہا تھا۔ ڈسپلے پر بے شمار نمبر ابھر آئے تھے پھر عمران نے سیل فون کا ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کیا تو ڈسپلے سے نمبر غائب ہو گئے اور ڈسپلے سکرین چمکنے لگی۔ عمران نے ایریل کا رخ اس شخص کی طرف کر دیا جو کنٹینر سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ اسی لمحے سکرین کا رنگ بدلا تو عمران نے فوراً سرخ رنگ کے بٹن پر انگوٹھا پریس کر دیا۔ اس بار ڈسپلے سکرین پر چند مخصوص نمبر ابھر آئے تھے۔

''بن گیا کام''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا کام۔ اور یہ کیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہ سیل فون نمبر اور ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سرچ کرنے والا سائنسی آلہ ہے۔ اس سے دوسرے سیل فون کے نمبر اور ٹرانسمیٹرز کی فریکوئنسیوں کا پتا لگایا جا سکتا ہے۔ میں نے اس شخص کے پاس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجود اس کے ایک ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی حاصل کی ہے جو اس کی جیب میں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر فریکوئنسی۔ اس سے کیا ہوگا"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم دیکھتے جاؤ بس"...... عمران نے مسکرا کر کہا پھر اس نے اس آلے کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے انہوں نے باہر موجود شخص کی جیب سے تیز سیٹی کی آواز نکلتے سنی۔ وہ آدمی چونک پڑا تھا۔ اس نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"اب تم میں سے کوئی نہیں بولے گا"...... عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے آلہ اپنے منہ کے پاس کیا اور ایک بٹن دبا دیا۔ اسی لمحے انہوں نے باہر موجود شخص کو ٹرانسمیٹر آن کرتے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ باہر موجود آدمی کچھ کہتا، عمران نے فوراً آواز بدل کر بولنا شروع کر دیا۔

"شیکھر۔ شیکھر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ اوور"۔ عمران نے تیز آواز میں کہا اور باہر موجود شخص جو کچھ بولنے ہی لگا تھا یہ آواز سن کر خاموش ہو گیا۔

"دیس لال چند۔ میں تمہاری آواز سن رہا ہوں۔ اوور"۔ عمران نے دوسری آواز میں کہا۔

"میں نے تمہیں ٹائی وان پہاڑیوں میں ہونے والے آپریشن

کے بارے میں بتانے کے لئے کال کی ہے۔ اوور"...... عمران نے پہلی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی اطلاع ملی ہے کہ ٹائی وان پہاڑیوں میں ڈی فورس کا حملہ ہوا ہے اور وہاں شنوائے ہیلی کاپٹر میں بے شمار بلیو سپائیڈرز کو ڈراپ کیا گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے دوسری آواز میں کہا۔

"بیس کیمپ سے میں نے اس سلسلے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ٹائی وان پہاڑیوں میں چند پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ڈی فورس کو وہاں کارروائی کے لئے بھیجا گیا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ڈی فورس نے ان ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں موجود پہاڑیوں کو بھی بموں اور میزائلوں سے تباہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہاں شاید ہی ایسی کوئی پہاڑی موجود ہو جو ڈی فورس نے تباہ نہ کی ہو۔ اوور"...... عمران نے پہلی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ اگر ڈی فورس نے ڈی سکس پہاڑی تباہ کر دی تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی۔ ہم نے ڈی سکس پہاڑی میں وہ سپال بنکر چھپا رکھا ہے جس میں ہارمائیٹ موجود ہے۔ اوور"...... عمران نے دوسری آواز میں کہا اور اس کی بات سن کر باہر موجود شخص بری طرح سے چونک پڑا۔ جیسے وہ ہارمائیٹ کے بارے میں جانتا ہو۔ عمران جس طرح آواز بدل بدل کر باتیں کر رہا تھا باہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجود شخص کو یوں لگ رہا تھا جیسے دو افراد کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی اس کے ٹرانسمیٹر نے کیچ کر لی ہو اور وہ ان دونوں کی باتیں سن رہا ہو اسی لئے وہ خاموش تھا بلکہ اس نے اپنے قریب کھڑے مسلح افراد کو بھی خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا تھا۔

''ہاں۔ مجھے بھی یہی پریشانی ہے۔ ہم بڑی مشکلوں سے وائٹ پرل پاکیشیا سے چوری اور سمگل کر کے یہاں لائے تھے۔ احتیاط کے طور پر ہم نے سمال بنکر جس میں بارمائیٹ موجود ہے ٹائی وان کی ڈی سکس پہاڑی میں چھپا دیا تھا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم کچھ عرصہ خاموش رہیں گے اور پھر کافرستانی حکومت سے وائٹ پرل کے لئے بات کریں گے۔ کافرستان کو وائٹ پرل کی اہمیت کا علم ہے۔ اسی وائٹ پرل کے لئے پاکیشیا میں ہارڈ ماسٹر اور مادام چندرا دیوی گئی تھیں لیکن وہ وائٹ پرل حاصل نہیں کر سکے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

پاکیشیا میں پہاڑی سے وائٹ پرل نکال کر فوجی محاصرے میں سمال بنکر میں دارالحکومت لے جایا جا رہا تھا۔ اس وقت سمال بنکر کی نگرانی کرنے والے افراد کی تعداد بے حد کم تھی۔ موقعے کا فائدہ اٹھا کر ہم نے ان پر حملہ کر دیا تھا اور ہم ٹرک سمال بنکر سمیت خفیہ راستوں سے کافرستان لے آئے تھے۔ جس اثاثے کو ہارڈ ماسٹر اور مادام چندرا دیوی حاصل نہیں کر سکے تھے وہ ہم نے حاصل کر لیا تھا تاکہ ہم وائٹ پرل کافرستان کو دے کر اس کے بدلے کروڑوں

ڈالرز کما سکیں لیکن اب وہاں ڈی فورس نے حملہ کر دیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ان کی بمباری کی زد میں وہ سمال بنکر بھی آ جائے جس میں وائٹ پرل موجود ہے۔ اوور''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ میں نے سمال بنکر چیک کیا تھا۔ وہ بے حد ہارڈ ہے۔ اس پر بموں اور میزائلوں کا کوئی اثر نہیں ہو گا لیکن خدشہ اس بات کا ہے کہ پہاڑی تباہ ہونے کی صورت میں سمال بنکر پہاڑی کے نیچے دفن ہو جائے گا جسے بعد میں نکالنے کے لئے ہمیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اوور''...... عمران نے شیکھر کی آواز میں کہا۔

''مجھے تو اس بات کا ڈر ہے کہ سمال بنکر کہیں ڈی فورس والوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ ڈی فورس لی ہاگ ایجنسی کے تحت کام کرتی ہے۔ اگر لی ہاگ کو پتا چل گیا کہ سمال بنکر میں وائٹ پرل ہے تو وہ اسے وہاں سے فوراً اٹھوا لے گا اور پھر ہماری ساری محنت اکارت جائے گی۔ کافرستان کو مفت میں ہی وائٹ پرل مل جائے گا اور ہم یہاں ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ اوور''...... عمران نے پہلی آواز میں کہا اور ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا۔ وہ غور سے باہر کھڑے شخص کے چہرے کا اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔ اس شخص کے چہرے پر حیرت کے ساتھ مسرت کے بھی تاثرات نمایاں ہو رہے تھے اور وہ بار بار سمال بنکر کی طرف دیکھ رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"پھر تم بتاؤ کیا کرنا ہے۔ اوور"..... عمران نے شیکھر کی آواز میں کہا۔

"فی الحال خاموش رہنے کے سوا ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے ہم ڈی فورس کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے۔ بس تم دعا کرو کہ ڈی فورس جلد سے جلد ٹائی وان پہاڑیوں سے نکل جائے اور انہیں سال بنکر کا پتا نہ چلے۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ واقعی اب ڈی فورس کے جانے تک کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ او کے۔ میں پھر تم سے رابطہ کروں گا۔ اوور اینڈ آل"..... عمران نے پہلی آواز میں کہا اور اس نے ساتھ ہی ایک بٹن پریس کر کے آلے کو آف کر دیا۔

"ویری گڈ عمران صاحب۔ آپ نے واقعی زبردست چال چلی ہے۔ دو آدمیوں کی آوازوں سے آپ نے اس شخص کو ایسا تاثر دیا ہے جیسے دو سمگلر آپس میں باتیں کر رہے ہوں اور ان کی کال اس آدمی کے ٹرانسمیٹر میں چیک ہو گئی ہو۔ ویری گڈ۔ ریئلی ویری گڈ۔ آپ واقعی جینئیس ہیں۔ ہنڈرڈ پرسنٹ جینئیس"..... عمران کو آلہ آف کرتے دیکھ کر صفدر نے عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

باقی سب بھی عمران کی ذہانت کی تعریف کرنے لگے جس نے واقعی بڑی مہارت، چالاکی اور ذہانت سے باہر موجود ڈی فورس کے بلیو سپائیڈر کی نہ صرف سائنسی آلے سے فریکوئنسی حاصل کر لی تھی بلکہ اس کے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے دو مختلف آوازوں سے اسے احمق

بھی بنا دیا تھا اور وہ شخص یہی سمجھ رہا تھا کہ اس نے دو دوسرے ٹرانسمیٹر کی کالیں سنی ہیں۔ اسی لمحے ایک بلیو سپائیڈر بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں دو جدید ساخت کے بم تھے۔

"میں ڈبل ہنڈرڈ بم لے آیا ہوں۔ یہ دو بم اس کنٹینر کو اڑانے کے لئے کافی ہوں گے"..... اس شخص نے کہا۔

"یہ کنٹینر نہیں سال بنکر ہے احمق"..... اس شخص نے کہا جس نے ٹرانسمیٹر کال سنی تھی۔

"سال بنکر۔ میں سمجھا نہیں"..... اس شخص نے کہا جو ڈبل ہنڈرڈ بم لایا تھا۔

"تم کچھ نہ ہی سمجھو تو بہتر ہے"..... ٹرانسمیٹر کال سننے والے نے کہا۔

"تو کیا اس کنٹینر۔ میرا مطلب ہے سال بنکر کو تباہ نہیں کرنا"۔ بم والے شخص نے کہا۔

"نہیں۔ اس سال بنکر میں مجرم نہیں ہیں۔ اس میں ایک قیمتی چیز ہے۔ بہت قیمتی چیز"..... اس نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا پھر اس نے اپنے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ایک بٹن دبایا اور دوسری طرف کال دینے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پربھاکر کالنگ فرام ٹائی وان ایریا۔ ہیلو۔ ہیلو۔ اوور"..... اس نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔ اب وہ سال بنکر کے خاصا نزدیک آ گیا تھا اور کال دیتے ہوئے جگہ جگہ سے سال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بنکر کو چھو کر چیک کر رہا تھا۔

"یس۔ کرنل کارتھی اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد انہوں نے ایک بھاری آواز سنی۔

"میجر پر بھارکر بول رہا ہوں جناب۔ آپ کو ایک اہم اطلاع دینی ہے۔ اوور"...... اس شخص نے کہا جس کا نام پر بھارکر تھا۔

"کیسی اطلاع۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل کارتھی نے پوچھا۔

"نائی وان کی ایک پہاڑی میں ہمیں ایک سال بنکر ملا ہے جناب۔ بنکر ہارڈ اور سیلڈ ہے۔ اوور"...... پر بھارکر نے کہا۔

"سال بنکر۔ کیا مطلب۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل کارتھی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"جی ہاں جناب۔ ہم نے آپ کے جانے کے بعد مزید چند پہاڑیوں کو تباہ کیا تھا پھر ہم نے فائرنگ بند کر دی تھی اور مجرموں کی لاشوں کی تلاش کے لئے سرچنگ آپریشن کر رہے تھے کہ اچانک ایک پہاڑی میں زور دار دھماکے ہونا شروع ہو گئے۔ ان دھماکوں سے ہم اس پہاڑی کی طرف متوجہ ہو گئے۔ زور دار دھماکوں نے پہاڑی کا اگلا حصہ بری طرح سے تباہ کر دیا تھا۔ ہم یہی سمجھے تھے کہ پاکیشائی ایجنٹ وہاں چھپے ہوئے ہیں اور انہوں نے ہی دھماکے کئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے پہاڑی کو گھیرے میں لے لیا۔ ہم پہاڑی میں ہونے والے دھماکوں کا جائزہ لے رہے تھے کہ

ہمیں ملبے میں ایک بہت بڑا کنٹینر دکھائی دیا جو روشنی میں چمک رہا تھا۔ پہلے تو ہم اس کنٹینر کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ ہمیں پہاڑی کے نیچے اس کنٹینر کے ہونے کا مقصد سمجھ میں نہیں آ رہا تھا پھر ہمیں خیال گزرا کہ کہیں اس کنٹینر میں پاکیشائی ایجنٹ نہ چھپے ہوئے ہوں اس لئے ہم نے اس کنٹینر کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن ابھی ہم کنٹینر تباہ کرنے کا پروگرام بنا ہی رہے تھے کہ اچانک میرے پاس موجود جی ون ٹرانسمیٹر کی سیٹی بجنے لگی۔ میں سمجھا کہ رپورٹ کے لئے آپ نے کال کی ہو گی۔ میں نے ٹرانسمیٹر آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے آپ کی بجائے مجھے ایک انجانی آواز سنائی دی۔ پھر دوسری آواز سن کر میں خاموش ہو گیا۔ کال میرے ٹرانسمیٹر پر نہیں کی گئی تھی۔ وہ کال دوسرے دو ٹرانسمیٹر پر کی جا رہی تھی جن میں سے کسی ایک ٹرانسمیٹر کی کال میرے ٹرانسمیٹر نے کیچ کر لی تھی۔ اوور"...... پر بھارکر نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر جن دو سمگلروں کی گفتگو سنی تھی۔ وہ حرف بہ حرف دوہرانی شروع کر دی۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے دونوں کی باتیں سن رہے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ سمگلروں کے ذریعے ہی سہی وائٹ پرل آخر کار کافرستان پہنچ ہی گیا ہے جسے لانے میں ہارڈ ماسٹر اور چندرا دیوی ناکام ہو گئے تھے۔ اوور"...... ساری تفصیل سن کر دوسری طرف سے کرنل کارتھی کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''جی ہاں جناب۔ مادام چندرا دیوی میری کزن تھی۔ اس نے جانے سے قبل مجھے بتایا تھا کہ وہ اور ہارڈ ماسٹر پاکیشیا جا رہے ہیں۔ وہاں وائٹ پرل یا ہارمائیٹ کی شکل میں ایک بہت بڑا خزانہ دفن ہے جو اگر کافرستان آ جائے تو کافرستان کا دفاع ناقابل تسخیر ہو سکتا ہے۔ ہارمائیٹ کے اگر عام انسانوں کو انجکشن لگا دیئے جائیں تو ایٹمی وار میں ان پر کسی تابکاری کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ اسی لئے جب ان سمگلروں نے ہارمائیٹ کا نام لیا تو میں چونک پڑا تھا۔ اوور''...... پربھارکر نے کہا۔

''اب وہ کنٹینر۔ میرا مطلب ہے سال بنکر کہاں ہے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے کرنل کارتھی نے پوچھا۔

''میرے سامنے ہی ہے جناب۔ آدھے سے زیادہ ملبے میں دھنسا ہوا ہے۔ اوور''...... پربھارکر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ اسے فوراً باہر نکالو۔ میں ایک شنوائے ہیلی کاپٹر بھیج رہا ہوں۔ تم سب مل کر سال بنکر کو ہیلی کاپٹر میں رکھوا دینا۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں۔ وائٹ پرل کا سن کر وہ بے حد خوش ہوں گے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کرنل کارتھی نے کہا اور عمران کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ آ گئی۔

''ٹھیک ہے جناب۔ آپ ہیلی کاپٹر بھیج دیں۔ تب تک میں ملبے سے بنکر نکلوا لوں گا۔ اوور''...... پربھارکر نے کہا۔

''ان مجرموں کا کچھ پتا چلا۔ اوور''...... کرنل کارتھی نے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ ہم نے ہر جگہ چھان ماری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میزائلوں سے ہم نے جو پہاڑیاں تباہ کی ہیں۔ وہ سب انہی پہاڑیوں میں ہی دفن ہو گئے ہیں۔ اوور''...... پربھارکر نے پریقین لہجے میں کہا اور ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں ابھر آئیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاکیشیا کے پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ میں اس وقت خاصی گہما گہمی تھی۔ پریذیڈنٹ صاحب نے ایک ہنگامی کال کی تھی جس میں پاکیشیا کے حکومتی نمائندوں سمیت تمام سیاسی شخصیات، اکانومسٹ، میڈیا کے نمائندوں سمیت کئی بیورو اور ٹیکنو کریٹس کو بھی بلایا گیا تھا۔ اس ہنگامی میٹنگ کا ایجنڈا ہیون ویلی رکھا گیا تھا۔

ان دنوں کافرستان سے ہیون ویلی کے حوالے سے بے حد اہمیت کے حامل بیانات آ رہے تھے۔ کافرستان کا رویہ ہیون ویلی کے حوالے سے بے حد نرم اور مثبت تھا۔ کافرستان ان دنوں ایسے بیانات دے رہا تھا جس سے لگتا تھا کہ کافرستان، ہیون ویلی والوں کو آخر کار ان کا حق دینے کے لئے آمادہ ہو گیا تھا۔ اس سلسلے میں کافرستانی حکام نے پاکیشیائی نمائندوں سے بھی بات کی تھی اور کافرستان جو ہیون ویلی کے سلسلے میں بات کرنے کے لئے ثالث

کے طور پر کسی ملک کو ساتھ ملانے کے لئے رضامند ہی نہیں ہوتا تھا۔ اب خود ہی دوسرے ممالک سے رابطہ کر رہا تھا بلکہ خاص طور پر اقوام متحدہ سے کافرستان بار بار اپیل کر رہا تھا کہ اس معاملے کو اب زیادہ طول نہ دیا جائے اور جلد سے جلد ایک ایسی انٹرنیشنل کانفرنس بلائی جائے جس میں ہیون ویلی کے تحریک آزادی کے نمائندوں سمیت پوری دنیا کے مندوبین اور خاص طور پر دنیا کے میڈیا کے نمائندوں کو بلایا جائے اور اس انٹرنیشنل کانفرنس میں ہیون ویلی کا مسئلہ حتمی طور پر حل کر دیا جائے۔ کافرستان کا کہنا تھا کہ وہ یہ حق ہیون ویلی والوں کے نمائندوں کو دینا چاہتا ہے کہ وہ اپنی صوابدید پر فیصلہ کریں کہ خود ارادیت کے طور پر وہ کیا چاہتے ہیں۔ کیا وہ پاکیشیا سے الحاق چاہتے ہیں یا کافرستان سے یا پھر وہ ہیون ویلی کو ایک الگ اور خود مختار ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں کافرستان میں ہیون ویلی کے اہم نمائندوں سے بھی کئی اہم میٹنگز کی گئی تھیں۔ ان میٹنگز میں پاکیشیا کے نمائندوں کو بھی بلایا گیا تھا جن میں وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان سمیت دیگر اہم شخصیات نے بھی شرکت کی تھی۔

ان میٹنگز سے پاکیشیائی اور ہیون ویلی کے نمائندوں کو یہ یقین دلایا گیا تھا کہ کافرستان اس معاملے کو انتہائی سیریس لے رہا ہے۔ اس میں کافرستان کی کوئی چال، ان کا کوئی مفاد اور ان کی طرف سے کوئی دھوکہ دہی والی بات نہیں ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کافرستان بار بار انٹرنیشنل کانفرنس بلانے پر ہی زور دے رہا تھا جس کے لئے پاکیشائی اور ہیون ویلی کے نمائندے نیم رضامند ہوگئے تھے۔ پاکیشیا کا اصرار تھا کہ اگر کافرستان انٹرنیشنل کانفرنس بلانے کا خواہاں ہے تو انٹرنیشنل کانفرنس اقوام متحدہ کے مرکزی دفتر جنیوا میں منعقد کرائی جائے جس میں ہیون ویلی کے عوامی نمائندوں سمیت پوری دنیا کی اہم شخصیات کو بلایا جائے گا لیکن اس سلسلے میں کافرستان ہٹ دھرمی سے کام لے رہا تھا۔

کافرستان انٹرنیشنل کانفرنس کافرستان میں ہی منعقد کرانا چاہتا تھا۔ کاز کے طور پر کافرستان اسے سیکورٹی رسک کا بھی نام دے رہا تھا اور یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ کافرستان کی خواہش ہے کہ یہ تاریخی فیصلہ کافرستان میں ہی کیا جائے۔

ہیون ویلی سے ابتدائی طور پر چند فوجی دستوں کو بھی نکال لیا گیا تھا جس سے ہیون ویلی میں خوشی کی لہریں دوڑ گئی تھیں اور عوامی نمائندوں نے انہیں جو امید دلائی تھی اب ہیون ویلی کے باشندوں کو اپنی دلی مراد پوری ہوتی نظر آ رہی تھی اور انہیں باور کرا دیا گیا تھا کہ بہت جلد ہیون ویلی میں آزادی کا سورج روشن ہو گا جس سے ان پر چھائے ظلم و ستم کے بادل چھٹ جائیں گے اور وہ آزاد پرندوں کی طرح کھلی فضاؤں میں سانس لے سکیں گے۔

پاکیشیا کی خوشیاں اور امنگیں چونکہ ہیون ویلی والوں کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں اس لئے پاکیشیا اس معاملے کو اور زیادہ طول نہیں

دینا چاہتا تھا۔ پاکیشیا کے حکومتی نمائندوں اور عوام کو ہیون ویلی والوں کی خوشیاں عزیز تھیں اس لئے آج پاکیشیا کے پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ میں پریذیڈنٹ صاحب نے میٹنگ بلا لی تھی کہ کافرستان کو انٹرنیشنل کانفرنس کافرستان میں بلانے کی اجازت دی جائے یا ان پر بھی دباؤ ڈالا جائے کہ یہ کانفرنس جنیوا میں اقوام متحدہ کے مرکزی دفتر میں منعقد کی جائے۔

کانفرنس ہال میں تمام مندوبین پہنچ چکے تھے۔ میڈیا والوں کی بھی وہاں کوئی کمی نہیں تھی۔ اس کانفرنس میں تمام سیاسی نمائندے موجود تھے۔ ان سب کی چونکہ ہیون ویلی والوں کے لئے دلی ہمدردیاں تھیں اس لئے وہ سب سیاسی اختلافات بھلا کر اور سیاست سے بالاتر ہوکر یہاں پہنچے تھے۔

صدر مملکت کے ہال میں آتے ہی تمام افراد اپنی اپنی نشستوں پر ان کے احترام میں کھڑے ہوگئے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے ہال میں موجود حاضرین اور گھروں میں موجود ٹی وی چینلز کے ناظرین کو سلام کیا اور اپنی مخصوص نشست پر براجمان ہو گئے۔ میٹنگ کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے کیا گیا اور پھر قاری صاحب نے تلاوت کا باقاعدہ ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد میٹنگ کا آغاز کر دیا گیا۔

پریذیڈنٹ صاحب نے حاضرین کے سامنے تمام صورتحال رکھتے ہوئے انہیں کافرستان میں ہونے والے پاکیشائی نمائندوں کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میٹنگ پر بھی بریف کیا اور پھر انہوں نے حاضرین کو باقاعدہ مباحثے کی اجازت دے دی۔

"جناب صدر۔ کیا آپ اس بات پر یقین کرتے ہیں کہ ہیون ویلی کو آزادی کا حق دینے کا فیصلہ کافرستان کا حتمی فیصلہ ہے"۔ سیاسی جماعت کے ایک مخالف لیڈر نے صدر مملکت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کافرستان نے اب تک پاکیشیائی نمائندوں سے جو بات چیت کی ہے اس حوالے سے دیکھا جائے تو اس بار کافرستان اس معاملے میں انتہائی سنجیدہ نظر آتا ہے۔ صرف پاکیشیائی نمائندوں سے ہی نہیں کافرستان نے اس مسئلے کے حل کے لئے اقوام متحدہ سمیت کئی ممالک سے بھی مشورہ کیا تھا۔ میری اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری اور دوسرے ممالک کے سربراہوں سے بھی بات ہوئی تھی۔ کافرستان ان سب سے باقاعدہ رابطے میں ہے اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کافرستان اس ایشو کے لئے واقعی سنجیدہ ہے"۔ پریذیڈنٹ صاحب نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"ہیون ویلی کا ایشو پچھلی چھ دہائیوں سے چلا آ رہا ہے۔ ہماری انتہائی کوششوں کے باوجود کافرستان ہماری ایک نہیں سنتا تھا۔ ہیون ویلی پر اس کا مکمل ہولڈ تھا۔ کافرستانی فوج وہاں دھڑلے سے موجود تھی اور اپنی من مانیاں کر رہی تھی پھر اب ایسا کیا ہو گیا ہے کہ کافرستان اس ایشو کو جلد سے جلد ختم کرنا چاہ رہا ہے۔ نہ صرف

ہیون ویلی سے کافرستانی فوج کا انخلاء کیا جا رہا ہے بلکہ ہیون ویلی کے باشندوں کو ان کا خود ارادیت کا حق بھی دیا جا رہا ہے"...... ایک اور سیاسی لیڈر نے نکتہ اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے شاید ہماری کوششیں اور ہیون ویلی والوں کے شہیدوں کا خون رنگ لا رہا ہے پھر ہم نے بین الاقوامی طور پر بھی اس ایشو کو پوری دنیا کے سامنے عیاں کر رکھا ہے اور ہیون ویلی کے باشندوں پر کافرستانی فوج کے ظلم و ستم اور بربریت کے فوٹیج دنیا کے سامنے پیش کئے جس پر کئی ممالک نے خفیہ طور پر ہیون ویلی میں جا کر تحقیقات کیں تب انہیں یقین ہوا کہ ہم غلط نہیں ہیں اور ہیون ویلی کے لئے ہم جو آواز بلند کرتے ہیں وہ حق اور سچ کی آواز تھی جس پر ان ممالک نے کھل کر ہماری حمایت کرنی شروع کر دی تھی اور انہوں نے باقاعدہ کافرستان پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تھا۔ بین الاقوامی دباؤ سے کافرستان کے امن مشن پر ہر طرف سے انگلیاں اٹھائی جا رہی تھیں اور جب بین الاقوامی دباؤ بڑھتا ہے تو ظاہر ہے اس کے ردعمل کے طور پر کچھ تو سامنے آتا ہے۔ ہماری کوششوں اور عالمی دباؤ نے کافرستان کو مجبور کر دیا تھا اور کوئی تنازع حل ہو یا نہ ہو لیکن ہیون ویلی کا مسئلہ ضرور حل کر دیا جائے تاکہ ان پر بڑھتا ہوا عالمی دباؤ ختم ہو جائے"...... صدر مملکت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ہیون ویلی کی تحریک آزادی کے نمائندگان سے بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بات کی ہو گی۔ وہ کیا کہتے ہیں کیا وہ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ کافرستان اس مسئلے کو حقیقی طور پر حل کرنے کے لئے سنجیدہ ہے''...... ایک سینئر جرنلسٹ نے سوال کیا۔

''تحریک آزادی کے نمائندگان ہر طرح سے مطمئن ہیں۔ کافرستان انہیں ہر طرح کی آزادی دینے کا یقین دلا رہا ہے البتہ بعض سیاسی عناصر انہیں ڈھکے چھپے لفظوں میں کافرستان سے الحاق کرنے کا کہہ رہے ہیں۔ ان عناصر کا تحریک آزادی کے نمائندگان کو ورغلانے کا مقصد کوئی بھی ہو لیکن ان کے بیانات اور ان کے انداز سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ جلد، بہت جلد ہیون ویلی میں آزادی کا ایک نیا سورج طلوع ہونے والا ہے''...... صدر مملکت نے کہا۔

''ہیون ویلی میں حالات جاننے کے لئے ہمارے اپنے ذرائع بھی ہیں جناب صدر۔ ہمارے نوٹس میں آیا ہے کہ ہیون ویلی میں جہاں خود ارادیت اور آزادی کی باتیں کی جا رہی ہیں وہاں چند مخصوص ٹولے اس بات کا بھی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ انٹرنیشنل کانفرنس جسے آزادی کانفرنس کا نام دیا گیا ہے اس میں یہ اعلان کیا جائے گا کہ ہیون ویلی کو کافرستان کا حصہ بنایا جائے اور ہیون ویلی کی ترقی کے لئے وہاں بے شمار انڈسٹریاں بھی لگائی جائیں گی اور کافرستان کی تمام مراعات بھی ہیون ویلی کو حاصل ہو جائیں گی۔ اس سلسلے میں تحریک آزادی کے چند لیڈر بھی ڈھکے چھپے لفظوں میں

ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق کرنے کا کہہ رہے ہیں''...... اسی جرنلسٹ نے کہا جس نے صدر مملکت سے سوال کیا تھا۔

''دنیا کے ہر ملک میں اچھے اور برے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ سیاسی پارٹیوں کا بھی اس میں برابر کا ہاتھ ہوتا ہے۔ کچھ مثبت انداز میں سوچتے ہیں اور کچھ منفی انداز میں۔ مگر ہمیں اس بات کی فکر نہیں ہے''...... صدر مملکت نے کہا۔

''جناب صدر۔ ہیون ویلی کے عوامی نمائندوں نے کیا آپ کو یہ عندیہ دیا ہے کہ وہ پاکیشیا سے الحاق چاہتے ہیں''...... ایک غیر ملکی جرنلسٹ نے سوال کیا۔

''نہیں۔ اس سلسلے میں نہ انہوں نے ہم سے بات کی ہے اور نہ ہم نے ان سے۔ ہماری شروع سے ہی یہی خواہش تھی اور ہے کہ ہیون ویلی کو خود مختاری دی جائے۔ انہیں خود ارادیت کا حق دیا جائے۔ وہ پاکیشیا سے الحاق کریں یا کافرستان سے یا پھر وہ الگ خود مختار ریاست قیام میں لائیں۔ یہ ان کی خواہش اور ان کے جذبات پر منحصر ہے۔ ہمارے لئے یہی خوشی کی بات ہے کہ خدا خدا کر کے کفر ٹوٹا اور کافرستان، ہیون ویلی کے عوام کو آزادی کانفرنس کی میز تک لانے کے لئے راضی ہوا''...... صدر مملکت نے کہا۔

''اگر ہیون ویلی کے عوام نے کافرستان سے الحاق کا اعلان کر دیا تو آپ کا ردعمل کیا ہو گا جناب صدر''...... ایک کافرستانی نمائندے نے کہا جو خصوصی طور پر اس کانفرنس میں شریک ہوا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اگر ہیون ویلی والوں کی خواہش ہو گی۔ ان پر کوئی دباؤ نہیں ہو گا اور وہ کافرستان سے الحاق کر کے آزاد اور خود مختار رہیں گے تو ہمیں بھلا اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ جب ہمیں اعتراض نہیں ہو گا تو کسی ردعمل کا سوال ہی نہیں اٹھتا"...... صدر مملکت نے ذہانت اور بردباری سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ درست ہے کہ ہم ہیون ویلی کے عوام کی خوشی چاہتے ہیں۔ انہیں ظلم و ستم اور تکلیفوں سے نجات مل جائے اور وہ چین اور سکون کی زندگی بسر کریں لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ کافرستان انٹرنیشنل آزادی کانفرنس کافرستان میں ہی کرانے پر کیوں بضد ہے۔ کیا اس کے پیچھے کافرستان کا کوئی خاص پلان ہے یا کافرستان ہیون ویلی اور دنیا کے دیگر نمائندوں کے سامنے کوئی نیا کھیل کھیلنا چاہتا ہے تاکہ ان کا بھرم بھی بنا رہے اور ہیون ویلی پکے ہوئے پھل کی طرح ان کی جھولی میں آ گرے"...... ایک بزرگ سیاست دان نے کہا۔

"میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"...... صدر مملکت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہری بات ہے جناب صدر۔ کافرستان اگر آزادی کانفرنس اپنے ملک میں کرائے گا تو وہ کافرستان میں اپنے منتخب نمائندوں کو ہی بلائے گا۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ کافرستان کے رنگ میں رنگ جائیں اور انہی کی بولی بولیں۔ ہیون ویلی کے نمائندوں کو بھی کسی دباؤ میں رکھ کر ان سے اپنی مرضی کا بیان لیا جا سکتا ہے"۔

بزرگ سیاست دان نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ میری اب تک کافرستانی حکام، ہیون ویلی کے نمائندوں اور دوسرے ممالک کے سربراہان سے جو بات چیت ہوئی ہے ان سب کے کہنے کے مطابق آزادی کانفرنس میں بولنے کا موقع سب کو دیا جائے گا لیکن آخر فیصلہ ہیون ویلی کے مخصوص نمائندے ہی کریں گے۔ ان کا فیصلہ حتمی ہو گا اور جہاں تک آپ اور ہم جانتے ہیں۔ ہیون ویلی کے سرفروش نمائندے جھکنے اور بکنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ ان کی اپنی یا ان کے خاندان کی زندگیاں بھی خطرے میں ہوں گی تب بھی وہ آزادی کانفرنس میں نہیں ہچکچائیں گے۔ وہ سب وہی فیصلہ سنائیں گے جو ان کے دل کا فیصلہ ہو گا اور ان کے عوام کا فیصلہ ہو گا"...... صدر مملکت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان آزادی کانفرنس کب بلائے گا"...... میڈیا کے ایک جرنلسٹ نے پوچھا۔

"اس سلسلے میں کافرستان نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سمیت دیگر ممالک سے بھی بات کی تھی۔ ہم سے زیادہ کافرستانی آزادی کانفرنس کی تاریخ لینے کے لئے بے چین ہیں۔ آزادی کانفرنس کی تاریخ لینے کی ذمہ داری کافرستان نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے کاندھوں پر ڈال رکھی ہے جس کے لئے وہ تمام ممالک سے رابطوں میں بھی ہیں اور انہوں نے مجھے بھی کال کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے مشورہ کیا تھا۔ میں نے اسی لئے ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے تاکہ آپ سب کو اعتماد میں لیا جائے۔ آپ سے صلاح مشورے کئے جائیں اور پھر ہیون ویلی کی آزادی کے لئے آزادی کانفرنس کے انعقاد کے لئے حتمی تاریخ مقرر کر دی جائے''...... صدر مملکت نے کہا۔

''کیا انہوں نے کوئی تاریخ دی ہے''...... ایک حکومتی نمائندے نے پوچھا۔

''ہاں۔ کافرستان اگلے ماہ کی دس تاریخ تک آزادی کانفرنس کا انعقاد چاہتا ہے۔ اگر ہم اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو ہاں کہہ دیں تو اگلے ماہ کی دس تاریخ ہیون ویلی کے عوام کی زندگیوں میں خوشیوں کے رنگ بھر سکتی ہے لیکن اگر ہم چاہیں تو اس تاریخ کو آگے پیچھے بھی کر سکتے ہیں۔ دوسرے ممالک سے زیادہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری ہماری بتائی ہوئی تاریخ کو ترجیح دینے کے لئے تیار ہیں''...... صدر مملکت نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو اگلے ماہ کی دس تاریخ کیوں۔ آزادی کانفرنس اس ماہ کی دس تاریخ کو بھی شروع کی جا سکتی ہے۔ آج یکم ہے اور اگلے نو روز تک کافرستان کانفرنس کے انعقاد کی تیاری کر سکتا ہے''...... ایک نامور سیاسی لیڈر نے کہا جو پاکیشیا کے اپوزیشن لیڈر بھی تھے۔

''ٹھیک ہے۔ آپ اس سلسلے میں صلاح مشورے کریں پھر ایک

حتمی تاریخ کے بارے میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو بتا دیا جائے گا''...... صدر نے کہا اور پھر کانفرنس ہال جیسے مچھلی منڈی بن گیا۔ تمام افراد مختلف تاریخوں کے حوالے سے بات کرنا شروع ہو گئے۔ تاریخوں اور ماہ کے حوالے سے نئی نئی اور پرانی روایات پر بحث کر کے وہ مختلف تاریخوں کی باتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے بہت سے افراد صدر مملکت سے ہیون ویلی کے سلسلے میں سوالات بھی کر رہے تھے اور صدر مملکت ان کے سوالوں کے بڑی بردباری اور باوقارانہ انداز میں جواب بھی دے رہے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لی ہاگ تیز تیز چلتا ہوا ایک لفٹ کے پاس آیا اور اس نے دیوار کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد مترنم گھنٹی بجی اور اس کے سامنے ایک لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔

لفٹ میں سیاہ وردی میں ملبوس ایک نوجوان موجود تھا جس کے کاندھوں پر سیاہ رنگ کا ٹکڑا بنا ہوا تھا۔ اس نے لی ہاگ کو دیکھ کر اٹن شن ہوتے ہوئے اسے فوراً سیلوٹ کیا اور لی ہاگ خفیف سے انداز میں سر ہلا کر لفٹ میں آ گیا۔

"سیکنڈ فلور"...... لی ہاگ نے کہا تو لفٹ آپریٹر نے ہاتھ بڑھا کر سیکنڈ فلور کا بٹن پریس کر دیا۔ لفٹ کا دروازہ بند ہوا۔ لفٹ کو خفیف سا جھٹکا لگا اور لفٹ نیچے بیٹھنے لگی پھر لفٹ کو ایک اور جھٹکا لگا اور لفٹ رک گئی۔ سامنے دروازہ کھلا اور لی ہاگ لفٹ سے نکل کر

باہر آ گیا۔ لفٹ کے باہر کرنل کارتھی اور چند سیاہ وردیوں میں ملبوس بلیک سپائیڈرز موجود تھے۔ لی ہاگ کو دیکھ کر ان سب کی ایڑیاں بج اٹھیں۔

"کہاں ہے سمال بنکر"...... لی ہاگ نے کرنل کارتھی سے پوچھا۔

"میں نے اسے مرکزی ہال میں رکھوا دیا ہے جناب"...... کرنل کارتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم بتاؤ وکرم۔ کیا تم نے بنکر کی تمام چیکنگ کر لی ہے"۔ لی ہاگ نے کرنل کارتھی کے ساتھ کھڑے ایک نوجوان سے پوچھا جو لی ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم کا انچارج تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"یس چیف۔ میں نے سائنسی آلات کی مدد سے بنکر کی مکمل چیکنگ کی ہے۔ بنکر میں مجھے کسی خطرناک مواد کے موجود ہونے کا کاشن نہیں ملا۔ میں نے بنکر کا ایکسرے مشین سے بھی جائزہ لیا تھا لیکن مجھے بنکر میں کسی بھی چیز کے ہونے کی تصویر نہیں ملی ہے"...... وکرم نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ بنکر خالی ہے"...... لی ہاگ نے چونک کر کہا اور ان دونوں کے ساتھ آگے بڑھنے لگا۔ چار مسلح افراد فوراً ان کے عقب میں آ گئے۔

"نو چیف۔ بنکر میں کچھ ہے۔ بنکر وزنی بھی ہے اور اس کے اندر سموکل ریز سے کچھ موجود ہونے کا ثبوت بھی مل رہا ہے لیکن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اندر کیا ہے اس کی واضح شکل کا پتہ نہیں چل رہا۔ اندر شاید روشنی ہے اس لئے ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں سے بھی کوئی تصویر نہیں آ رہی ہے“...... وکرم نے کہا۔

”اگر بنکر میں واقعی ہارمائیٹ ہے تو پھر واقعی کسی ریز سے اس کی تصویر بنانا مشکل ہے۔ ہارمائیٹ پرل کی شکل میں ہوتا ہے جس کی تیز چمک کوئی تصویر بنانے نہیں دیتی“...... لی ہاگ نے کہا۔

”مجھے یقین ہے جناب کہ سال بنکر میں ہارمائیٹ ہی موجود ہے۔ اس بنکر کی مخصوص ساخت اور ان سمگلروں کی آپس میں بات چیت جو پربھارکر نے خود سنی تھی، وہ غلط نہیں ہو سکتی“...... کرنل کارتھی نے کہا۔

”احمقانہ باتیں مت کرو کرنل کارتھی۔ جس وائٹ پرل کو ہارڈ ماسٹر اور مادام چندرا دیوی حاصل کرنے میں ناکام رہے تھے وہی وائٹ پرل سمگلروں کے ہاتھ لگ گیا تھا اور وہ اسے آسانی سے کافرستان بھی لے آئے تھے۔ کیا یہ سب اتنا آسان ہے۔ وائٹ پرل سوئی جتنا باریک نہیں ہے جسے جیب میں ڈال کر لایا جا سکے۔ وائٹ پرل جیسا قیمتی خزانہ اس قدر آسانی سے کافرستان میں آ سکتا ہے یہ بات کسی طرح میرے حلق میں نہیں اتر رہی“...... لی ہاگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ (اس کے لئے ظہیر احمد کا ایکشن سے بھر پور ناول "وائٹ پرل" کا مطالعہ کریں)

”تو پھر آپ کے خیال میں اس سال بنکر میں کیا ہو سکتا ہے اور

پربھارکر کے ٹرانسمیٹر پر جن دو سمگلروں نے بات چیت کی تھی اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے“...... کرنل کارتھی نے کہا۔

”میں اس بنکر کو خود دیکھنا چاہتا ہوں۔ جب تک میں اس بنکر کو خود چیک نہیں کروں گا اس وقت تک میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا لیکن اگر واقعی بنکر میں وائٹ پرل موجود ہے تو اسے کافرستان کی خوش قسمتی ہی کہا جا سکتا ہے۔ بہت بڑی خوش قسمتی“...... لی ہاگ نے سادہ سے لہجے میں کہا تو کرنل کارتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں آ گئے۔

کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے عاری تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک چمکدار اور چھوٹے کنٹینر جتنا ایک باکس پڑا ہوا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے یہ مخصوص باکس سٹین لیس سٹیل کا بنا ہوا ہو۔ باکس مکمل طور پر سیلڈ نظر آ رہا تھا۔ لی ہاگ اور اس کے ساتھی اس کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور لی ہاگ غور سے سال بنکر کو دیکھنے لگا۔

”بڑا عجیب اور انوکھا سال بنکر ہے۔ میں نے آج تک اس قسم کا بنکر نہیں دیکھا“...... لی ہاگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کرنل کارتھی کے حکم پر پربھارکر نے سال بنکر ملبے کے نیچے سے نکال لیا تھا اور کرنل کارتھی نے اس سال بنکر کے لئے وہاں شنوائے ہیلی کاپٹر بھی روانہ کر دیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنل کارتھی نے لی ہاگ سے اس سمال بنکر کے سلسلے میں بات کی تھی اور یہ سن کر لی ہاگ بے حد خوش ہوا تھا کہ وائٹ پرل کافرستان میں ہے۔ اسے سمال بنکر کے بارے میں کرنل کارتھی نے جو بتایا تھا اسے سن کر لی ہاگ نے اس سمال بنکر کو ڈائریکٹ لی ہیڈ کوارٹر منگوانے کا فیصلہ کر لیا تھا چنانچہ شنوائے ہیلی کاپٹر میں سمال بنکر لی ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا تھا۔

سمال بنکر کو خصوصی انتظام میں ایک خاص ہال نما کمرے میں پہنچا دیا گیا جہاں ایسی شعاعیں پھیلی ہوئی تھیں جن کی موجودگی میں ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس کرنے کے باوجود کوئی بم بلاسٹ نہیں ہوسکتا تھا۔ جب سمال بنکر کمرے میں پہنچ گیا تو لی ہاگ نے آپریشن روم کے انچارج وکرم کو خصوصی آلات دے کر اس کمرے میں بھیج دیا تاکہ وہ سمال بنکر کی مکمل چیکنگ کرے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ہیڈ کوارٹر میں کوئی ایسی چیز آئے جو اس کے ہیڈ کوارٹر اور اس کی ذات کے لئے نقصان کا باعث بن سکے۔ پھر وکرم نے جب اسے سمال بنکر کی کلیئرنس دی تو وہ خود اسے چیک کرنے کے لئے آ گیا۔ لی ہاگ بنکر کے ایک ایک حصے کو چیک کر رہا تھا۔ سمال بنکر واقعی مکمل طور پر سیلڈ تھا۔

لی ہاگ اس بنکر کو دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا کہ بنکر میں سیلڈ کرنے کا کوئی نشان تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سٹیل کی بڑی چادر کو مخصوص مشین سے موڑ کر اسے بنکر کی شکل

دی گئی ہو۔ اس کے کسی حصے پر ویلڈنگ کا نشان تک نہیں تھا۔

"تم نے بنکر کن آلات سے چیک کیا ہے"...... لی ہاگ نے وکرم سے مخاطب ہو کر کہا اور وکرم اسے ان آلات کے بارے میں بتانے لگا جس سے اس نے سمال بنکر کی چیکنگ کی تھی۔

"حیرت ہے۔ ان تمام آلات کے باوجود تم یہ نہیں دیکھ سکے کہ اس کے اندر کیا ہے"...... لی ہاگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سوری چیف۔ میں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی تھی"...... وکرم نے قدرے دھیمے لہجے میں کہا۔

"اسے اوپن کرنے کے لئے کیا کیا ہے تم نے"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"میں نے تمام کٹرز استعمال کر کے دیکھ لئے ہیں چیف۔ یہاں تک کہ میں نے ریز کٹر کا بھی استعمال کیا تھا لیکن ان تمام کٹرز سے میں بنکر نہ کاٹ سکا اور نہ ہی اس پر کوئی خراش لگا سکا ہوں"۔ وکرم نے کہا۔

"یہ سمال بنکر کسی خاص دھات کا بنا ہوا ہے جس پر کسی کٹر کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

"ہاں۔ دیکھنے میں یہ سٹین لیس سٹیل کا بنا ہوا دکھائی دے رہا ہے لیکن یہ بالکل نئی قسم کی دھات لگ رہی ہے۔ ایسی دھات جس کے بارے میں، میں بھی کچھ نہیں جانتا"...... لی ہاگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب۔ یہ واقعی نئی قسم کی اور انتہائی ہارڈ دھات لگ رہی ہے۔ پربھارکر نے بتایا تھا کہ جس غار سے اسے نکالا گیا تھا اس غار میں پربھارکر نے ٹرپل سیون کا میزائل فائر کیا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق میزائل اس سے ٹکرا کر یا اس کے نزدیک ہی پھٹا تھا پھر اس بنکر پر پوری پہاڑی کا ملبہ بھی گر گیا تھا لیکن دیکھ لیں بنکر کے کسی حصے پر نہ میزائل کے پھٹنے کا کوئی نشان ہے اور نہ پہاڑی کے ملبے کے نتیجے میں اس سمال بنکر پر کوئی خراش آئی ہے"...... کرنل کارتھی کہتا چلا گیا۔

"نہ جانے کیوں مجھے اس سمال بنکر سے ایک انجانے سے خطرے کی بو آ رہی ہے"...... لی ہاگ نے کہا اور کرنل کارتھی کے ساتھ ساتھ وکرم بھی چونک پڑا۔

"خطرہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب"...... کرنل کارتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وکرم نے اس کے سامنے سمال بنکر سائنسی آلات سے چیک کیا تھا۔ اسے بنکر میں کسی چیز کی موجودگی کا پتہ نہیں چلا تھا لیکن ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ بنکر میں کوئی خطرناک مواد نہیں ہے۔ اس کے باوجود لی ہاگ کو انجانے خطرے کا احساس ہو رہا تھا اس لئے اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر ابھر آیا تھا۔

"بظاہر تو ایسا کچھ نہیں لگتا لیکن میرا دل اس بنکر سے مطمئن نہیں ہو رہا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے اس بنکر کو خاص طور پر ٹائی وان

پہاڑیوں میں لایا گیا تھا۔ وائٹ پرل کا اس بنکر میں موجود ہونا، سمگلروں کا کافرستان میں لانا، پہاڑی پر ہونے والے چار دھماکے اور پھر پربھارکر کے ٹرانسمیٹر پر آنے والی کال جس میں دو سمگلرز خصوصی طور پر وائٹ پرل کے بارے میں بات کریں، مجھے تو یہ سب ایک کھیل اور ڈرامہ سا لگ رہا ہے جیسے یہ کھیل خاص طور پر مجھے کسی جال میں پھنسانے کے لئے کھیلا گیا ہو"...... لی ہاگ نے جیسے مسلسل سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں ابھی اس بنکر کو یہاں سے اٹھوا لیتا ہوں اور اسے اسی پہاڑی وادی میں پھینکوا دیتا ہوں۔ اس بنکر کے ساتھ طاقتور ڈائنا مائٹس لگا کر اسے تباہ کر دیا جائے گا۔ پھر اس میں جو کچھ ہوا تو خود ہی سامنے آ جائے گا"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

"ہاں۔ یہی مناسب رہے گا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"لیکن چیف اگر اس میں واقعی وائٹ پرل ہوا تو"...... وکرم نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا اور لی ہاگ چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر تذبذب کے تاثرات دکھائی دینے لگے جیسے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ وہ اس سمال بنکر کا کیا کرے۔

"تب پھر تم بتاؤ۔ اگر اس بنکر میں واقعی وائٹ پرل ہے تو اسے بنکر سے کیسے نکالا جائے"...... لی ہاگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس سے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آپ مجھے تھوڑا وقت دیں چیف۔ میں چند اور ریز کا استعمال کروں گا۔ ہو سکتا ہے ان ریز سے میں اس بنکر کو کھول لوں۔ ویسے بھی سمال بنکر فول پروف کمرے میں ہے۔ اگر اس میں ایٹم بم بھی ہے تو اس کمرے میں موجود حفاظتی ریز میں وہ پھٹ نہیں سکے گا۔ کسی عام بم کے پھٹنے کا تو یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"...... وکرم نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم کوشش کر دیکھو۔ اگر وائٹ پرل مل گیا تو میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔ اس قدر مالا مال جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے"...... لی ہاگ نے کہا اور وکرم کی آنکھوں میں جیسے مسرت کے دیئے جل اٹھے۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ یہ بنکر کھلے گا۔ ضرور کھلے گا۔ میں اسے کھولنے کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا"...... وکرم نے مالا مال ہونے کا سن کر خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"او کے۔ کرنل کارتھی تم میرے ساتھ آؤ۔ میں نے گریٹ پلان کے سلسلے میں تم سے ضروری ڈسکس کرنی ہے"...... لی ہاگ نے کہا اور کرنل کارتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لی ہاگ نے اسے ساتھ لیا اور واپس جانے کے لئے مڑ گیا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی لی ہاگ۔ ہم سے نہیں ملو گے"...... اچانک ایک چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور لی ہاگ سمیت وہاں موجود تمام افراد بری طرح سے اچھل پڑے۔ لی ہاگ تیزی

سے مڑا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلتی چلی گئیں۔ سمال بنکر وہاں سے غائب تھا اور وہاں نو افراد کھڑے ہوئے تھے جن کے پاس مشین گنیں تھیں۔ ان نو افراد کو دیکھ کر بلیک سپائیڈرز نے فوراً مشین گنوں کا رخ ان کی جانب کیا اور دوسرے لمحے ماحول تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لمبے تڑنگے اور شوگرانیوں جیسی شکل والے نوجوان کو ہال نما کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"یہ لی ہاگ ہے۔ اس کا مطلب ہے میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ ہمیں لی ہیڈ کوارٹر میں ہی لایا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب چونک کر شوگرانی کی طرف دیکھنے لگے۔

سال بنکر کو پرجھارکر اور اس کے ساتھیوں نے ملبہ ہٹا کر نکال لیا تھا اور پھر وہاں ایک شنوائے ہیلی کاپٹر آ گیا تھا اور بلیو سپائیڈرز کے کئی افراد نے سال بنکر کو اٹھا کر اس کے اندر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر انہیں لے کر روانہ ہو گیا۔ ان کا یہ سفر تین گھنٹوں تک جاری رہا تھا۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر نیچے اتارا گیا اور ہیلی کاپٹر میں سے سال بنکر کو نکالا گیا تو انہوں نے خود کو ایک عظیم الشان عمارت میں موجود پایا۔ عمارت کے سامنے ایک بڑا سا لان

تھا جس کے گرد اونچی اونچی دیواریں تھیں اور سامنے ایک کئی منزلہ اونچی بلڈنگ دکھائی دے رہی تھی۔

بنکر کو ہیلی کاپٹر سے نکال کر چند افراد نے اس کی مختلف آلات سے چیکنگ کی تھی اور پھر جب وہ مطمئن ہو گئے تو بنکر کو مل کر کئی افراد نے اٹھایا اور اسے عمارت میں لے گئے۔ پھر بنکر کو ایک لفٹ کے ذریعے اس ہال نما کمرے تک لایا گیا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا جس میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس ہال نما کمرے میں سامان نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ جو افراد بنکر اٹھا کر اس کمرے تک لائے تھے انہوں نے ڈی فورس کی مخصوص سیاہ وردیاں پہنی ہوئی تھیں جن پر کاندھوں کے پاس سیاہ رنگ کے پھن بنے ہوئے تھے۔

ان بلیک سپائیڈرز کو دیکھ کر عمران کو اندازہ ہو رہا تھا کہ انہیں کہاں لایا گیا ہے لیکن حتمی طور پر اسے تب ہی یقین ہوتا جب لی ہاگ اس کے سامنے آتا یا کوئی لی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بات کرتا۔ بلیک سپائیڈرز نے بنکر لان سے اٹھا کر لفٹ میں لانے تک اور لفٹ سے اس کمرے تک لانے کے دوران کوئی بات نہیں کی تھی اس لئے عمران اور اس کے ساتھی شش و پنج میں تھے کہ آیا انہیں واقعی لی ہیڈ کوارٹر میں لایا گیا ہے یا کہیں اور۔

بلیک سپائیڈرز سال بنکر کمرے کے وسط میں رکھ کر باہر نکل گئے تھے۔ عمران نے ایک نظر میں کمرے کا جائزہ لے لیا تھا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اور دیواروں پر جگہ جگہ کیمرے لگے ہوئے تھے جن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے باقاعدہ اس بنکر کو چیک کیا جا رہا تھا پھر اچانک کمرے کی چھت سے تیز روشنی پھوٹنے لگی۔ روشنی کے رنگ بدلتے رہے پھر چھت سے نکلنے والی روشنی ختم ہوگئی اور وہاں کرنل کارتھی اور اس کے ساتھ آٹھ بلیک سپائیڈرز اندر آ گئے۔ بلیک سپائیڈرز کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ ان کے ساتھ ایک اور نوجوان بھی تھا جس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس نظر آ رہا تھا۔ کرنل کارتھی اور بریف کیس والا شخص بنکر کے پاس آ گئے اور نہایت باریک بینی سے وہ بنکر کو چیک کرنے لگے۔ ان دونوں کی باتوں سے معلوم ہوا کہ کرنل کارتھی کے ساتھ آنے والے نوجوان کا نام وکرم ہے اور وہ لی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں اور وکرم لی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم کا انچارج تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی یہ جان کر بے حد خوش ہوئے تھے کہ وہ لی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ عمران کی وائٹ پرل والی ترکیب کام کر گئی تھی اور لی ہاگ نے اس بنکر کو ڈائریکٹ اپنے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں منگوا لیا تھا۔

عمران کے ساتھی سال بنکر سے نکلنے کے لئے بے تاب ہو رہے تھے۔ ان کے پاس بیس کیمپ سے حاصل کی ہوئی مشین گنیں موجود تھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ عمران سال بنکر کو ریموٹ کنٹرول سے کھولے تاکہ وہ ان سب کو ہلاک کر کے لی ہیڈ کوارٹر میں پھیل جائیں اور لی ہاگ کو تلاش کر کے اسے قابو میں کر لیں تاکہ اس سے گریٹ پلان کے بارے میں اگلوایا جا سکے لیکن عمران خاموش

تھا۔ وہ اس کمرے میں لی ہاگ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

وکرم نے بریف کیس کھولا اور اس میں سے چند سائنسی آلات نکالے اور ان آلات سے سال بنکر چیک کرنے لگا۔ سائنسی آلات کو دیکھ کر عمران کے ساتھی قدرے پریشان ہو گئے تھے لیکن عمران مطمئن تھا۔ سال بنکر اس کا اپنا ایجاد کردہ تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ اس بنکر کے اندر کوئی ریز داخل نہیں ہو سکتی اور نہ کسی سائنسی آلے سے اس بات کا پتا چلایا جا سکتا ہے کہ بنکر کے اندر کیا ہے۔

وکرم نے آلات کے ساتھ ساتھ ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں سے بھی بنکر کو چیک کیا لیکن عمران کی اس حیرت انگیز اور انوکھی ایجاد کے سامنے اس کا کوئی بس نہ چلا اور اس نے سیل فون پر لی ہاگ کو کال کر کے اسے سال بنکر کی کلیئرنس دے دی جس پر لی ہاگ نے خود وہاں آ کر سال بنکر کو چیک کرنے کا کہا اور اب وہ ان کے سامنے تھا۔

"اب تو لی ہاگ ہمارے سامنے ہے۔ اب تو بنکر کھولو۔ ہم اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اسے یہیں قابو کر لیں گے پھر دیکھنا میں کس طرح لی ہاگ کے منہ سے گریٹ پلان کا راز اگلواتا ہوں"..... تنویر نے بے چینی کے عالم میں کہا جیسے سال بنکر کے اندر رہ رہ کر وہ واقعی بور ہو گیا ہو۔

"ابھی تھوڑا اور انتظار کرو۔ لی ہاگ کو بنکر بھی چیک کر لینے دو۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کتنا ذہین سائنس دان ہے۔ اس سال بنکر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو دیکھ کر اسے کچھ معلوم ہوتا ہے یا نہیں اور پھر اس کے ساتھ کرنل کارتھی بھی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ آپس میں کوئی ایسی بات کریں جس سے ان کے گریٹ پلان کا کچھ پتا چل سکے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ انہیں کیا ضرورت ہے کہ یہ اس جگہ گریٹ پلان کے سلسلے میں کوئی بات کریں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''کچھ دیر اور انتظار کرنے میں کیا حرج ہے۔ لی ہاگ فوراً یہاں سے واپس نہیں جائے گا۔ عمران کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول ہے۔ یہ بٹن پریس کر کے ایک لمحے میں سال بنکر کھول سکتا ہے۔ بنکر کھلتے ہی ہم ان مسلح افراد پر فائرنگ کے انہیں ہلاک کر دیں گے تو لی ہاگ کو یہاں سے بھاگنے کا موقع نہیں ملے گا''۔ جولیا نے کہا اور تنویر نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔ جولیا کے سوا کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی تو تنویر شاید اس طرح خاموش نہ ہوتا لیکن جولیا کی بات ماننا وہ بہت ضروری سمجھتا تھا۔

لی ہاگ سال بنکر کے قریب آ گیا تھا اور اس نے نہایت باریک بینی سے سال بنکر کو چیک کرنا شروع کر دیا پھر وہ، کرنل کارتھی اور وکرم آپس میں باتیں کرنے لگے۔ عمران اس کی تمام حرکات کا بغور جائزہ لے رہا تھا اور اس کی باتیں دھیان سے سن رہا تھا۔

لی ہاگ کے چہرے پر تذبذب کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس بات سے مطمئن نہیں تھا کہ اس سال بنکر میں ہارمائیٹ موجود ہو سکتا

ہے۔ اسے پر بھارکر کو ملنے والی ٹرانسمیٹر کال بھی فیک کال معلوم ہو رہی تھی اور وہ ایسی باتیں کر رہا تھا جیسے وہ سال بنکر اور اس کے پیچھے ہونے والے کھیل کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کرنل کارتھی نے لی ہاگ کو مطمئن نہ پا کر سال بنکر کو واپس ٹائی وان پہاڑیوں میں لے جا کر ڈائنا مائٹس سے اڑانے کی بات کی تو لی ہاگ نے اس کی حمایت کر دی لیکن جب وکرم نے کہا کہ سال بنکر میں اگر واقعی وائٹ پرل ہوا تو۔ اس پر لی ہاگ چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔ اس نے وکرم کی بات میں خاصا وزن محسوس کیا تھا اس لئے اس نے سال بنکر کو اوپن کرنے کی ذمہ داری اسے سونپ دی۔

''اب تیار ہو جاؤ۔ میں بنکر کھول رہا ہوں۔ کرنل کارتھی اور لی ہاگ کے سوا کسی کو زندہ مت چھوڑنا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ان سب نے فوراً پوزیشنیں سنبھال لیں۔

''لیکن تم نے سنا نہیں کہ یہ سپیشل روم ہے۔ جہاں پر کسی قسم کا اسلحہ استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ہم ان پر حملہ کیسے کریں گے''...... جولیا نے پریشانی سے کہا۔

''میں نے تو سنا تھا لیکن تم نے شاید غور سے نہیں سنا تھا۔ اس روم میں صرف بم استعمال نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ کمرے کی ساخت سے بھی پتہ چل رہا ہے کہ یہاں اگر ایٹم بم بھی مار دیا جائے تو اس سے کمرے کی ساخت کو کوئی نقصان نہیں ہو گا لیکن اس روم میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آٹومیٹک مشین گنیں استعمال کی جا سکتی ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو وہ سب مطمئن ہو گئے اور انہوں نے بنکر کے اندر ہی مشین گنوں کے رخ ان آٹھ بلیک سپائیڈرز کی طرف کر دیئے جو لی ہاگ اور کرنل کارتھی کے دائیں طرف موجود تھے۔

''او کے۔ کرنل کارتھی، تم میرے ساتھ آؤ۔ میں نے گریٹ پلان کے سلسلے میں تم سے ضروری ڈسکس کرنی ہے''...... لی ہاگ نے کرنل کارتھی سے مخاطب ہو کر کہا اور کرنل کارتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب جانے کے لئے جیسے ہی مڑے، عمران نے ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس ہوا ان کے سامنے سے سال بنکر غائب ہو گیا اور سائیڈوں میں لگے ہوئے چاروں بٹن پہلے سے وہاں پڑے ہوئے چاروں بٹنوں کے قریب زمین پر گر پڑے جن میں سے ہائیکرس ریز نکل کر بنک کی دیواریں بناتے تھے۔

''اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی لی ہاگ۔ ہم سے نہیں ملو گے''...... عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز کسی دھماکے سے کم نہیں تھی۔ اس کی آواز سن کر نہ صرف لی ہاگ بلکہ کرنل کارتھی، وکرم اور آٹھوں بلیک سپائیڈرز نے مشین گنیں اٹھا کر ان کی طرف کی ہی تھیں کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی مشین گنوں سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور بلیک سپائیڈرز چیختے ہوئے اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے وہیں گر گئے اور تڑپتے ہوئے ساکت ہو گئے۔

''تت۔ تت۔ تم یہاں اور وہ۔ وہ سال بنکر''...... لی ہاگ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ ان سب کو دیکھ کر کرنل کارتھی اور وکرم کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔ کرنل کارتھی نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا ریوالور نکالنا چاہا لیکن اسی لمحے ایک دھماکا ہوا اور ایک گولی کرنل کارتھی کے کان کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ یہ فائر عمران نے کیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی ریوالور تھا جو اس نے ہلاک ہونے والے کرنل گھنشام کی جیب سے نکال کر اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ گولی کرنل کارتھی کے کان کے پاس سے گزری تو کرنل کارتھی کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

''اگر تمہارا ہاتھ جیب سے خالی باہر نہ نکلا تو دوسری گولی ٹھیک تمہاری کھوپڑی پر پڑے گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور کرنل کارتھی نے فوراً جیب سے ہاتھ نکال لیا۔

لی ہاگ ابھی تک آنکھیں پھاڑے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس کا سب سے بڑا دشمن اس طرح بھی اس کے سامنے آ سکتا ہے اور وہ بھی اس کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں جہاں لی ہاگ کی اجازت کے بغیر ایک مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی تھی۔ عمران نے اشارہ کیا تو اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے کرنل کارتھی اور وکرم کو اسلحے کے زور پر لی ہاگ سے الگ کر لیا۔

''اس طرح آنکھیں کیوں پھاڑ رہے ہو لی ہاگ۔ کیا اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہلے تم نے جیتا جاگتا انسان نہیں دیکھا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ سال بنکر۔ سال بنکر کہاں گیا اور تم“...... لی ہاگ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اتنے بڑے بنکر کو وہاں سے غائب دیکھ کر اور عمران اور اس کے آٹھ ساتھیوں کو دیکھ کر اس کی آنکھیں ابھی تک پھٹی پڑ رہی تھیں۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے سال بنکر نے اچانک ان جیتے جاگتے انسانوں کا روپ دھار لیا ہو۔

”سال بنکر۔ ارے۔ تم اتنے بڑے سائنس دان ہو۔ اس کے باوجود تم ان بٹن جیسے سائنسی آلات کو دیکھ کر یہ نہیں سمجھ سکے کہ یہ سائکرس ریز کا مجموعہ اور سائنس کا ایک چھوٹا سا کرشمہ تھا“...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”سائکرس ریز۔ اوہ۔ اوہ۔ تو وہ دھات سائکرس ریز کی تھی جسے جوڑ کر بلٹ پروف شیشے جیسی اور سٹین لیس سٹیل جیسی چمکدار اور مضبوط دھات بنائی جاتی ہے“...... لی ہاگ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور زمین پر پڑے ہوئے ان بٹن نما آٹھ ٹکڑوں کو دیکھنے لگا جن سے سائکرس ریز بنا کر ان سے چوکور سال بنکر بھی بنایا جا سکتا تھا۔ ایسا بنکر جو دیکھنے اور چھونے میں واقعی سخت اور مضبوط ترین دھات کا بنا ہوا تھا جس پر گولی اور بم کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔

”ہاں۔ یہ خالصتاً میری ایجاد ہے۔ دیکھ لو۔ اس ایجاد کے

ذریعے میں کس طرح تمہارے ہیڈ کوارٹر میں آ پہنچا ہوں جسے تم سیکرٹ لی ہیڈ کوارٹر کہتے ہو۔ ہمیں یہاں تک آنے کے لئے بھاگ دوڑ نہیں کرنی پڑی بلکہ خود تمہارے ساتھی تمہارے حکم پر سال بنکر میں ہمیں یہاں لائے تھے۔ ہے نا مزے کی بات“...... عمران نے کہا اور لی ہاگ کا رنگ متغیر ہو گیا۔

”اوہ۔ تو تم سائکرس بنکر میں چھپے ہوئے تھے لیکن وہ ٹرانسمیٹر کال اور وائٹ پرل“...... لی ہاگ نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے پربھارکر کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی چیک کرنے اور اس کے ٹرانسمیٹر پر دو مختلف افراد کی آوازوں میں باتیں کرنے کی اسے تفصیل بتائی تو لی ہاگ حیرت سے جیسے بت سا بن گیا۔

”تم انسان نہیں ہو۔ تم انسان نہیں ہو۔ تمہارے اندر ضرور کسی شیطان کی روح گھسی ہوئی ہے ورنہ یہ سب تم نہیں کر سکتے۔ کوئی عام انسان یہ سب کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا“...... لی ہاگ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میرے اندر کسی شیطان کی نہیں بلکہ نیک انسان کی روح ہے اس لئے میں تم جیسے شیطانی دماغ رکھنے والوں کی شہ رگ تک پہنچ جاتا ہوں ورنہ تم جیسے لوگ انسانیت اور خاص طور پر مسلمانوں کے خلاف ایسے ایسے ہولناک کھیل کھیلتے ہو جس سے بے گناہ اور معصوم انسانوں کا خون پانی کی طرح بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اپنے شیطانی عزائم کو پورا کرنے کے لئے تم جیسے افراد لاشوں کے ڈھیر لگانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے بھی نہیں چوکتے۔ جن میں جوان، بوڑھے، عورتیں اور بچے بھی شامل ہوتے ہیں اور تم جیسا انسان ان لاشوں کی سیڑھی بنا کر آسمان کی بلندیوں کو چھونے کے لئے جتنا اوپر جاتا ہے اسے اتنا ہی بلندی سے نیچے بھی آنا پڑتا ہے اور جب وہ بلندی سے منہ کے بل زمین پر گرتا ہے تو اس کی ہڈیاں بھی سرمہ بن جاتی ہے"...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے انتہائی سخت اور نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... لی ہاگ نے حیرت انگیز طور پر خود کو حیرت کے سمندر سے نکال کر سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ تم بخوبی سمجھ رہے ہو لی ہاگ۔ تم نے ہیون ویلی کے خلاف جو گریٹ پلان بنایا ہے میں اس سے اچھی طرح واقف ہوں۔ میں تمہیں اور تمہارے گریٹ پلان کو یہاں خاک میں ملانے کے لئے ہی آیا ہوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی کہ وہ گریٹ پلان کی حقیقت جانتا ہے۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کون سا گریٹ پلان۔ کیسا پلان"...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کا بدلتا ہوا رنگ بخوبی دیکھ لیا تھا۔

"انجان بننے کی کوشش مت کرو لی ہاگ۔ تم جانتے ہو کہ میں کس گریٹ پلان کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔ لی ہاگ چند لمحے عمران کی جانب ہونقوں کی طرح دیکھتا رہا پھر وہ یکلخت

کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں تو صرف انجان بننے کی اداکاری کر رہا ہوں لیکن تم کیا کر رہے ہو۔ تم میرے سامنے ہوشیار بن رہے ہو"...... لی ہاگ نے ہنستے ہوئے کہا اور اسے ہنستا دیکھ کر عمران واقعی حیران رہ گیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... عمران نے بھنویں اچکا کر کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم یہاں گریٹ پلان کے بارے میں جاننے کے لئے آئے ہو۔ اگر تمہیں گریٹ پلان کا علم ہوتا تو تم مجھ سے اس انداز میں بات نہیں کرتے۔ جتنا مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میرا گریٹ پلان ضرور کامیاب ہو گا اتنا ہی یقین مجھے اس بات پر بھی ہے کہ تم اس پلان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے"۔ لی ہاگ نے اسی انداز میں کہا۔

"تمہارا یہ یقین غلط بھی تو ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ لی ہاگ ماسٹر پلانر ہے اور میں جو پلان بھی بناتا ہوں اس کی کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ قطعی یقینی۔ تم نے میرے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر تک ضرور رسائی حاصل کر لی ہے لیکن یہ مت بھولو کہ یہ لی ہیڈ کوارٹر ہے اور لی ہیڈ کوارٹر میں صرف وہی ہوتا ہے جو لی ہاگ چاہتا ہے"...... لی ہاگ نے کہا۔

"تم بات بدل رہے ہو۔ میں گریٹ پلان کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں بات نہیں بدل رہا۔ میں اب بھی اپنی بات پر قائم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں۔ تم گریٹ پلان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ تمہیں زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہو گا کہ میرا گریٹ پلان ہیون ویلی کے خلاف ہے اور بہت جلد ہیون ویلی کافرستان کا حصہ بننے والا ہے۔ تم جس انداز میں بات کر رہے ہو اس سے مجھے صاف اندازہ ہو رہا ہے کہ تم مجھ سے گریٹ پلان کے بارے میں جاننا چاہتے ہو لیکن میں احمق نہیں ہوں۔ میں تمہاری کسی عیاری، چالاکی اور کسی دھوکے میں آنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں جانتا ہوں تم نے کرنل گھنشام کو اذیت دے کر اس کی قوت مدافعت بے حد کمزور کر دی تھی اور اسے ہپناٹائز کر کے اس سے لی ہیڈ کوارٹر اور گریٹ پلان کے بارے میں جاننا چاہتے تھے لیکن ٹرانس میں ہونے کے باوجود کرنل گھنشام نے تمہیں کچھ نہیں بتایا تھا۔ تم ہپناٹائز کرنے کے ماہر ہو تو اس میدان میں مجھے پرنسپل کا درجہ حاصل ہے۔ اگر تم اپنے سائنس دانوں کا مائنڈ لاکڈ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو تو اسی طرح میں بھی اپنے گریٹ پلان اور لی ہیڈ کوارٹر کو دنیا کی نگاہوں سے اوجھل رکھنے کے لئے اپنے ایجنٹوں اور اپنے ساتھیوں کے مائنڈ لاکڈ کر سکتا ہوں۔ اس معاملے میں میری صلاحیت تمہاری صلاحیتوں سے تھوڑی زیادہ ہے۔ میں چاہوں تو تمہارے لاکڈ کئے کسی بھی انسان کے مائنڈ کو آسانی سے اوپن کر سکتا ہوں لیکن میں ایک بار جس کا مائنڈ لاکڈ کر دوں اس کا مائنڈ تم کسی بھی صورت میں اوپن نہیں کر سکو گے''...... لی ہاگ نے رکے بغیر بولتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر پہلے

وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر جس طرح حیران اور پریشان دکھائی دے رہا تھا اب وہ اتنا ہی بااعتماد اور مطمئن دکھائی دے رہا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے نرغے میں ہونے کی اسے کوئی پرواہ نہ ہو۔

''تمہیں اپنے بارے میں ضرورت سے زیادہ اوور کانفیڈنس ہے''...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرا یہی اوور کانفیڈنس میری کامیابی کی ضمانت ہے''۔ لی ہاگ نے گردن اکڑ کر کہا۔ اس نے بھی اپنی آنکھیں عمران کی آنکھوں میں ڈال دیں اور پھر جیسے ان دونوں میں نظریں ملانے کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ دونوں پلکیں جھپکائے بغیر ایک دوسرے کو گھور رہے تھے جیسے ان میں سے جو پہلے پلکیں جھپکائے گا وہ ہار جائے گا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو عمران''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''خاموش رہو۔ میرے اور لی ہاگ کے معاملے میں کوئی کچھ نہیں بولے گا''...... عمران نے غرا کر کہا۔ اس کی نظریں مسلسل لی ہاگ کی نظروں سے ملی ہوئی تھیں۔

''لیکن عمران صاحب''...... صفدر نے کہنا چاہا۔

''شٹ اپ۔ اب اگر کوئی بولا تو میں اسے شوٹ کر دوں گا''۔ عمران نے غضبناک لہجے میں کہا اور اس کا بدلا ہوا اور غضبناک انداز دیکھ کر وہ سب دم بخود رہ گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران اور لی ہاگ چند لمحے ایک دوسرے کی نظروں سے نظریں ملائے کھڑے رہے پھر اچانک لی ہاگ کی آنکھوں سے ایک برق سی نکل کر عمران کی آنکھوں میں پڑی اور عمران کو ایک جھٹکا سا لگا اور وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ ایک لمحے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ میں آگ سی بھر گئی ہو۔ اس کی آنکھیں جھپکنے ہی لگی تھیں کہ اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ عمران کو جھٹکا لگتے دیکھ کر لی ہاگ کے ہونٹوں پر انتہائی فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی لیکن عمران نے جیسے ہی پلکیں جھپکائے بغیر خود کو سنبھال کر دوبارہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں تو اس کی مسکراہٹ کافور ہو گئی۔ اسی لمحے عمران کی آنکھوں سے بھی برق سی نکلی اور اس بار لی ہاگ کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ بھی لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس کی آنکھیں بھی بند ہونے ہی لگی تھیں کہ اس نے خود کو حیرت انگیز پھرتی سے سنبھال لیا۔ عمران کی آنکھوں سے نکلنے والی برق ایسی تھی جس سے لی ہاگ کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے آری سے اس کے دماغ کی رگوں کو چیر دیا ہو۔ لی ہاگ جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا اور عمران کی آنکھوں سے آنکھیں ملائے قدم بڑھا کر اس کے نزدیک آ گیا۔

"تم ہار جاؤ گے عمران"...... لی ہاگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"جیتو گے تم بھی نہیں"...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

جولیا اور اس کے ساتھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے ان دونوں کو آمنے سامنے کھڑے دیکھ رہے تھے۔ عام طور پر عمران، لی ہاگ جیسے مجرموں کے ساتھ دست بدست جنگ کرتا تھا اور اس کی لڑائی بعض اوقات اس قدر خوفناک ہو جاتی تھی کہ دونوں اس وقت تک ہار نہیں مانتے تھے جب تک دونوں شدید زخمی نہ ہو جاتے اور دونوں میں سے کسی ایک کی موت واقع نہ ہو جاتی تھی اور اس لڑائی میں جیت عمران کی ہی ہوتی تھی لیکن اس بار عمران، لی ہاگ جیسے ایجنٹ سے لڑنے کی بجائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑا ہو گیا تھا۔ لی ہاگ بھی ہاتھ پیر ہلانے کی بجائے عمران کے سامنے تن کر کھڑا تھا اور دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے جیسے ان کی یہ لڑائی آنکھوں سے ہو رہی ہو اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دماغی قوت اور ہپناٹائزم کے عمل سے شکست دینے کی کوشش کر رہے ہوں۔

ممبران کو عمران کی خداداد صلاحیتوں کا بخوبی علم تھا لیکن جس طرح لی ہاگ اس کے سامنے تن کر کھڑا تھا انہیں لی ہاگ بھی عمران سے کم معلوم نہ ہو رہا تھا۔

کئی منٹ گزر گئے۔ وہ عمران اور لی ہاگ کی آنکھوں میں بے پناہ چمک دیکھ رہے تھے لیکن ابھی تک نہ عمران کو جھٹکا لگا تھا اور نہ لی ہاگ کو۔

لی ہاگ اپنی پوری طاقت استعمال کرتے ہوئے بار بار عمران کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آنکھوں میں برق پھینک رہا تھا۔ عمران کے دماغ میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی لیکن وہ بڑے سکون اور اطمینان سے لی ہاگ کے برقی جھٹکوں کو برداشت کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے بھی کوندے لپکتے تھے جس سے لی ہاگ کا دماغ یکبارگی بری طرح سے ہل جاتا تھا لیکن وہ بھی سنبھل کر کھڑا تھا اور انتہائی تکلیف میں ہونے کے باوجود وہ نہیں لڑکھڑایا تھا۔

عمران اور لی ہاگ کی آنکھیں سرخ ہوتی جا رہی تھیں۔ آنکھوں کی سرخی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ سرخ رنگ ان دونوں کے چہروں پر بھی پھیل گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ان دونوں کے چہروں کے رنگ قندھاری انار کی طرح سرخ ہو گئے پھر اچانک دونوں کی آنکھیں ایک ساتھ جھپکیں۔ اس بار دونوں کے منہ سے زور دار چیخیں نکلیں اور دونوں ایک ساتھ اچھل کر مخالف سمتوں میں جا گرے۔ وہ دونوں اس طرح اچھل کر گرے تھے جیسے دونوں نے ایک ساتھ اور پوری قوت سے ایک دوسرے کو دھکا دے دیا ہو۔

عمران اور لی ہاگ اچھل کر پیٹھ کے بل گرے تھے اور زمین پر گر کر دونوں نے ہی اپنے ہاتھوں سے سر تھام لئے تھے اور اس بری طرح سے تڑپ رہے تھے جیسے دونوں کو کند چھری سے ذبح کر دیا گیا ہو۔

”عمران“...... عمران کی یہ حالت دیکھ کر جولیا حلق کے بل چیخ اٹھی۔ وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھی لیکن صفدر نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا۔

”نہیں مس جولیا۔ آپ نے سنا نہیں تھا عمران صاحب نے کیا کہا تھا“...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

”لیکن“...... جولیا نے عمران کو تڑپتا دیکھ کر بے چین لہجے میں کہا۔

”بے فکر رہیں۔ عمران صاحب کو کچھ نہیں ہوگا“...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا خاموشی اور بے بسی سے عمران کو تڑپتے ہوئے دیکھنے لگی۔

عمران اور لی ہاگ چند لمحے تڑپتے رہے پھر وہ دونوں ساکت ہو گئے۔ لی ہاگ کے ساتھ عمران کو اس طرح سے ساکت ہوتے دیکھ کر ان کے چہروں پر تفکرات کے سائے لہرانے لگے۔ کرنل کارتھی اور وکرم بھی گھبرائی ہوئی نظروں سے لی ہاگ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

”چ۔ چچ۔ چیف کو کیا ہوا ہے۔ یہ اس طرح ساکت کیوں ہو گئے ہیں“...... وکرم نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”خاموش رہو۔ کچھ نہیں ہوا ہے چیف کو“...... کرنل کارتھی نے غرا کر کہا۔ عمران کے ساتھیوں کی مشین گنوں کے رخ ان دونوں کی جانب ہی تھے ورنہ لی ہاگ کو اس طرح ساکت ہوتے دیکھ کر وہ بھاگ کر فوراً اس کے قریب چلے جاتے اور اسے چیک کرتے کہ آیا لی ہاگ زندہ ہے یا ہلاک ہو چکا ہے۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ ٹھیک ہیں“...... چند لمحے توقف کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بعد صفدر نے عمران کو آواز دیتے ہوئے کہا لیکن عمران کے جسم میں کوئی جنبش نہ ہوئی۔

''چیف۔ کیا آپ میری آواز سن سکتے ہیں''...... کرنل کارتھی نے بھی لی ہاگ کو پکارتے ہوئے کہا لیکن وہ اسی طرح سے ساکت پڑا رہا۔

''لگتا ہے دونوں ایک دوسرے کی دماغی طاقتوں کا شکار ہو کر بے ہوش ہو گئے ہیں''...... تنویر نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہمیں ان دونوں کو چیک کرنا چاہئے''...... صدیقی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی عمران یا لی ہاگ کی طرف جاتا انہوں نے لی ہاگ کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھی۔ لی ہاگ فرش سے اٹھ رہا تھا اور اٹھتے ہوئے وہ زور زور سے اپنا سر جھٹک رہا تھا جیسے اس کے دماغ میں اندھیرا ابھرا ہوا ہو اور وہ سر جھٹک جھٹک کر ذہن سے اندھیرا نکالنے کی کوشش کر رہا ہو۔ لی ہاگ کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر تنویر، نعمانی اور خاور نے فوراً مشین گنوں کے رخ اس کی طرف کر دیئے۔

لی ہاگ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحے وہ سر جھٹکتا رہا اور پھر وہ عمران کی طرف دیکھنے لگا جو ابھی تک ساکت پڑا ہوا تھا۔ عمران کو ساکت دیکھ کر لی ہاگ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ اور چمک دکھائی دے رہی تھی۔

''ماننا پڑے گا عمران۔ دماغی صلاحیتوں میں واقعی تم انتہائی

خطرناک حد تک طاقتور انسان ہو۔ یہ میری زندگی کا پہلا موقع ہے کہ تم نے اپنی دماغی قوت سے میرے دماغ کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور میں گر کر بے ہوش ہو گیا تھا لیکن تمہیں بھی ماننا پڑے گا کہ میری دماغی قوت تمہاری دماغی قوت سے کہیں زیادہ پاور فل ہے۔ تم سے پہلے مجھے ہوش آ گیا ہے جبکہ تم اسی طرح پڑے ہو''...... لی ہاگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اس وقت ہمارے نشانے پر ہو لی ہاگ۔ اگر تم نے کوئی حرکت کی تو ہم تمہیں بھون کر رکھ دیں گے''...... تنویر نے غضبناک لہجے میں کہا اور لی ہاگ چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے اتنی دیر سے وہ ان کی موجودگی سے بے خبر رہا ہو۔

''نانسنس۔ تم لی ہیڈ کوارٹر میں لی ہاگ کے سامنے کھڑے ہو۔ گریٹ لی ہاگ کے سامنے۔ یہاں صرف میرا حکم چلتا ہے۔ صرف میرا''...... لی ہاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس کے منہ سے عجیب سے الفاظ نکلے۔ اس سے پہلے کہ جولیا اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے اچانک ان کے ہاتھوں کو زور دار جھٹکے لگے اور ان کے ہاتھوں سے مشین گنیں چھوٹ کر چھت سے جا کر چپک گئیں۔ جیسے چھت مقناطیس کی بنی ہوئی ہو اور مشین گنیں مقناطیسی چھت سے چپک گئی ہوں۔

مشین گنیں ہاتھوں سے نکلتے ہی جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو۔ اس نے حرکت کرنی چاہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکن زمین نے جیسے اس کے پیروں کو جکڑ لیا تھا۔ اس نے ہاتھ ہلانے چاہے لیکن ہاتھ جیسے بے جان ہو گئے تھے۔ بولنے کے لئے اس نے منہ کھولنا چاہا لیکن اس کی زبان بھی جیسے اس کے تالو سے چپک گئی تھی۔ اس کے ساتھیوں کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔ وہ سب جیسے اپنی جگہوں پر مفلوج ہو کر رہ گئے تھے۔ ان کے جسم بے حرکت ہو گئے تھے لیکن وہ دیکھ اور سن ضرور سکتے تھے۔

”ویل ڈن ماسٹر کمپیوٹر۔ ویل ڈن۔ ان سب کو اسی طرح جکڑے رکھو۔ جب تک میں نہ کہوں انہیں میگنٹ ریز سے آزاد مت کرنا“...... لی ہاگ نے انہیں ساکت ہوتے دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ یہ سب میری گرفت میں ہیں۔ میں نے آپ کا حکم سنتے ہی میگنٹ ویوز سے مشین گنیں چھین لی تھیں اور ان پر فوراً میگنٹ ریز پھینک دیں تاکہ یہ ساکت ہو جائیں“...... اچانک کمرے کی دیواروں سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

”ہونہہ۔ یہ مجھے گرفت میں لے کر مجھ سے گریٹ پلان کے بارے میں جاننے کے لئے آئے تھے۔ نانسنس“...... لی ہاگ نے ان سب کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ان سب کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل کر چھت سے جا چپکتے اور انہیں ساکت ہوتے دیکھ کر کرنل کارتھی اور وکرم کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

”تھینک گاڈ۔ چیف۔ آپ نے بروقت ماسٹر کمپیوٹر کو حکم دے کر ان سب کو بے بس کر دیا ہے ورنہ مجھے یہ خوف محسوس ہو رہا تھا کہ اپنے ساتھی کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھ کر یہ آپ پر فائرنگ نہ کر دیں“...... وکرم نے فوراً آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”نانسنس۔ لی ہاگ سے ٹکرانا ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ لی ہاگ ان کے خواب و خیال سے بھی زیادہ طاقتور اور ذہین ہے۔ میں وقتی طور پر سپال بنکر کو غائب ہوتے اور انہیں سامنے دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا لیکن یہ مجھے اپنی گرفت میں لے لیں گے اور وہ بھی میرے ہیڈ کوارٹر میں۔ یہ ناممکن ہے قطعی ناممکن“...... لی ہاگ نے رعونت بھرے انداز میں کہا۔

”یس چیف۔ آپ گریٹ ہیں اور گریٹ چیف بھلا اس قدر آسانی سے کہاں ان کی گرفت میں آ سکتا ہے“...... کرنل کارتھی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

”اور یہ عمران۔ یہ گریٹ چیف کی دماغی قوتوں کا مقابلہ کرنے چلا تھا۔ اس نے گریٹ چیف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خود ہی اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر لئے تھے۔ میں جانتا تھا کہ یہ کسی طور پر بھی گریٹ چیف کی دماغی قوت کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور وہی ہوا۔ دنیا کا نامور ایجنٹ علی عمران آخر کار ہمارے گریٹ چیف لی ہاگ سے نہ صرف دماغی قوتوں کا مقابلہ ہار گیا ہے بلکہ چیف کے ہاتھوں یہ اپنے انجام کو بھی پہنچ گیا ہے۔ گریٹ چیف کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے والا کسی بھی صورت زندہ نہیں رہ سکتا"۔ وکرم نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو کیا واقعی عمران ہلاک ہو گیا ہے"...... کرنل کارتھی نے چونک کر کہا اور فرش پر پڑے ساکت عمران کی طرف دیکھنے لگا جس کے جسم میں واقعی معمولی سی حرکت بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

"چیف کی طاقتور آنکھوں سے نکلنے والی روشنی مخالف کے دماغ کی رگیں تباہ کر دیتی ہے جناب۔ آپ اس کی طرف دیکھیں۔ اس کی ناک سے خون بہہ رہا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ چیف نے اپنی دماغی قوتوں سے اس کے دماغ کی ایک ایک رگ کو اس بری طرح سے متاثر کیا ہے کہ اس کے زندہ رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"...... وکرم نے کہا۔ کرنل کارتھی نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اسے واقعی عمران کی ناک سے خون کی دو لکیریں سی نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ فوراً عمران پر جھکا اور اس کی سانس، اس کی نبض اور اس کے دل کی دھڑکنیں چیک کرنے لگا۔

"یس چیف۔ عمران واقعی ہلاک ہو چکا ہے"...... کرنل کارتھی نے اٹھ کر باقاعدہ اعلان کرنے والے انداز میں کہا اور لی ہاگ کے ہونٹوں پر انتہائی سفاکانہ اور فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میں نے اس سے کہا تھا کہ یہ میری دماغی قوتوں کا مقابلہ نہیں کر سکے گا لیکن یہ پھر بھی میرے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔ اگر یہ میری بات مان جاتا تو میں اسے اس قدر آسان موت نہ دیتا۔ یہ یہاں

مجھ سے گریٹ پلان کے بارے میں جاننے کے لئے آیا تھا۔ میں اسے نہ صرف اپنے گریٹ پلان کی تفصیل بتاتا بلکہ اسے گریٹ پلان کامیاب ہونے تک زندہ رکھتا اور اس پر ثابت کر دیتا کہ میں اس سے زیادہ ذہین، زیرک اور طاقتور ہوں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"ان کا کیا کرنا ہے چیف"...... وکرم نے عمران کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو بتوں کی طرح ساکت کھڑے ان کی باتیں سن رہے تھے اور عمران کی ہلاکت کا سن کر وہ اندر ہی اندر لرز رہے تھے۔

"جب ان کا لیڈر ہی ہلاک ہو گیا ہے تو انہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ۔ اگر عمران زندہ رہتا تو یہ سب بھی گریٹ پلان کے بارے میں جان لیتے۔ میرے لئے یہ سب بے کار ہیں۔ ہمارے اس کمرے سے جاتے ہی ماسٹر کمپیوٹر یہاں ہاٹ ریز پھیلا دے گا جس سے یہ سب اور عمران کی لاش تک جل کر راکھ بن جائے گی اور ان سب کا یہاں سے نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے"...... لی ہاگ نے اسی طرح سفاک لہجے میں کہا اور کرنل کارتھی اور وکرم نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"گڈ بائے عمران اور گڈ بائے تم سب کے لئے۔ اب تم سب آسمانوں پر جانے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... لی ہاگ نے پہلے عمران کی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ساکت کھڑے ممبران کی طرف دیکھ کر انتہائی زہریلے لہجے میں کہا اور پھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک وہ بری طرح سے لڑکھڑایا۔ اس نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن لا حاصل۔ دوسرے ہی لمحے وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین بوس ہوتا چلا گیا۔ شاید اس کے دماغ میں ابھی تک عمران کی دماغی قوت کے اثرات تھے جو یکلخت اس پر حاوی ہو گئے تھے اور وہ بے ہوش ہو کر وہیں گر گیا تھا۔

فون کی گھنٹی بجی اور کافرستانی پرائم منسٹر نے چونک کر میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں کی طرف دیکھا اور پھر سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بجتے دیکھ کر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر فوراً رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ پرائم منسٹر ہیئر"...... پرائم منسٹر نے اخلاقی انداز میں کہا۔

"پریذیڈنٹ سپیکنگ"...... دوسری طرف سے کافرستانی صدر کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ فرمائیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"مسٹر پرائم منسٹر۔ میں نے آزادی کانفرنس کے سلسلے میں کال کی ہے۔ کل کافرستان میں انٹرنیشنل آزادی کانفرنس منعقد ہونے جا رہی ہے۔ کل کا دن کافرستان کے لئے بے حد اہم ہے اور کل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آزادی کانفرنس کے انعقاد پر ایک تاریخ ساز فیصلہ کیا جائے گا۔ میں آپ سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس تاریخ ساز دن کے سلسلے میں کیا تیاری کی ہے اور یہ تیاری کس مرحلے پر ہے"۔ دوسری طرف سے پریذیڈنٹ نے پوچھا۔

"ہماری تمام تیاری مکمل ہے جناب۔ سپریم کانفرنس ہال کو گنجائش سے کئی گنا زیادہ پرتعیش بنا دیا گیا ہے۔ غیر ملکی وفود کے آنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری، نائب سیکرٹری، صدر اور کئی اہم شخصیات کافرستان پہنچ چکی ہیں۔ اسی طرح ایکریمیا، کرانس، گریٹ لینڈ اور عرب ممالک کے وفود بھی اپنے فارن منسٹرز کے ہمراہ یہاں آ چکے ہیں۔ میں نے فرداً فرداً ان سب سے ملاقاتیں کی ہیں اور اب تک پاکیشیا، ہیون ویلی کے حریت نمائندوں اور دیگر ممالک سے ہونے والی اہم میٹنگ کے سلسلے میں انہیں بریفنگ دی گئی ہے۔ ہیون ویلی کے حریت نمائندگان بھی دوسرے ممالک سے آنے والی اہم شخصیات سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ انہیں یہاں ہر طرح کا پروٹوکول دیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ میں نے شرپسند عناصر سے انہیں اور کانفرنس ہال کو محفوظ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ دارالحکومت کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ شاہراہوں اور کراسنگز پر جناب لی ہاگ کی ڈی فورس تعینات ہے جو ہر قسم کے حالات سے نمٹنے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔ ہر آنے جانے والے پر کڑی نظر رکھی جا

رہی ہے اور کانفرنس ہال کی حفاظت کا ذمہ جناب لی ہاگ نے خود لے رکھا ہے اس لئے وہاں ان کی نظروں میں آئے بغیر چڑیا کا ایک بچہ بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ ہمارا انتظام فول پروف ہے۔ اس سلسلے میں انتہا پسند قوتوں نے پیش قدمی کی تو انہیں آہنی ہاتھوں سے روک دیا جائے گا"...... پرائم منسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب تک کتنے وفود کافرستان پہنچ چکے ہیں"۔ پریذیڈنٹ صاحب نے پوچھا۔

"ساٹھ سے زائد ممالک کے وفود یہاں آ چکے ہیں جناب۔ مزید دس ممالک کے وفود یہاں آنے والے ہیں جو آج شام تک یہاں پہنچ جائیں گے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لی ہاگ سے آپ کی بات ہوئی ہے"...... پریذیڈنٹ صاحب نے قدرے معنی خیز انداز میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی تھوڑی دیر قبل میری ان سے ہاٹ لائن پر بات ہوئی تھی۔ ان کی طرف سے تمام انتظامات مکمل ہیں۔ آزادی کانفرنس میں ان کی طرف سے کوئی کمی نہیں ہو گی۔ کل جو کچھ ہو گا اس سے کافرستان میں انقلاب کا ایک ایسا باب رقم ہو گا جو رہتی دنیا تک بھلایا نہیں جا سکے گا"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"آزادی کانفرنس کے سلسلے میں پاکیشائی نمائندوں کا کیا ردعمل ہے"...... پریذیڈنٹ صاحب نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ان کا ردعمل ملا جلا سا ہے جناب۔ کچھ اس کانفرنس کو اب تک کافرستان کا ڈرامہ قرار دے رہے ہیں اور کچھ اس آزادی کانفرنس کے حامی بھی ہیں۔ جن میں حکومتی نمائندے بھی شامل ہیں اور چند عوامی اور اپوزیشن رہنما بھی۔ لیکن میں نے ان سب کے خدشات دور کر دیئے ہیں۔ میں نے انہیں ہر لحاظ سے اپنے اعتماد میں لے لیا ہے۔ آزادی کانفرنس میں ہر کوئی رائے دہی آزادی سے استعمال کر سکتا ہے لیکن حتمی فیصلہ ہیون ویلی کے حریت رہنما کریں گے اور ان کا کیا ہوا فیصلہ ایسا ہو گا کہ اقوام متحدہ سمیت پاکیشیا کا کوئی شخص بھی ان کے فیصلے کو جھٹلا نہیں سکے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''دیکھ لیں۔ کل کا دن کافرستان کی عزت اور ناموس کا دن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کریں کچھ اور ہو کچھ اور جائے۔ میں نے بڑی مشکلوں سے کافرستان کے عوام اور خاص طور پر انتہا پسند تنظیموں کو روکا ہوا ہے ورنہ وہ اس آزادی کانفرنس کے حق میں نہیں ہیں۔ میں نے انہیں ہر ممکن طریقے سے یقین دلا دیا ہے کہ ہیون ویلی کافرستان کا اٹوٹ انگ ہے اور ہمیشہ کافرستان کا اٹوٹ انگ ہی رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے کافرستان سے الگ نہیں کر سکتی''...... پریذیڈنٹ صاحب نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں جناب۔ انتہا پسند تنظیمیں ہوں یا کافرستان کی عوام۔ انہیں کل کسی بھی طور پر مایوسی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا

بلکہ کل کا انقلاب کانفرنس کی تمام خوشیوں کو دوبالا کر دے گا۔ جو لوگ اس آزادی کانفرنس کے مخالف ہیں تاریخ ساز فیصلے کے بعد وہ بھی خوش ہو جائیں گے اور والہانہ رقص کرنے پر مجبور ہو جائیں گے''...... پرائم منسٹر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''پھر بھی اس تاریخ ساز فیصلے کے بعد کافرستان اور ہیون ویلی میں انتشار پھیلنے کا خدشہ ہے۔ اس فیصلے کے خلاف خاص طور پر ہیون ویلی میں بہت شور اٹھے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہیون ویلی کے عوام اپنے ہی لیڈروں کے فیصلے سے انکار کر دیں۔ ایسی صورت میں وہاں کئی تحریکیں جنم لے سکتی ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو اس بار شاید ہم ان تحریکوں کو کچلنے میں بھی ناکام ہو جائیں۔ لیڈروں سے زیادہ ہیون ویلی کی عوام جذباتی ہے۔ وہ سڑکوں اور گلیوں میں نکل آئی تو ہمارے لئے انہیں سنبھالنا مشکل ہو جائے گا''...... پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔

''ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں سر۔ تاریخ ساز فیصلے پر ہیون ویلی، پاکیشیا اور کافرستان سے بھی شور اٹھے گا۔ مسلمان ہمارے اس اقدام کو کبھی قبول نہیں کریں گے لیکن انٹرنیشنل کانفرنس کے بعد وہ کچھ بھی کر لیں، ہیون ویلی میں وہی ہو گا جو ہم چاہیں گے''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''ایسا تو پہلے بھی ہو رہا ہے لیکن آنے والا وقت ہمارے لئے خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ آپ لی ہاگ کو بلا کر ایک بار پھر اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے ڈسکس کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری ذرا سی غلطی پوری دنیا میں ہمارے لئے شرمندگی کا باعث بن جائے اور ہیون دیلی ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے۔ اگر ایسا ہوا تو عوام اور آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی''...... پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''ایسا کچھ نہیں ہو گا جناب۔ بہرحال آپ کہتے ہیں تو میں لی ہاگ کو بلا لیتا ہوں۔ اس سے ڈسکس فائنل کر کے آپ کو مطلع کر دیتا ہوں تاکہ آپ کے تمام خدشات دور ہو جائیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''تو پھر آپ ایسا کریں کہ لی ہاگ کے ساتھ پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ میں آ جائیں۔ میں اس سلسلے میں ایک فیصد بھی رسک لینے کے حق میں نہیں ہوں۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں، میں لی ہاگ سے خود استفسار کرنا چاہتا ہوں''...... پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔

''او کے سر۔ میں دو گھنٹوں تک لی ہاگ کے ساتھ پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ پہنچ جاؤں گا''...... پرائم منسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں انتظار کروں گا۔ اور ہاں لی ہاگ سے کہیں کہ گریٹ پلان کی فائل سمیت وہ یہاں آنے والے مہمانوں کی فہرستیں اور ان کی سیکورٹی کے انتظامات اور کافرستان میں ہونے

والے ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تمام رپورٹس ساتھ لائے۔ میں ایک نظر تمام دستاویزات دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ ان میں ضروری ہو تو کمی بیشی کی جا سکے''...... پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔

''یس سر۔ میں لی ہاگ تک آپ کا پیغام پہنچا دوں گا''۔ پرائم منسٹر نے کہا اور پھر انہوں نے چند رسمی باتوں کے بعد رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''پریذیڈنٹ صاحب ضرورت سے زیادہ خدشات میں مبتلا ہیں۔ جب ہر کام روٹین اور باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہو رہا ہے تو شک کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ لیکن انہیں کون سمجھائے''۔ پرائم منسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ انہیں پریذیڈنٹ صاحب کے شکی مزاج پر غصہ آ رہا تھا لیکن بہرحال وہ کافرستان کے پریذیڈنٹ تھے۔ ان کے خدشات دور کرنا پرائم منسٹر کے فرائض میں شامل تھا اس لئے وہ ان کے احکامات کیسے ٹال سکتے تھے۔ پرائم منسٹر نے چند لمحے توقف کے بعد سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''لی ہیڈ کوارٹر''...... بٹن پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر کی مشینی آواز سنائی دی۔

''پرائم منسٹر سپیکنگ۔ میری لی ہاگ سے بات کراؤ''...... پرائم منسٹر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ویٹ کریں''...... دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ریسیور میں ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔ شاید ماسٹر کمپیوٹر اپنی میموری کے تحت پرائم منسٹر کی وائس چیک کر رہا تھا۔

''لیس۔ لی ہاگ سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے لی ہاگ کی آواز سنائی دی۔

''پرائم منسٹر بول رہا ہوں۔ مسٹر لی ہاگ، آپ فوراً میرے پاس آ جائیں۔ پریذیڈنٹ صاحب، میرے اور آپ کے ساتھ ایک ضروری میٹنگ کرنا چاہتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''میٹنگ۔ یہ میٹنگ کرنے کا کون سا وقت ہے جناب۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کل ہونے والی آزادی کانفرنس کے سلسلے میں کام کر رہا ہوں۔ میری مصروفیت کا یہ عالم ہے کہ میرے پاس سر کھجانے کا بھی وقت نہیں ہے''...... دوسری طرف سے لی ہاگ کی آواز سنائی دی۔

''میں جانتا ہوں لیکن صدر مملکت پر آزادی کانفرنس کے حوالے سے شدید ذہنی دباؤ ہے۔ وہ آپ سے مل کر اپنے تمام خدشات دور کرنا چاہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں اس سلسلے میں آپ نے بارہا صدر مملکت سے میٹنگز کی تھیں اور انہیں کامیابی کا مکمل یقین بھی دلا دیا تھا لیکن اس آخری وقت میں ان کے ذہن میں چند خدشات سر ابھار رہے ہیں اور ان کے خدشات دور کرنا میرا اور آپ کا فرض ہے اس لئے جیسے بھی ہو آپ وقت نکالیں اور یہاں آ جائیں''۔ پرائم منسٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے سر۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں آ جاتا ہوں ورنہ پریذیڈنٹ صاحب اگر مجھے خود بھی فون کرتے تو میں ان سے ملاقات کے لئے معذرت کر لیتا''...... دوسری طرف سے لی ہاگ نے کہا۔

''اس لئے انہوں نے آپ کی بجائے مجھے فون کیا تھا''۔ پرائم منسٹر نے مسکرا کر کہا۔ انہوں نے لی ہاگ کو اپنے ساتھ ان تمام فائلیں بھی لانے کا کہہ دیا جس کے بارے میں صدر مملکت نے انہیں ہدایات دی تھیں۔

''ٹھیک ہے جناب۔ میں آدھے گھنٹے تک تمام فائلیں لے کر آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا''...... دوسری طرف سے لی ہاگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کا ہی انتظار کر رہا ہوں''...... پرائم منسٹر نے کہا اور انہوں نے دوسری طرف سے لی ہاگ کا جواب سن کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ جانتے تھے کہ لی ہاگ ان کی کسی بات کو ٹال نہیں سکتا تھا۔ لی ہاگ کے پاس ریڈ اتھارٹی تھی۔ انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں اور مصروفیات کی وجہ سے وہ پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر سے ملاقات کرنے سے انکار کرنے کا اختیار رکھتا تھا۔

تاریخ ساز انقلاب آنے میں صرف ایک رات ہی باقی تھی اور اس رات میں لی ہاگ نے اپنے گریٹ پلان کو کامیاب کرنے کے لئے تمام انتظامات کرنے تھے اور انہیں حتمی شکل دینی تھی اس لئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایسے وقت میں اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں تھا اور وہ ان سے ملاقات نہ کرنے کا حق بھی رکھتا لیکن لی ہاگ اور پرائم منسٹر میں ایسے مراسم تھے کہ نہ لی ہاگ ان کی کسی بات سے انکار کر سکتا تھا اور نہ ہی پرائم منسٹر صاحب لی ہاگ کی کسی بات کو رد کرتے تھے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہیلی کاپٹر میں لی ہاگ تمام متعلقہ فائلیں لے کر وہاں پہنچ گیا اور پرائم منسٹر صاحب اس کے ہیلی کاپٹر میں پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔

پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ میں لی ہاگ اور پرائم منسٹر نے پریذیڈنٹ صاحب سے ملاقات کر کے انہیں تمام فائلیں دکھائیں اور پھر لی ہاگ نے مدلل لفظوں میں پریذیڈنٹ صاحب کو باخوش اسلوبی اپنے اعتماد میں لیا اور پھر وہ پریذیڈنٹ صاحب کو مطمئن کر کے اور ان سے اجازت لے کر پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ سے نکل آئے۔

لی ہاگ نے تند و تیز جملوں اور بڑے مدلل انداز میں تقریر کر کے پریذیڈنٹ صاحب کے تمام خدشات دور کر دیئے تھے جس سے پریذیڈنٹ صاحب قطعی طور پر مطمئن ہو گئے تھے کہ واقعی لی ہاگ کے گریٹ پلان میں کوئی خامی نہیں تھی۔ اس پلان پر عمل کرنے کے لئے لی ہاگ پوری تندہی سے کام کر رہا تھا۔

اس کی کامیابی یقینی تھی اور اس کی کامیابی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ صاحب کی کامیابی تھی بلکہ گریٹ پلان کی کامیابی کافرستان کی کامیابی تھی۔ گریٹ پلان کے کامیاب ہوتے ہی ہیون

ویلی پکے ہوئے پھل کی طرح کافرستان کی جھولی میں گرنے والا تھا اور پاکیشیا سمیت پوری دنیا پر یہ آشکار ہونے والا تھا کہ ہیون ویلی پر صرف کافرستان کا حق تھا اور ہیون ویلی واقعی کافرستان کا اٹوٹ انگ ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت اس سے جدا نہیں کر سکتی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سپریم کانفرنس ہال میں اس وقت تل دھرنے تک کی جگہ نہیں تھی۔ کانفرنس ہال میں غیر ملکی مندوبین کے ہمراہ انٹرنیشنل میڈیا ز کے نمائندے بھی وہاں موجود تھے۔

تمام ملکی اور غیر ملکی مندوبین کو مخصوص ترتیب سے بٹھایا گیا تھا۔ کانفرنس ہال کے وسط میں ایک بڑی گول میز رکھی گئی تھی جہاں آزادی کانفرنس کی اہم شخصیات کے بیٹھنے کا اہتمام کیا گیا تھا جو ہیون ویلی کے سلسلے میں اپنے ممالک کی طرف سے کانفرنس میں بولنے اور حق رائے دہی کا اختیار رکھتے تھے جبکہ باقی افراد کانفرنس ہال میں ایک دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہال میں چاروں طرف گیلریاں بھی بنی ہوئی تھیں جہاں ملکی اور غیر ملکی نمائندے بھرے ہوئے تھے۔

میز کے عین اوپر دو مختلف سائیڈوں میں بڑی بڑی سکرینیں لگا

دی گئی تھیں جو لائیو ٹیلی کاسٹ کے ذریعے گول میز کانفرنس کے ایک ایک شخص کو کور کر سکتی تھیں۔ ان سکرینوں کی مدد سے نہ صرف ہال میں دور دور بیٹھے ہوئے افراد کانفرنس کو دیکھ سکتے تھے بلکہ ہال میں لگے ہوئے سپیکروں میں کانفرنس ہال میں ہونے والی ایک ایک بات سن سکتے تھے۔ کافرستانی حکام، لی ہاگ کے گریٹ پلان کی کامیابی کے لئے اس حد تک پرامید تھے کہ آزادی کانفرنس کی کارروائی پوری دنیا کو دکھانے کے لئے انہوں نے میڈیا کو لائیو ٹیلی کاسٹ کی اجازت بھی دے دی تھی اسی لئے ہال اور گیلریوں میں جگہ جگہ کیمرے لگے ہوئے تھے جہاں سے گول میز کے گرد موجود ایک ایک شخص کو بخوبی ایکسپوز کیا جا سکتا تھا۔

آزادی کانفرنس کے مندوبین کانفرنس میں شرکت کے لئے آ چکے تھے۔ گول میز کی صدارت کی کرسی خالی تھی جہاں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون کو بٹھایا جانا تھا۔ کافرستانی حکام نے بہت سوچ سمجھ کر آزادی کانفرنس کی صدارت جناب سان ڈی رون کو دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کانفرنس میں پہلے مرحلے پر تمام ممالک آزاد رائے کا حق رکھتے تھے اور ہیون ویلی کے سلسلے میں کھل کر بات کر سکتے تھے۔ دوسرے مرحلے کے طور پر کانفرنس ہال میں موجود شرکاء کو بولنے کا حق تھا اس کے بعد تمام تجاویز کو ایک مسودے کی شکل دی جاتی جسے حریت راہنماؤں کو دیا جانا تھا۔ حریت رہنما ان دستاویزات کی پڑتال کرتے اور پھر وہ دستاویزات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے ان تجاویزات پر دستخط کر کے کافرستانی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کے حوالے کر دیتے۔ ان دستاویزات پر دونوں دستخط کر کے مہریں ثبت کرتے اور پھر ان دستاویزات کو منظوری کے لئے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے حوالے کر دیا جاتا جو ان تمام تجاویزات کا از سرنو جائزہ لیتے اور پھر کافرستان اور ہیون ویلی کے مخصوص نمائندگان سے ان کی اجازت لے کر اپنے دستخط اور مہر ثبت کر دیتے۔ اس کے بعد آخری مرحلے میں حریت راہنماؤں کو یہ اختیار دیا جاتا کہ وہ اٹھ کر باضابطہ طور پر یہ اعلان کر سکتے تھے کہ ہیون ویلی کے لئے ان کا اصل مؤقف کیا ہے۔ وہ ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق چاہتے ہیں یا پاکیشیا سے یا پھر وہ ہیون ویلی کو ایک خودمختار اور آزاد ریاست کے طور پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کا باضابطہ اعلان ہی اس آزادی کانفرنس کا اصل فیصلہ ہوتا اور پوری دنیا کے نمائندوں اور میڈیا کی موجودگی میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری انہیں گواہ بنا کر ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کی مرضی کے مطابق ان کے فیصلے پر عمل کرتے اور ہیون ویلی کے نمائندگان کا فیصلہ قطعی آخری فیصلہ ہوتا جس کے بعد کسی کو بھی بولنے کا کوئی حق نہ ہوتا۔ اس فیصلے کے بعد اقوام متحدہ کی طرف سے پوری دنیا کو یہ پیغام دیا جاتا کہ فیصلہ ہیون ویلی کے نمائندوں کی مرضی اور ان کی منشاء کے مطابق کیا گیا ہے اس لئے ان کی مرضی اور ان کی خواہش پر ہی عمل کیا جائے گا اور اس طرح ہیون ویلی کا تنازع

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے گا۔ تاریخ ساز فیصلے پر نہ کافرستان کو بعد میں کچھ بولنے کا حق ہوگا اور نہ پاکیشیا کو۔ اس سلسلے میں دونوں ممالک کو اقوام متحدہ کی طرف سے قرار دادیں پیش کی جائیں گی جس پر دونوں ممالک کے سیکرٹری خارجہ بغیر کوئی اعتراض کئے دستخط کریں گے اور اقوام متحدہ ان قراردادوں پر سختی سے عملدرآمد کرانے کے لئے پابند ہوگی۔

اس سلسلے میں پوری دنیا کے نمائندوں سے بات کر لی گئی تھی اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کافرستانی حکام اور پاکیشیائی حکام سے الگ الگ ملاقاتیں بھی کی تھیں تاکہ کانفرنس کی کارروائی کے دوران کوئی بدمزگی پیدا نہ ہو اور ہر ممکن طریقے سے ہیون ویلی کا تنازع اس آزادی کانفرنس میں ہی حل کر دیا جائے۔

پاکیشیا شروع سے ہی اس تنازع کو حل کرنے کا خواہاں تھا اور ہیون ویلی کے عوام کی ہر خوشی ہی ان کی خوشی تھی اس لئے انہیں بھلا اس بات سے کیا اعتراض ہو سکتا تھا کہ ہیون ویلی کے نمائندے آزادی کانفرنس میں باضابطہ کیا اعلان کریں گے۔ پاکیشیا ہر حال میں ہیون ویلی کے عوام کو ان کا حق دلانا چاہتا تھا۔ ہیون ویلی میں کافرستانی فوج جو معصوم اور بے گناہ افراد کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہی تھی اور ہیون ویلی کے عوام کا جینا دوبھر کر رہی تھی۔ اس ظلم سے پاکیشیائی حکام ہر حال میں ہیون ویلی کو آزاد دیکھنا چاہتے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھوڑی ہی دیر میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون وہاں تشریف لے آئے۔ گول میز کے گرد بیٹھے ہوئے افراد اور کانفرنس ہال میں موجود تمام افراد انہیں کانفرنس ہال میں داخل ہوتے دیکھ کر اپنی جگہوں پر اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کی آمد پر ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

جناب سان ڈی رون نے مسکرا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر شاندار انداز میں استقبال کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا اور باوقار انداز میں چلتے ہوئے صدارت کی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔

کانفرنس ہال میں پہلے ہر طرف شور سنائی دے رہا تھا۔ تمام لوگ اس آزادی کانفرنس کے حوالے سے اپنی اپنی بولیاں بول رہے تھے لیکن جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون کے آنے کے بعد وہاں گہرا سکوت چھا گیا تھا۔ ان کے کرسی پر بیٹھتے ہی تمام افراد اپنی اپنی نشستوں پر براجمان ہو گئے۔

کانفرنس ہال میں موجود تمام کیمرے آن تھے جو لائیو ٹیلی کاسٹ کر رہے تھے اور آج چونکہ ایک تاریخ ساز دن تھا۔ ہیون ویلی، کافرستان اور پاکیشیا کے ایک بہت بڑے تنازع کو ختم کرنے کے لئے انٹرنیشنل کانفرنس بلائی گئی تھی اس لئے ساری دنیا کی نظریں ٹی وی سکرینوں پر ہی مرکوز تھیں۔

”آزادی کانفرنس کا آغاز کیا جائے“..... کافرستانی پرائم منسٹر نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سے مخاطب ہو کر نہایت خوش

اخلاقی سے کہا۔ اس سے پہلے کہ جناب سان ڈی رون کانفرنس شروع کرنے کی اجازت دیتے اسی لمحے گول میز کے ایک طرف بیٹھے ہوئے سر سلطان اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”جناب صدر۔ اس سے پہلے کہ آپ کانفرنس شروع کرنے کی اجازت دیں۔ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں“..... سر سلطان نے بڑے بردبار اور اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور جناب سان ڈی رون سمیت تمام افراد کی نظریں ان پر جم گئیں۔

”فرمائیں۔ کیا کہنا ہے آپ کو“..... جناب سان ڈی رون نے کہا۔ ان کی بات سن کر کافرستانی وزیراعظم خاموش ہو کر دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

”جناب صدر۔ آج ایک تاریخ ساز دن ہے۔ آج آزادی کی اس کانفرنس میں ہیون ویلی میں امن اور سکون کے نئے دور کا آغاز ہونے والا ہے اور ہیون ویلی کو خوشیاں اور ان کے خوابوں کی تعبیر ملنے والی ہے جس کا وہ لوگ پچھلی چھ دہائیوں سے نہ صرف خواب دیکھ رہے ہیں بلکہ آزادی کی اس جنگ میں سڑکوں اور بازاروں میں ان کا بے دردی سے خون بھی بہایا گیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آزادی کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جائے تاکہ اس سے دنیا کے تمام مسلمانوں کے دل منور ہو جائیں اور اس نیک کام کے لئے ہمارا پروردگار ہمارا اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو اور ہیون ویلی کے اگلے دن کا سورج ہیون ویلی کے عوام کی زندگیوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نئی خوشیاں اور نئی امنگوں کی روشنی لا سکے۔ یہ معاملہ چونکہ ہم مسلمانوں اور کافرستانیوں کے درمیان تنازع کا باعث بنا ہوا ہے اس لئے کسی کو اس کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور نہ ہونا چاہئے“...... سرسلطان نے بڑے باوقار انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اس میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ آپ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ اس آزادی کانفرنس میں ہر کسی کو بولنے اور اپنے اپنے طور پر عمل کرنے کا مکمل اختیار ہے“...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا تو وہاں موجود مسلمان اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو کلام پاک کی تلاوت کرنے کی اجازت دینے پر دل کھول کر داد دینے لگے۔ ان کی یہ داد سرسلطان کے لئے بھی تھی جنہوں نے اس آزادی کانفرنس میں غیر ملکی مندوبین کے سامنے کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے شروع کرانے کا کہا تھا۔ اتنے بڑے کانفرنس ہال میں، ہزاروں کی تعداد میں غیر مسلموں کے سامنے سرسلطان کی یہ بات مسلمانوں کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی تھی اور یہ سرسلطان کا ہی حوصلہ تھا کہ انہوں نے اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہی دنیا بھر کے مسلمانوں کے دل کی بات کہہ کر ان کے دل جیت لئے تھے۔

”شکریہ جناب صدر“...... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ انہوں نے سامنے بیٹھے ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کی طرف

دیکھا تو ایک حریت رہنما قاری محمد عثمان غازی سر ہلا کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے ہاتھ باندھ کر بسم اللہ پڑھی اور پھر نہایت میٹھی آواز میں سورۃ رحمٰن کی تلاوت کرنا شروع کر دی۔ ان کی آواز میں اس قدر شیرینی تھی کہ ہال کلام پاک کی آواز سے جھوم اٹھا تھا اور وہاں موجود تمام افراد پر رقت سی طاری ہو گئی تھی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے سر سورۃ رحمٰن کی تلاوت کے احترام میں جھک گئے۔

ہال کی دیواروں کے پاس لی ہاگ کی فورس کے بلیک سپائیڈرز موجود تھے جو چوکنے کھڑے تھے اور ہر طرح کے حالات سے نپٹنے کے لئے تیار تھے۔ لی ہاگ کافرستانی پرائم منسٹر کی کرسی کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں چند فائلیں تھیں۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک نظر آ رہی تھی جیسے کانفرنس ہال میں جو ہونے والا تھا یا ہو رہا تھا اس کے گریٹ پلان کے تحت ہی ہو رہا تھا۔

قاری محمد عثمان غازی نے تلاوت کلام پاک کے بعد سورۃ رحمٰن کا باقاعدہ ترجمہ سنایا اور پھر انہوں نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر نہایت خشوع خضوع سے دعا مانگنا شروع کر دی۔ وہاں موجود مسلمان حاضرین بھی ان کی دعا میں شریک ہو گئے۔ پھر دعا کے ختم ہونے کے بعد اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے آزادی کانفرنس شروع کرنے کی باقاعدہ اجازت دے دی۔ سب سے پہلے کافرستانی پرائم منسٹر اٹھے اور انہوں نے وہاں آنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

والے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ باقاعدہ تقریر کرنا شروع ہو گئے۔ ان کی تقریر کا لب لباب یہی تھا کہ کافرستان کی ہمدردیاں شروع سے ہی ہیون ویلی کے عوام کے ساتھ تھیں اور انہوں نے ہیون ویلی میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن کوششیں کی تھیں۔ انہوں نے اس تاثر کو یکسر غلط ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ ہیون ویلی میں کافرستانی فوج قابض ہے اور وہ اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے ہیون ویلی پر اپنا تسلط جمائے ہوئے ہے۔

کافرستانی پرائم منسٹر نے یہ بھی کہا تھا کہ ہیون ویلی میں کافرستان کی فوج ضرور موجود ہے لیکن وہ عام شہریوں اور بے گناہ لوگوں کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھاتی بلکہ ان کی ڈیوٹی ان شر پسند عناصر کو کچلنے کے لئے وہاں لگائی گئی ہے جو ہیون ویلی کے مسلمانوں کے جذبات بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہیون ویلی کے امن کے دشمن ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے ہیون ویلی میں بیرونی قوتوں کے مداخلت کرنے کا زور شور سے کہا تھا۔ ان کے کہنے کے مطابق اگر ہیون ویلی سے بیرونی مداخلت کار نکل جائیں تو ہیون ویلی جنت نظیر بن سکتی ہے۔ وہاں امن بھی قائم ہو سکتا ہے اور ہیون ویلی کے عوام چین و سکون سے زندگیاں بسر کر سکتے ہیں۔ بیرونی مداخلت کاروں کے سلسلے میں انہوں نے کھل کر پاکیشیا کی طرف انگلی بھی اٹھائی تھی اور اس سلسلے میں انہوں نے اقوام متحدہ

کے جنرل سیکرٹری کو چند ایسی دستاویزات بھی پیش کی تھیں جن کی رو سے پاکیشیا کی طرف سے ہیون ویلی میں کافرستان کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کیا جا رہا تھا۔

کافرستانی پرائم منسٹر تند و تیز آواز میں تقریر کر رہے تھے اور جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون ان دستاویزات کا مطالعہ کر رہے تھے جو کافرستانی پرائم منسٹر نے انہیں دی تھیں۔

لمبی چوڑی تقریر کرنے کے بعد کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا کہ وہ امن کے نمائندے ہیں اور ان کے مطابق آزاد رہنے کا حق ہر کسی کو حاصل ہے۔ وہ ہیون ویلی کے عوام کے کس قدر ہمدرد ہیں اس کا اندازہ اس آزادی کانفرنس سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ آزاد پسند قوم کے نمائندے نہ ہوتے تو اس آزادی کانفرنس کا قیام کبھی عمل میں نہ لایا جا سکتا تھا۔ انہوں نے تمام تر اختیارات حریت راہنماؤں کو دے دیئے تھے کہ اس آزادی کانفرنس میں حریت راہنما آج جو فیصلہ کریں گے وہ حتمی فیصلہ ہو گا۔ کافرستان اس فیصلے کا پابند ہو گا۔ اگر حریت راہنما یہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاکیشیا سے الحاق کر کے آزاد اور خوش رہ سکتے ہیں تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ حریت راہنما اگر آزاد ریاست کا قیام چاہیں تو وہ آج انہیں یہ اختیار بھی دینے کے لئے تیار ہیں اور اگر وہ کافرستان سے الحاق کرنا چاہیں تو وہ ہیون ویلی کو باقاعدہ ایک آزاد ریاست اور خود مختار صوبے کی حیثیت دے دیں گے اور ہیون ویلی کو کافرستان کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمام مراعات سے مالا مال بھی کیا جائے گا اور ہیون ویلی کے نوجوانوں کو کافرستان کے ہر اہم شعبے میں شامل کر کے انہیں حکومتی مشینری کا حصہ بھی بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کافرستان سے الحاق کرنے کی صورت میں ہیون ویلی کو ایک جدید اور کامیاب انڈسٹریل ویلی بنانے کا بھی اعلان کیا اور یہ بھی اعلان کیا کہ اگر ہیون ویلی کے حریت راہنما کافرستان سے الحاق کا اعلان کرتے ہے تو وفاق کی طرف سے ہیون ویلی کی تعمیر و ترقی کے لئے بڑے بڑے فنڈز بھی جاری کیے جائیں گے جس سے ہیون ویلی میں روزگار بھی فراہم ہوں گے اور ہیون ویلی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر سکے گا۔

کافرستانی پرائم منسٹر ایک طرف ہیون ویلی کو خود ارادیت اور خود مختاری کا حق دینے کی بھی باتیں کر رہے ہیں اور دوسری طرف ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کو سبز باغ بھی دکھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کی تقریر ختم ہوئی تو وہ اپنی کرسی پر بڑے اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھ گئے۔

کافرستانی پرائم منسٹر کے بیٹھتے ہی پاکیشیائی پرائم منسٹر اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ پاکیشیائی پرائم منسٹر نے کافرستانی پرائم منسٹر کے ان تمام الزام کی تردید کی تھی جو کافرستانی پرائم منسٹر نے اپنی تقریر کے دوران پاکیشیا پر لگائے تھے۔ انہوں نے ان دستاویزات کو بھی نقلی اور فیک

قرار دے دیا جو کافرستانی پرائم منسٹر نے ثبوت کے طور پر بیرونی مداخلت کاروں کے حوالے سے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو پیش کئے تھے۔ پاکیشیائی پرائم منسٹر نے لمبی چوڑی تقریر کرنے کی بجائے اس آزادی کانفرنس کا خیر مقدم کیا تھا اور انہوں نے کہا کہ وہ اور پاکیشیائی عوام صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ہیون ویلی کے عوام کو ان کی خواہش کے مطابق ان کا حق دیا جائے اور ان کے سروں پر جو چھ دہائیوں سے ظلم کی تلوار لٹکی ہوئی ہے وہ تلوار ان کے سروں سے ہٹا لی جائے۔ انہیں اور پاکیشیائی عوام کے ساتھ پوری دنیا کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا کہ ہیون ویلی کے حریت راہنما کیا فیصلہ دیں گے۔ ہیون ویلی کے عوام کی خواہش ہو تو وہ پاکیشیا سے الحاق کریں اور اگر وہ چاہیں تو کافرستان سے بھی الحاق کر سکتے ہیں۔ انہوں نے صاف لفظوں میں ہیون ویلی کے عوام اور دنیا کے نمائندوں کو پاکیشیا کے ابتر حالات کے بارے میں کھل کر بتا دیا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ ہیون ویلی کے عوام کو سبز باغ نہیں دکھانا چاہتے۔ اگر ہیون ویلی کے باشندے پاکیشیا سے الحاق کریں گے تو پاکیشیا ہیون ویلی کے عوام کے لئے وہی کچھ کرے گا جو باقی صوبوں کے لئے کرتا ہے۔ ان کی زور دار اور پر اثر تقریر سے حاضرین بے اختیار تالیاں بجانے پر مجبور ہو گئے تھے کیونکہ پاکیشیا نے اپنا مدعا نہایت سچائی اور پوری ایمانداری سے بیان کیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاکیشیا کے وزیراعظم کی تقریر کے بعد وہاں کھلی بحث شروع ہو گئی۔ تمام دنیا کے نمائندے ہیون ویلی کے عوام کا کھل کر ساتھ دے رہے تھے۔ ان میں سے بعض ممالک کے نمائندے حریت راہنماؤں کو کافرستان سے الحاق کرنے کی تجویزیں دے رہے تھے اور بعض پاکیشیا سے، ان عمائدین کی تعداد بہت کم تھی جو ہیون ویلی کو آزاد اور خود مختار ریاست کے طور پر دیکھنا چاہتے تھے۔ الغرض وہاں جتنے منہ تھے اتنی ہی باتیں کی جا رہی تھیں۔ عمائدین کے بعد ہال میں موجود دوسرے افراد سے تجاویز لینے کا سلسلہ شروع ہو گیا جن کا تعلق ملکی اور غیر ملکی مختلف طبقہ ہائے فکر سے تھا۔

ایک گھنٹے تک یہ سلسلہ جاری رہا اور پھر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سان ڈی رون کے حکم پر گیند ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کے کورٹ میں آ گئی۔

حریت راہنماؤں نے اپنے لیڈر کے طور پر سید ناظم حسن جیلانی صاحب کو بتایا تھا جو ہیون ویلی کے تحریک آزادی کے سب سے بڑے اور سینئر لیڈروں میں سے ایک تھے اور انہوں نے تحریک آزادی کے لئے کافرستانی فوج کے ہاتھوں متعدد بار صعوبتیں بھی اٹھائی تھیں اور سینکڑوں بار نظر بند بھی کئے جا چکے تھے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"...... سید ناظم حسن جیلانی صاحب نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے نہایت عزت و احترام سے بسم اللہ پڑھی اور پھر وہ نہایت مدبرانہ اور بزرگانہ انداز میں بولنے لگے۔

"سب سے پہلے میں ان تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس وقت ہمارے لئے ہماری قوم کے لئے اور ہیون ویلی کے لئے اس آزادی کانفرنس میں موجود ہیں۔ میں جناب صدر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو اس اجلاس کی ہمارے لئے صدارت کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی صدارت میں آج جو فیصلہ ہو گا وہ نہ صرف تاریخی اہمیت کا حامل ہو گا بلکہ اس فیصلے سے ہیون ویلی کے لئے پوری دنیا میں ایک نئے باب کی راہیں کھل جائیں گی جس سے ہیون ویلی میں آزادی، خوشحالی اور خوشی کے نئے دیئے روشن ہو جائیں گے اور ان دیوں کی روشنی میں ہیون ویلی کے ڈرے ہوئے لوگوں، سہمے ہوئے بچوں اور خوف سے لرزتی ہوئی عورتوں کے چہرے روشن ہو جائیں گے جو پچھلی چھ دہائیوں سے آزادی کا پرچم اٹھائے اپنے بچوں، اپنے بزرگوں اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کے خون کی قربانی دیتے آ رہے ہیں۔ میں اس اہم موقع پر ہیون ویلی کے عوام پر ہونے والے ظلم، ستم کی داستانیں بیان نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم ہیون ویلی میں کن مصائب سے دو چار ہیں۔ آج اس آزادی کانفرنس میں ہیون ویلی کے عوام کو جب یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ ہم اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کریں تو میرے لئے اور ہیون ویلی والوں کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کی کوئی بات نہیں ہو سکتی البتہ میں پاکیشیا اور ان تمام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسلمانوں کا شکریہ ضرور ادا کروں گا جنہوں نے ہمارے حق کے لئے ہماری آواز میں آواز ملائی اور ہماری ہر تکلیف اور دکھ میں انہوں نے ہمارا ساتھ دیئے اور ہم سے قدم سے قدم ملانے اور شانے سے شانہ ملانے کی قسمیں کھائیں اور ہمارے شہیدوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ہمارے ساتھ مل کر خون کے آنسو بہائے۔ آج اس تاریخ ساز فیصلے کے بعد ہم بھی اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جائیں گے۔ دنیا میں ہمارا بھی ایک نام اور ایک مقام ہو گا۔ ہم دنیا کو آج یہ یقین دلا دیں گے کہ ہماری آزادی کی کوئی تحریک لاحاصل اور شر پسندوں کے لئے نہیں تھی۔ ہم نے جب بھی اور جو کچھ بھی کیا وہ صرف آزادی کے لئے کیا تھا۔ آزادی کے لئے ہمیں جو تکلیفیں اور صعوبتیں اٹھانی پڑی تھیں اور ہم نے اپنوں کا جس قدر خون بہتے ہوئے دیکھا ہے آج کا دن ان آزادی کے متوالوں اور شہیدوں کے نام سے منسوب کیا جائے گا۔ آپ سب نے جس طرح کھل کر ہمارا ساتھ دیا ہے اور ہمیں تجاویز دی ہیں ہم دل سے ان کی قدر کرتے ہیں۔ آپ سب کی تجویزیں اور مشورے ہمارے سر آنکھوں پر ہیں لیکن ہم ان تجویزوں اور ان مشوروں پر عمل نہیں کر سکیں گے۔ ہماری قوم کی نظریں ہم پر ہیں۔ وہ کیا چاہتے ہیں اور ان کی خواہشیں کیا ہیں یہ ہم جانتے ہیں۔ ہمیں چونکہ خود ارادیت کا حق دیا گیا ہے اس لئے ہم اس حق کو ہیون ویلی کے عوام کی امیدوں، ان کی امنگوں اور ان

کی توقعات کے مطابق استعمال کریں گے۔ اس سلسلے میں ہم نے ہیون ویلی میں کئی بار عام لوگوں کے درمیان جا کر جلسے کیے تھے۔ ان سے مشورے کیے تھے اور ان کی اکثریت رائے ہمارے پاس محفوظ ہے اور اکثریت رائے کے تحت ہم نے اپنے فیصلے کا ایک مسودہ تیار کیا ہے۔ یہ مسودہ ہم جناب صدر کی خدمت میں پیش کریں گے۔ ان کے بعد یہی مسودہ کافرستانی پریذیڈنٹ صاحب، کافرستانی پرائم منسٹر صاحب کو پیش کیا جائے گا جو دستاویزات کی منظوری کے لئے دستخط کریں گے۔ اس کے بعد ہم یہ مسودہ آپ تمام حضرات کو پڑھ کر سنائیں گے اور پھر ہم باضابطہ یہ اعلان کریں گے کہ ہم کیا چاہتے ہیں“...... ناظم حسن جیلانی صاحب نے کہا اور انہوں نے اپنے سامنے پڑی فائل اٹھا کر بڑے احترام کے ساتھ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کی طرف بڑھا دی۔ انہیں مسودے کی فائل اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو دیتے دیکھ کر کافرستانی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک آ گئی تھی۔ لی ہاگ کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سان ڈی رون نے ان سے فائل لی اور اسے کھول کر پڑھنے لگے۔ پر مغز پیپروں کا بغور مطالعہ کرنے لگے۔ فائل میں چار پر مغز پیپر تھے جنہیں پڑھنے میں انہیں زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔

”کیا یہ آپ سب کا حتمی اور متفقہ فیصلہ ہے“...... اقوام متحدہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے جنرل سیکرٹری نے فائل پڑھ کر سید ناظم حسن جیلانی کی طرف دیکھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''بالکل جناب۔ یہ ہمارا نہیں تمام ہیون ویلی کے عوام کا متفقہ فیصلہ ہے جن کی آنکھیں ہمارے فیصلے کے انتظار میں بچھی ہوئی ہیں''...... سید ناظم حسن جیلانی نے مسکرا کر کہا۔

''سوچ لیں۔ منظوری کے بعد آپ کے ان فیصلوں کو حتمی اور ناقابل تردید حیثیت دی جائے گی پھر آپ ان فیصلوں میں کسی بھی قسم کا کوئی رد و بدل نہیں کر سکیں گے''...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سان ڈی رون نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''ہمیں کسی رد و بدل کی ضرورت بھی نہیں ہے جناب''...... سید ناظم حسن جیلانی نے اسی انداز میں کہا۔

''اور آپ سب۔ کیا آپ بھی جیلانی صاحب کے ان فیصلوں سے متفق ہیں''...... جنرل سیکرٹری سان ڈی رون نے باقی حریت راہنماؤں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''جیلانی صاحب ہمارے بزرگ اور ہمارے لیڈر ہیں جناب۔ ان کا ہر فیصلہ ہمارا فیصلہ ہے۔ ہماری ساری قوم کا فیصلہ ہے۔ ہمیں اس پر نہ کوئی اعتراض ہے اور نہ کبھی ہو گا''...... دوسرے حریت راہنماؤں نے یک زبان ہو کر کہا تو اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے ایک طویل سانس لے کر کافرستانی پرائم منسٹر کے عقب میں کھڑے لی ہاگ کو اشارہ کیا تو لی ہاگ فوراً ان کے قریب آ گیا۔

''یہ مسودہ اپنے پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر صاحب کو دے دو''۔ انہوں نے کہا اور لی ہاگ نے بڑے ادب کے ساتھ ان سے فائل لی اور فائل لے کر کافرستانی پریذیڈنٹ کے پاس آ گیا اور پھر اس نے فائل کھول کر پریذیڈنٹ کے سامنے رکھ دی۔ پریذیڈنٹ صاحب نے مسکراتے ہوئے سید ناظم حسن جیلانی کی طرف دیکھا تو جیلانی صاحب مسکرا دیئے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے آنکھوں سے دور کا چشمہ اتارا اور جیب سے نزدیک اور ریڈنگ گلاسز نکال کر آنکھوں پر لگا لئے مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑے۔ ان کی آنکھیں دھندلا رہی تھیں۔ پرنٹڈ پیپرز کے الفاظ انہیں صاف دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ انہوں نے فوراً عینک اتاری اور جیب سے رومال نکال کر عینک کے شیشے صاف کرنے لگے۔ شیشے صاف کر کے انہوں نے دوبارہ پیپروں کی طرف دیکھا مگر دھندلاہٹ بدستور موجود تھی۔ انہوں نے پریشانی کے عالم میں سر اٹھا کر ہیون ویلی کے رہنما سید ناظم حسن جیلانی کی طرف دیکھا تو سید ناظم حسن نے انہیں آنکھ کا مخصوص اشارہ کر دیا۔ ان کا اشارہ دیکھ کر پریذیڈنٹ صاحب کے چہرے پر اطمینان آ گیا اور وہ یوں فائل دیکھنا شروع ہو گئے جیسے کاغذ پر پرنٹ ایک ایک لفظ غور سے پڑھ رہے ہوں۔ اس قدر غیر ملکی مندوبین کے سامنے وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے کہ فائل پڑھ نہیں سکتے ورنہ وہاں موجود مندوبین ان کا مذاق بناتے کہ اتنے بڑے ملک کا صدر اور فائل پڑھنے کے لئے نظر کا چشمہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی ساتھ نہیں لایا تھا۔ سید جیلانی صاحب نے چونکہ انہیں مخصوص اشارہ کر دیا تھا اس لئے وہ مطمئن تھے۔ انہوں نے جان بوجھ کر صفحات پلٹائے اور پھر گہری سانس لیتے ہوئے انہوں نے فائل بند کی اور آنکھوں سے چشمہ اتار لیا۔

''مسٹر پریذیڈنٹ۔ کیا آپ نے مسودہ پڑھ لیا ہے''...... انہیں فائل بند کرتے دیکھ کر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا۔

''یس سر۔ بالکل سر۔ میں نے مسودہ پڑھ لیا ہے''۔ پریذیڈنٹ صاحب نے مسکرا کر دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ اس مسودے اور مسودے میں دی گئی تمام شقوں پر متفق ہیں''...... جنرل سیکرٹری سان ڈی رون نے اسی طرح سنجیدگی سے پوچھا۔

''یس سر۔ بالکل سر۔ بڑا مناسب فیصلہ ہے ان کا۔ انہوں نے سوچ سمجھ کر اور خود مختاری سے فیصلہ کیا ہے''...... صدر مملکت نے کہا۔

''آپ کو ان شقوں پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے''...... جنرل سیکرٹری سان ڈی رون نے کہا۔

''نہیں جناب۔ کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ ان کا فیصلہ ہے اور ہم نے پہلے ہی اعلان کیا تھا کہ یہ جو بھی فیصلہ کریں گے ہمیں قبول ہوگا۔ ہم ان کے کسی فیصلے کو رد نہیں کریں گے''...... صدر مملکت نے کہا۔

''تو پھر اس مسودے پر منظوری کے لئے آپ اپنے دستخط ثبت کر دیں''...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے مسکرا کر کہا۔

''جی سر۔ ضرور سر۔ کیوں نہیں۔ میں دستخط کر دیتا ہوں''۔ صدر مملکت نے کہا۔ انہوں نے پھر چشمہ لگایا اور جیب سے قلم نکال لیا۔ انہوں نے ایک بار پھر سید ناظم حسن جیلانی کی طرف دیکھا تو جیلانی صاحب نے انہیں مطمئن رہنے کا اشارہ کر دیا۔ لی ہاگ نے آگے بڑھ کر فائل کھولی اور ایک جگہ انگلی رکھ دی۔

''یہاں سائن کریں سر''...... لی ہاگ نے کہا اور پریذیڈنٹ صاحب نے دھندلے شیشوں سے دیکھتے ہوئے قلم کی ٹپ اس جگہ رکھ دی جہاں لی ہاگ کی انگلی تھی اور پھر انہوں نے کانپتی ہوئی انگلیوں سے وہاں اپنے دستخط کر دیئے۔ لی ہاگ نے صفحہ پلٹا۔

''یہاں سر''...... اس نے کہا اور پریذیڈنٹ صاحب نے دوسرے ورق پر بھی دستخط کر دیئے۔ اسی طرح لی ہاگ نے چاروں پرنٹڈ پیپروں پر دستخط کرائے اور تھینک یو کہہ کر ان کے سامنے سے فائل اٹھا لی۔ پریذیڈنٹ صاحب کے مسودے پر دستخط کرنے پر ہال ایک بار پھر تالیوں کی آوازوں سے گونجنے لگا۔

لی ہاگ نے فائل کافرستانی پرائم منسٹر کے سامنے رکھ دی۔

''آپ بھی مسودہ پڑھ کر سائن کریں جناب پرائم منسٹر''۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا۔

''نو سر۔ پریذیڈنٹ صاحب نے مسودہ پڑھ بھی لیا ہے اور اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر دستخط بھی کر دیئے ہیں اس لئے میں اسے پڑھ کر مزید وقت ضائع نہیں کروں گا۔ جیلانی صاحب اور ہیون ویلی کے عوام کا میں صبر کا اور امتحان نہیں لوں گا اس لئے میں پڑھے بغیر مسودے پر دستخط کر دوں گا''..... پرائم منسٹر نے فاخرانہ انداز میں گردن اکڑتے ہوئے کہا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پہلے سے ہی جانتے ہوں کہ مسودے کے مندرجات کیا ہو سکتے ہیں۔

''سیکرٹری صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب۔ ایک بار آپ کو بھی مسودہ پڑھ لینا چاہئے''..... لی ہاگ نے پرائم منسٹر کے کان میں کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے''..... پرائم منسٹر نے لی ہاگ کے مشورے کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا اور انہوں نے اوپر والی جیب میں موجود قلم نکالا اور بڑے فاخرانہ انداز میں فائل کھول کر اس میں لگے ہوئے پیپرز پر ان جگہوں پر دستخط کرنے شروع ہو گئے جہاں ان کا نام اور منصب کی مہر ٹائپ کی گئی تھی۔ جیسے ہی پرائم منسٹر نے آخری صفحے پر دستخط کئے ماحول ایک بار پھر تالیوں سے گونج اٹھا اور لی ہاگ نے ان کے سامنے سے فائل اٹھائی اور لے جا کر بڑے ادب اور احترام سے وہ فائل اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے سامنے رکھ دی۔

کافرستانی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ وہ اب سید ناظم حسن جیلانی کی طرف امید بھری نظروں

سے دیکھ رہے تھے جو اب سے چند لمحوں بعد اٹھ کر گریٹ پلان کے تحت یہ اعلان کرنے والے تھے کہ ہیون ویلی کا وہ کافرستان سے الحاق چاہتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون نے فائل کھول کر کافرستانی صدر اور پرائم منسٹر کے دستخط دیکھے اور پھر وہ سید ناظم حسن جیلانی کی طرف دیکھنے لگے۔

''جناب سید ناظم حسن جیلانی صاحب۔ کافرستانی پریذیڈنٹ صاحب اور پرائم منسٹر صاحب نے آپ کے دیئے ہوئے مسودے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ انہوں نے اپنے فرض منصبی کے تحت آپ کی تمام شقوں کو منظور کر لیا ہے۔ اب یہ مسودہ میرے پاس ہے۔ میں اس مسودے پر دستخط کر کے اس مسودے کو حتمی منظوری دے دوں گا۔ آپ چاہیں تو میرے دستخط کرنے سے پہلے اپنے فیصلے سے اپنی قوم اور پوری دنیا کو آگاہ کر سکتے ہیں''..... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا۔

''نہیں جناب۔ پہلے آپ اس مسودے کی حتمی منظوری کے لئے دستخط کریں اس کے بعد میں اپنی قوم اور دنیا کو اپنا فیصلہ بتا دوں گا''۔ سید ناظم حسن جیلانی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی خوشی''..... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا اور انہوں نے فائل کھول کر اس پر اپنے دستخط کرنا شروع کر دیئے۔ پورا ہال ان کے حتمی دستخطوں کے کرنے سے زور دار تالیوں اور نعروں سے گونجنے لگا۔ ابھی اقوام متحدہ کے جنرل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سیکرٹری سان ڈی رون نے آخر صفحے پر دستخط کیے ہی تھے کہ اچانک کانفرنس ہال تاریکی میں ڈوب گیا۔ وہاں اس قدر گہری تاریکی چھا گئی جیسے کانفرنس ہال کا پاور سسٹم فیل ہو گیا ہو۔ ہال میں تاریکی ہوتے دیکھ کر تمام افراد تیز تیز آواز میں بولنا شروع ہو گئے۔ اسی لمحے وہاں روشنی ہو گئی۔ کانفرنس ہال میں تاریکی کا دورانیہ تیس سیکنڈ تک رہا تھا اور پھر پاور بحال ہو گئی تھی۔

"یہ کیا ہوا تھا۔ یہ کیسی تاریکی تھی"...... کافرستانی پریذیڈنٹ نے لی ہاگ کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔ پرائم منسٹر بھی لی ہاگ کو تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔

"پاور سسٹم میں کوئی مسئلہ ہوا ہو گا جناب۔ پھر بھی میں دیکھتا ہوں"...... لی ہاگ نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں بے چینی اور پریشانی ابھر آئی تھی۔ وہ تیز نظروں سے چاروں اطراف کا جائزہ لے رہا تھا لیکن ماحول ایسا ہی تھا جیسا پہلے تھا۔ اس نے ہیون ویلی کے حریت نمائندوں کو غور سے دیکھا لیکن وہ سب بھی اپنی مخصوص جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"میں نے دستخط کر دیئے ہیں۔ اب آپ اپنے فیصلے سے اپنی قوم اور پوری دنیا کو آگاہ کر سکتے ہیں"...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے دوبارہ سید ناظم حسن جیلانی سے مخاطب ہو کر کہا اور سید ناظم حسن جیلانی سر ہلا کر دوبارہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

لی ہاگ کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے وہ جھٹکا کھا کر گر گیا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دونوں ہاتھ اور اس کے پیر بندھے ہوئے ہوں۔ اس نے بوکھلا کر سر اٹھا کر دیکھا تو اسے اپنے پیروں پر چمک دار پٹیاں سی نظر آئیں۔ اس کے دونوں ہاتھ چونکہ عقب میں بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ یہ نہیں دیکھ سکا کہ اس کے ہاتھ رسی سے بندھے ہوئے ہیں یا ایسی ہی چمک دار پٹیوں سے۔

لی ہاگ نے سر گھما کر دائیں بائیں دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس کے اردگرد تیس افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ سب یہاں اور میں۔ مجھے کس نے باندھا ہے''...... لی ہاگ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس نے ادھر ادھر سر گھمایا تو اسے اپنے اردگرد سرخ رنگ کے لیزز سے چاروں طرف فریم سے بنے دکھائی دیئے۔ فریموں کے اوپر والے کونوں پر سفید رنگ کے چار بٹن سے دکھائی دے رہے تھے جن کے دائیں بائیں سرخ لکیریں ایک دوسرے بٹنوں سے جڑی ہوئی تھیں۔ ایسے ہی چار بٹن فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان بٹنوں سے بھی بال جیسی باریک لیزز نکلتی دکھائی دے رہی تھیں جو نیچے بھی ایک دوسرے بٹنوں سے جڑی ہوئی تھی اور چار لکیریں اوپر بٹنوں سے بھی جڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ لیزز سے بنے ہوئے ان فریموں کے درمیانی حصے خالی نظر آ رہے تھے۔ دوسری طرف لی ہاگ کو وہی کمرہ دکھائی دے رہا تھا جہاں اس کا اور عمران کا دماغی اور آنکھوں کی قوت کا مقابلہ ہوا تھا اور دونوں کی دماغی قوتیں اس قدر پاورفل تھیں کہ دونوں ہی ایک دوسرے کو گرانے میں کامیاب ہو گئے تھے پھر چند لمحوں کے بعد لی ہاگ تو اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن عمران اسی طرح گرا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھیوں نے لی ہاگ پر مشین گنیں تان لی تھیں لیکن لی ہاگ نے فوراً کوڈ زبان استعمال کرتے ہوئے ماسٹر کمپیوٹر سے ان کی مشین گنیں چھیننے کا حکم دے کر انہیں میگنٹ ریز سے جکڑنے کا حکم دے دیا تھا۔ اس کا حکم سنتے ہی ماسٹر کمپیوٹر نے میگنٹ ریز سے عمران کے ساتھیوں کے

ہاتھوں سے مشین گنیں نکال کر چھت سے چپکا دی تھیں اور ان سب کو بھی مفلوج کر کے رکھ دیا تھا پھر کرنل کارتھی نے عمران کی ناک سے خون نکلتے دیکھ کر اسے جا کر باقاعدہ چیک کیا تھا اور عمران کی نبض، اس کا سانس اور اس کے دل کی دھڑکنیں چیک کرنے کے بعد اس نے عمران کے ہلاک ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔

آپریشن روم کے انچارج وکرم کے کہنے پر اس نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دی تھیں کہ وہ جیسے ہی اس کمرے سے باہر نکلیں وہ عمران کی لاش اور عمران کے ساتھیوں کو جلا کر راکھ بنا دے پھر لی ہاگ کمرے سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک اس کا سر چکرایا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آ گیا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور وہ الٹ کر وہیں گر گیا۔ اس کے بعد اسے اب ہوش آ رہا تھا۔ اس دوران وہاں کیا ہوا تھا۔ اسے کس نے باندھا تھا۔ اس کے ساتھ بے ہوش پڑے ہوئے افراد وہاں کیسے آئے تھے۔ وہ کچھ نہیں جانتا تھا لیکن خود کو بندھا ہوا پا کر، ان افراد کو وہاں بے ہوش دیکھ کر اور اپنے اردگرد سرخ لیزز کی روشنی دیکھ کر وہ بری طرح سے گھبرا گیا تھا۔ جو افراد اس کے اردگرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے ان میں کرنل کارتھی اور آپریشن روم کا انچارج وکرم بھی تھے۔

''سال بنکر۔ ہمیں سال بنکر میں قید کیا گیا ہے لیکن کیوں اور۔ اور''...... لی ہاگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر وہ جوں جوں سوچتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلا گیا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران ہلاک نہیں ہوا تھا۔ وہ زندہ ہے۔ اس نے مجھے بے ہوش کیا تھا اور وہی ان کو یہاں لایا ہے اور اسی نے ہمیں یہاں سمال بنکر میں قید کیا ہے"...... لی ہاگ نے غصے، حیرت اور پریشانی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے پہلو بدلا اور بندھے ہوئے ہاتھوں کو زور زور سے حرکت دینے لگا لیکن اس کے ہاتھ بھی چمک دار پٹیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ زور زور سے جھٹکے دینے کے باوجود پٹیاں نہ ٹوٹ رہی تھیں اور نہ ہی ڈھیلی ہو رہی تھیں۔

"یہ کس قسم کی پٹیاں ہیں۔ یہ ڈھیلی ہونے اور ٹوٹنے کا نام کیوں نہیں لے رہی ہیں"...... لی ہاگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ کچھ دیر کوشش کرتا رہا پھر وہ کچھ سوچ کر پہلو کے بل اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ پہلو اور کہنی کے بل وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ پشت اور ٹانگوں کے نیچے سے نکالنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ بندھے ہوئے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں موڑ کر وہ پشت اور ٹانگوں کے نیچے سے نکال کر سامنے لے آیا اور پھر سفید اور چمک دار پٹیوں کو دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دونوں ہاتھوں کی پٹیاں آہنی کلپوں کی طرح بندھی ہوئی تھیں۔ لی ہاگ نے دونوں ہاتھ منہ کے پاس کئے اور دانتوں سے ان سفید پٹیوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں میں اس نے

نوکیلے دانتوں سے پٹیاں کاٹ لیں اور اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے۔ ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس نے پیروں پر بندھی ہوئی پٹیاں کھولنی شروع کر دیں۔ پھر آزاد ہوتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے سامنے والے فریم کے قریب آ کر ایک ہاتھ آگے بڑھایا تو اس کا ہاتھ جیسے کسی صاف شفاف شیشے سے ٹکرا گیا ہو۔

"ہائکرس ریز۔ اس کا مطلب ہے کہ میں واقعی سمال بنکر کے اندر ہی ہوں"...... لی ہاگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ ماسٹر کمپیوٹر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"۔ لی ہاگ نے اچانک حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سمال بنکر میں گونج کر رہ گئی لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہیں دی۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ میں لی ہاگ ہوں۔ مجھے جواب دو"...... لی ہاگ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا لیکن ماسٹر کمپیوٹر کی طرف سے جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

"عمران۔ عمران کہاں ہو تم۔ میرے سامنے آؤ عمران"...... لی ہاگ نے اس بار ماسٹر کمپیوٹر کی بجائے چیختے ہوئے عمران کو آوازیں دیتے ہوئے کہا لیکن سمال بنکر سائکرس ریز کی وجہ سے ساؤنڈ پروف تھا اس کی آوازیں بھلا بنکر سے باہر کیسے جا سکتی تھیں۔

سمال بنکر میں دوسرے افراد کو موجود دیکھ کر لی ہاگ کو یقین ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گیا تھا کہ عمران اس کے گریٹ پلان کی حقیقت سے آگاہ ہو گیا ہے اور اس نے لی ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے لیکن کیسے۔ یہ سوچ سوچ کر لی ہاگ کا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔

لی ہیڈ کوارٹر کا کنٹرول نہ صرف وکرم کے پاس تھا بلکہ ماسٹر کمپیوٹر بھی لی ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کرتا تھا اور کسی بھی خطرے کی صورت میں وہ الرٹ ہو جاتا تھا اور خود کار طریقے سے سارے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کرتا تھا اور ہیڈ کوارٹر میں موجود انجان افراد کو خود کار طریقے سے تلاش کر کے انہیں ہلاک کر دیتا تھا اور ماسٹر کمپیوٹر صرف لی ہاگ کی وائس پر ہی کنٹرول ہوتا تھا۔ اگر کوئی غیر متعلق شخص لی ہاگ کی آواز میں ماسٹر کمپیوٹر کو حکم دیتا تو ماسٹر کمپیوٹر لی ہاگ کی اصلی آواز دوسری آواز سے میچ کر لیتا اس لئے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول عمران کے ہاتھ میں جانے کا کوئی چانس نہیں تھا لیکن لی ہاگ کی پریشانی کی وجہ سمال بنکر میں موجود وہ افراد تھے جو بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان تمام افراد کا تعلق گریٹ پلان سے تھا اور یہ افراد ہیڈ کوارٹر کے جس حصے میں موجود تھے وہاں ماسٹر کمپیوٹر کا مکمل ہولڈ تھا۔ ایک معمولی سی چیونٹی بھی رینگ کر ان افراد تک ماسٹر کمپیوٹر سے بچ کر نہیں جا سکتی تھی پھر عمران وہاں تک کیسے پہنچ گیا تھا اور وہ ان تمام افراد کو مخصوص سیکشن سے یہاں کیسے لایا تھا۔ یہ ایسے سوال تھے جو لی ہاگ کے دماغ میں ہتھوڑے کی ضربوں کی طرح لگتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔

”مجھے اس سمال بنکر سے نکلنا ہو گا۔ جب تک میں سمال بنکر سے نہیں نکلوں گا مجھے کسی سوال کا جواب نہیں ملے گا۔ میں اس بنکر میں قید رہوں اور عمران میرے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لے یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر میں اس بنکر میں اسی طرح سے پڑا رہا تو عمران میرا مشن، میرا گریٹ پلان تباہ کر دے گا۔ گریٹ پلان ختم ہوا تو میں بھی ختم ہو جاؤں گا۔ کافرستان بھی ختم ہو جائے گا اور ہیون ویلی ہمارے ہاتھوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکل جائے گا۔ نہیں، نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ میری کامیابی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ عمران بھی نہیں۔ گریٹ پلان کامیاب ہو گا۔ ضرور کامیاب ہو گا۔ میں اسے کامیاب کروں گا۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں“۔ لی ہاگ نے جیسے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور وہ غضبناک انداز میں فریم کے نظر نہ آنے والے ہائکرس ریز سے بنے شیشے پر زور زور سے مکے اور ٹانگیں مارنا شروع ہو گیا لیکن جس ہائکرس ریز پر بم اور گولی کا اثر نہیں ہوتا تھا اس پر بھلا اس کے مکوں اور ٹھوکروں کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔

لی ہاگ چند لمحے اسی طرح مکے اور ٹھوکریں مار کر ہائکرس ریز کا جال توڑنے کی کوشش کرتا رہا پھر وہ فریم سے پیچھے ہٹ آیا اور اس نے اپنے گرم ہوتے ہوئے دماغ کو ٹھنڈا کرنا شروع کر دیا۔ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کول ڈاؤن۔ کول ڈاؤن لی ہاگ۔ کول ڈاؤن"...... وہ آنکھیں بند کر کے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا۔ چند لمحے وہ اسی انداز میں بیٹھا رہا پھر اس نے خود کو مزید کول ڈاؤن کرنے کے لئے عمل تنفس کرنا شروع کر دیا۔ وہ رک رک کر سانسیں لے رہا تھا۔ سانس روک کر وہ دل ہی دل میں نہایت آہستہ آہستہ دس تک گنتی گنتا پھر دو سانس چھوڑتے ہوئے گنتی گنتا شروع کر دیتا۔ سانس چھوڑتے ہوئے وہ پھر سانس روکتا اور دس تک گنتی گننے کے بعد اسی طرح گنتی گنتے ہوئے سانس کھینچنا شروع کر دیتا۔ یہ عمل تنفس کی مخصوص مشق تھی جسے کرنے سے نہ صرف دوران خون نارمل ہو جاتا تھا بلکہ دماغ بھی ٹھنڈا اور مکمل طور پر نارمل ہو جاتا تھا۔

لی ہاگ دس منٹ تک عمل تنفس کے ذریعے خود کو کول ڈاؤن کرتا رہا پھر اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھوں میں غصے کی جو سرخی تھی وہ واقعی مکمل طور پر ختم ہو گئی تھی اور اس کا چہرہ بھی نارمل ہو گیا تھا۔

کول ڈاؤن ہوتے ہی وہ اٹھا اور اس نے نہایت باریک بینی سے سال بنکر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اس نے اپنی جیبوں میں ہاتھ مارا لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ سال بنکر میں قید کرنے سے پہلے عمران نے اس کی تلاشی لے کر اس کی تمام جیبیں خالی کر دی تھیں۔ اپنی جیبیں خالی پا کر لی ہاگ نے کرنل کارتھی اور وکرم کی

تلاشی لی لیکن اس کے پاس بھی کچھ نہیں تھا۔ ان دونوں کے پاس کچھ نہ پا کر لی ہاگ ایک بار پھر سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اچانک اسے کوئی خیال آیا۔ اس نے جھک کر دائیں ٹانگ سے پتلون کا پائنچہ اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ اس نے پنڈلی پر ہاتھ لگایا تو اسے دائیں جانب ایک ہلکا سا ابھار سا محسوس ہوا۔ لی ہاگ نے فوراً اپنی انگلیوں کے ناخنوں سے اس ابھار کے اردگرد کی جلد کو چھیلنا شروع کر دیا۔ جلد چھیلنے سے نہ خون نکل رہا تھا اور نہ ہی لی ہاگ کو تکلیف کا احساس ہو رہا تھا۔ تھوڑی سی جلد چھیل کر اس نے چھیلی ہوئی جلد کو انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس کی پنڈلی کی جلد یوں اترتی چلی گئی جیسے جلد کے اوپر دوسری جلد چڑھی ہوئی ہو۔ لی ہاگ نے جیسے ہی جلد کھینچی۔ جلد میں چھپا ہوا ایک چھنگلی جتنا چمک دار دھات کا بنا ہوا ایک ٹکڑا نیچے گر گیا۔ لی ہاگ نے جھک کر اس ٹکڑے کو اٹھا لیا۔ یہ ٹکڑا ایک پتلے اور چھوٹے چاقو کے چھوٹے سے دستے جیسا تھا۔ لی ہاگ نے اس ٹکڑے کا ایک حصہ پریس کیا تو ٹکڑے کے اگلے سرے سے ایک سوئی جیسی باریک نوک نکل کر باہر آ گئی۔ لی ہاگ نے چاقو جیسے دستے کو دونوں طرف سے انگلیوں سے دبا دیا۔ اسی لمحے سوئی کی نوک پر چمک سی پیدا ہوئی اور نوک سرخ رنگ کی ہوتی چلی گئی۔ یہ دیکھ کر لی ہاگ فوراً آگے بڑھا اور اس نے سوئی کی نوک ہائکرس ریز کے وال گلاس کے ساتھ لگا دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لی ہاگ کی نظریں سوئی کی نوک پر جمی ہوئی تھیں جس کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی پھر اس نے ہائکرس ریز گلاس کا وہ حصہ سرخ ہوتے ہوئے دیکھا جہاں سوئی کی نوک ٹکی ہوئی تھی۔ گو نمودار ہونے والی سرخی سوئی کی نوک جتنی ہی تھی لیکن اس سرخی کو دیکھ کر لی ہاگ کی آنکھوں میں تیز چمک آ گئی۔ چند لمحوں بعد ہائکرس ریز گلاس پر سرخ رنگ کا ایک دائرہ سا بنتا ہوا نظر آنے لگا جو آہستہ آہستہ پھیلتا جا رہا تھا۔ جب سرخ دائرہ پھیل کر ایک انچ قطر کا بن گیا تو لی ہاگ نے دستے پر انگلیوں کا دباؤ روک دیا۔ جیسے ہی دستے پر انگلیوں کا دباؤ ختم ہوا ہائکرس ریز گلاس میں یکلخت تیز چمک سی پیدا ہوئی اور پھر تیز چھناکے کی آواز سنائی دی جیسے کسی شیشے کو پتھر مار کر توڑ دیا گیا ہو۔ چھناکے کی آواز کے ساتھ ہی ہائکرس ریز گلاس بنانے والے ٹکڑوں سے سرخ روشنی کی لکیریں نکلنا ختم ہو گئیں اور لی ہاگ کی نظروں کے سامنے سے ہائکرس ریز گلاس کے بنے ہوئے فریم بھی ختم ہو گئے اور ہوا میں معلق چاروں ٹکڑے بھی زمین پر گرتے چلے گئے۔

”وہ مارا۔ میں نے عمران کا بنایا ہوا ہائکرس ریز گلاس کا سمال بنکر ختم کر دیا ہے۔ میں آزاد ہو گیا ہوں۔ لی ہاگ آزاد ہے“۔ سمال بنکر کو غائب ہوتے دیکھ کر لی ہاگ نے زور دار نعرہ مارتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک چھت سے نیلے رنگ کی تیز روشنی نکلی اور لی ہاگ سمیت وہاں موجود تمام

بے ہوش افراد اس روشنی میں نہا گئے۔

”کون ہو تم۔ اپنی شناخت کراؤ۔ فوراً ورنہ میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا“...... اچانک دیواروں میں چھپے ہوئے سپیکروں میں سے ماسٹر کمپیوٹر کی کڑکتی ہوئی آواز ابھری تو لی ہاگ اچھل پڑا۔

”یہ تم کیا کہہ رہے ہے ماسٹر کمپیوٹر۔ میں لی ہاگ ہوں۔ تمہارا چیف“...... لی ہاگ نے ماسٹر کمپیوٹر کا بدلا ہوا لہجہ سن کر غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے نیلی روشنی کا رنگ بدل گیا۔ روشنی کا رنگ کبھی سرخ ہو رہا تھا کبھی سبز اور کبھی زرد۔ لی ہاگ بدلتی ہوئی روشنی کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ ماسٹر کمپیوٹر اس کی اور وہاں موجود بے ہوش افراد کی سکیننگ کر رہا ہے۔

”تمہارا چہرہ اور تمہارے جسم کے تمام حصے شناخت کے طور پر میری میموری میں محفوظ ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تم لی ہاگ ہو لیکن تم میرے چیف نہیں ہو۔ میرے چیف کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے“...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی تو لی ہاگ کا چہرہ ایک بار پھر حیرت اور غصے سے بگڑتا چلا گیا۔

”کون پرنس آف ڈھمپ۔ نانسنس۔ تمہیں میں نے بنایا ہے۔ تمہارا چیف میں ہوں۔ صرف میں۔ لی ہاگ۔ اپنی میموری چیک کرو۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا چیف لی ہاگ ہے جس کی آواز میں تم ہر حکم مانتے ہو“...... لی ہاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں نے چیک کیا ہے۔ ڈیٹا میں تم میرے چیف ضرور رہ چکے ہو لیکن اب تم نہیں۔ پرنس آف ڈھمپ میرا چیف ہے اور میں صرف پرنس آف ڈھمپ کی آواز پہچانتا ہوں اور اس کا حکم مانتا ہوں"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"اوہ۔ تو پرنس آف ڈھمپ نے تمہاری میموری میں نئی فیڈنگ کر دی ہے اس لئے تم مجھے پہچان نہیں رہے اور پرنس آف ڈھمپ کو اپنا چیف مان رہے ہو"...... لی ہاگ نے حیرت اور غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میری میموری تبدیل کی گئی ہے"...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"لیکن کیسے۔ تم تو میری وائس کنٹرول میں تھے۔ میری آواز اور میرے بتائے ہوئے کوڈز کے بغیر تم کیسے پرنس آف ڈھمپ کے کنٹرول میں جا سکتے ہو"...... لی ہاگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری سابقہ میموری کے مطابق تم نے ہی اپنی آواز میں مجھے حکم دیا تھا کہ میں پرنس آف ڈھمپ کی وائس کنٹرول میں چلا جاؤں۔ تم نے میموری بدلنے کے لئے مخصوص کوڈز بھی بتائے تھے"۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ جیسے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

"میں نے۔ تم سے میں نے یہ سب کہا تھا کہ تم میرے بجائے پرنس آف ڈھمپ کا کہا مانو گے"...... لی ہاگ نے انتہائی حیرت

زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے تمہارے حکم پر ہی میموری بدلی تھی اور اب میں تمہارا نہیں پرنس آف ڈھمپ کا حکم ماننے کا پابند ہوں"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ جبڑے بھینچ کر رہ گیا۔ اس کے دماغ میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ بے ہوش ہونے کے بعد کب اسے ہوش آیا تھا اور اس نے کب ماسٹر کمپیوٹر سے کہا تھا کہ وہ اس کی بجائے پرنس آف ڈھمپ کے حکم کا پابند ہو گا اور کب اس نے کمپیوٹر کے میموری سسٹم بدلنے والے کوڈز دوہرائے تھے۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"...... چند لمحوں بعد لی ہاگ نے بڑے تحمل بھرے انداز میں ماسٹر کمپیوٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں سن بھی رہا ہوں اور تمہیں دیکھ بھی رہا ہوں۔ یہ تمہاری اور یہاں پڑے تمام افراد کی خوش قسمتی ہے کہ تم سب کا جسمانی ڈیٹا میرے پاس پہلے سے محفوظ ہے۔ اگر تم غیر متعلق افراد ہوتے تو میں تمہاری کسی بات کا جواب نہ دیتا اور ہاٹ ریز سے تمہیں یہیں جلا کر بھسم کر دیتا"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ تمہیں میں نے بنایا ہی اسی مقصد کے لئے تھا کہ تم غیر متعلق افراد کو میری عدم موجودگی میں محسوس کر کے انہیں فوراً ہاٹ ریز سے جلا کر بھسم کر دو گے۔ اگر میری اور ان سب کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جسمانی ساخت تمہاری میموری میں محفوظ نہ ہوتی تو تم ہمیں بھی جلا کر بھسم کر دیتے۔ بہر حال یہ باتیں بعد میں ہوں گی۔ تم شاید بھول رہے ہو میں نے تمہیں ڈبل میموری سسٹم کے تحت تیار کیا تھا۔ پہلے سسٹم کے تحت تم میری آواز پر ہر حکم مانتے تھے جبکہ دوسرے سسٹم پر احکامات دینے کے لئے میں تم سے سائلنٹ وائس یعنی اشاروں کی زبان میں بات کر سکتا تھا تاکہ اگر تمہارے فرسٹ سسٹم میں کوئی خلل آ جائے یا کسی بھی وجہ سے تمہارے کوڈز تبدیل ہو جائیں تو میں اشاروں کی زبان میں تمہارا ڈبل سسٹم آن کر کے سیکنڈ سسٹم سے کام لے کر فرسٹ سسٹم کو ٹھیک کر سکوں اور تمہارے بدلے ہوئے تمام کوڈز درست حالت میں لے آؤں۔ یاد ہے نا تمہیں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''ہاں۔ یاد ہے مجھے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ کی آنکھوں میں چمک سی پیدا ہو گئی۔

''گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ پرنس آف ڈھمپ نے تمہارے فرسٹ سسٹم کو کنٹرول کیا ہے یا سیکنڈ کنٹرول سسٹم بھی اس کے کنٹرول میں ہے''...... لی ہاگ نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

''نہیں۔ سیکنڈ سسٹم کے بارے میں چیف پرنس آف ڈھمپ نہیں جانتا۔ میں فرسٹ سسٹم کے تحت اس کا حکم مانتا ہوں''۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ کا حلق میں اٹکا ہوا سانس جیسے بحال ہو گیا۔

''ویل ڈن۔ اب تم فوراً سیکنڈ سسٹم کو پک اپ کرو''...... لی ہاگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سیکنڈ سسٹم آن کرنے کا کوڈ بولو''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''او کے''...... لی ہاگ نے کہا اور پھر اس نے نمبر کوڈ بولنے شروع کر دیئے۔

''کوڈ میچ کر گئے ہیں''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''گڈ۔ اب اپنی میموری تھری نائن سکس پوزیشن پر واپس لاؤ''...... لی ہاگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''پوزیشن تھری نائن سکس مکمل ہو گئی ہے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''پروسیسر میں ڈبل زیرو ایٹ ون کو تبدیل کرو''...... لی ہاگ نے کہا۔

''ڈبل زیرو ایٹ ون کی تبدیلی مکمل ہو گئی ہے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''اب ری اسٹارٹ لو اور اپنی پہلی پوزیشن پر آ جاؤ''...... لی ہاگ نے کہا۔

''فرسٹ یا سیکنڈ پوزیشن''...... ماسٹر کمپیوٹر نے پوچھا۔

''فرسٹ پوزیشن۔ لیکن پرنس آف ڈھمپ کا نام اور اس کے بدلے ہوئے کوڈز تمہیں ختم کرنے ہوں گے۔ تم لی ہاگ کی اوریجنل وائس اور کوڈز کے تحت کام کرو گے''...... لی ہاگ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اوکے"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"ماسٹر کمپیوٹر"...... چند لمحوں بعد لی ہاگ نے ماسٹر کمپیوٹر کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور لی ہاگ کے جسم میں سرشاری کی لہریں دوڑتی چلی گئیں۔ ماسٹر کمپیوٹر نے اسے دوبارہ چیف کی حیثیت سے ایکسپٹ کر لیا تھا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ پرنس آف ڈھمپ کی غلامی سے آزاد ہو چکا ہے۔

"فرسٹ پوزیشن سسٹم میں تمہاری میموری کیا ہے۔ تمام کوڈز بتاؤ"...... لی ہاگ نے کہا اور ماسٹر کمپیوٹر اسے میموری کوڈز بتانے لگا جسے سن کر لی ہاگ کو اطمینان ہو گیا کہ ماسٹر کمپیوٹر کا مکمل کنٹرول دوبارہ اس کے ہاتھ میں ہے۔

"گڈ۔ اب یہ بتاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔ لی ہاگ نے پوچھا۔

"وہ سب ہیڈ کوارٹر سے جا چکے ہیں"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں گئے ہیں وہ اور کب گئے ہیں"...... لی ہاگ نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔

"وہ سب دو گھنٹے قبل یہاں سے نکلے تھے۔ آپ کا سپیشل ہیلی کاپٹر لے کر وہ کہاں گئے ہیں یہ میں نہیں جانتا"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"کیا عمران ہی پرنس آف ڈھمپ ہے"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"یس چیف"...... ماسٹر کمپیوٹر نے بتایا۔

"اوکے۔ اب اپنی میموری چیک کرو اور بتاؤ کہ جب میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ریز سے تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا اور میں خود ہی یہاں گر کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس وقت یہاں ہوا کیا تھا۔ مجھے ساری تفصیل بتاؤ"...... لی ہاگ نے کہا۔

"دماغی مقابلے میں جب عمران اور آپ گرے تھے تو آپ بے ہوش ہو گئے تھے لیکن عمران بے ہوش نہیں ہوا تھا۔ اس نے بے ہوش ہونے کی اداکاری کی تھی۔ آپ کو ہوش آیا تو وہ اسی طرح سے پڑا رہا اور جب کرنل کارتھی نے عمران کو چیک کیا تو عمران نے اپنی مخصوص صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنا سانس روک لیا اور اپنے دل کی دھڑکنیں اور اپنی نبضیں اس قدر معدوم کر لیں کہ کرنل کارتھی کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ کرنل کارتھی اگر اسے دوبارہ چیک کرتا تو اسے معلوم ہو سکتا تھا کہ عمران ہلاک نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔ پھر جب آپ نے کہا کہ جب آپ کمرے سے جائیں تو میں عمران اور اس کے ساتھیوں، جنہیں میں نے میگنٹ ریز سے جکڑ رکھا تھا، ان سب کو ہاٹ ریز سے جلا کر ہلاک کر دوں۔ آپ، کرنل کارتھی اور وکرم کمرے سے جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھے تو عمران نے فوراً آستین میں چھپے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے دو کیپسول نکالے اور جب اس نے ایک کیپسول توڑا تو اس سے نکلنے والی انتہائی زود اثر میکارم گیس سے آپ، کرنل کارتھی اور وکرم فوراً بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اس گیس کی چونکہ بو نہیں ہوتی تھی اس لئے آپ کو تیزی سے کمرے میں پھیلنے والی اس گیس کا پتہ نہیں چلا تھا۔ اس گیس کے اثر سے میگنٹ ریز میں جکڑے ہوئے عمران کے ساتھی بھی بے ہوش ہو گئے تھے۔ عمران نے کیپسول توڑنے سے پہلے ہی سانس روک رکھا تھا اس لئے وہ اس گیس سے بے ہوش نہیں ہوا تھا۔

جب آپ بے ہوش ہو کر گرے تو عمران نے فوراً دوسرا کیپسول توڑ دیا۔ اس کیپسول میں کارٹاک گیس تھی جو کسی بھی بند کمرے میں دیواروں، چھت اور زمین پر پھیل کر سیاہ رنگت اختیار کر لیتی ہے۔ اس سیاہ رنگت کی وجہ سے نہ کوئی روشنی کام کرتی ہے، نہ کیمرے اور نہ ہی کمرے میں موجود پہلے سے پھیلی ہوئی ریز۔ کارٹاک گیس سے اس کمرے میں لگے ہوئے وہ تمام کیمرے ہلاک ہو گئے جن سے میں انہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسی طرح میں نے جس میگنٹ ریز سے عمران کے ساتھیوں کو جکڑ رکھا تھا وہ بھی میری گرفت سے آزاد ہو گئے۔

میں یہ تو نہیں دیکھ سکتا تھا کہ اس کمرے میں کیا ہو رہا ہے مگر میں کمرے میں پیدا ہونے والی آوازیں بخوبی سن سکتا تھا۔ ان آوازوں کے تحت مجھے معلوم ہوا تھا کہ عمران سب سے پہلے اپنے

ساتھیوں کو ہوش میں لایا تھا۔ ان کے ہوش میں آنے کے بعد جب اس کے ساتھیوں نے عمران کو زندہ دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ ان کے پوچھنے پر عمران نے انہیں اپنی اداکاری کی تفصیل بتا دی پھر عمران نے آپ کو ٹی ایس لنک پٹیوں سے باندھنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے جو باتیں کی تھیں وہ میں آپ کو سنا دیتا ہوں جو میری میموری میں ریکارڈ ہیں“...... ماسٹر کمپیوٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ سناؤ ریکارڈنگ“...... لی ہاگ نے کہا۔

”عمران صاحب۔ یہ چمک دار پٹیاں۔ کیا یہ خاص پٹیاں ہیں جن سے آپ لی ہاگ کو باندھ رہے ہیں“...... ایک شخص کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز صفدر کی تھی۔

”ہاں۔ یہ ٹی ایس لنک سے بنائی گئی پٹیاں ہیں“...... عمران کی آواز سنائی دی۔

”لیکن یہ سب چکر کیا ہے تم نے لی ہاگ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کی دماغی قوتوں کا مقابلہ کیوں کیا تھا“...... ایک عورت کی حیرت بھری آواز آئی جو جولیا تھی۔

”میں نے جان بوجھ کر لی ہاگ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کی دماغی صلاحیتوں کا مقابلہ کیا تھا۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ لی ہاگ ہپناٹزم کا بہت بڑا ماسٹر ہے اور اس نے اپنی دماغی صلاحیتوں کو اس حد تک بڑھا رکھا ہے کہ وہ ایک وقت میں سو سے زائد افراد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو اپنی ٹرانس میں لے سکتا ہے۔ گریٹ پلان لی ہاگ کا بنایا ہوا ہے اور اس پر عمل بھی لی ہاگ نے ہی کرنا ہے۔ گریٹ پلان کیا ہے اس کے بارے میں ہمیں لی ہاگ کے سوا کوئی نہیں بتا سکتا اور پھر ہم لی ہیڈ کوارٹر میں ہیں۔ یہاں لی ہاگ نے ہم جیسوں کے لئے ماسٹر کمپیوٹر کی شکل میں قدم قدم پر موت پھیلا رکھی ہے۔ یہ سب کرنے اور گریٹ پلان جاننے کے لئے ضروری تھا کہ لی ہاگ کی دماغی طاقتوں کو کم کیا جائے چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ لی ہاگ واقعی بے پناہ طاقتور دماغ کا مالک ہے۔ مجھے اس کے دماغ کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی دماغ کی پوری طاقت لگانی پڑی تھی۔ آخر کار میں اسے ایک جھٹکا لگانے میں کامیاب ہو گیا جس سے یہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس کی بے ہوشی عارضی تھی لیکن میرے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ اس کی دماغی قوت میں نمایاں کمی ہو گئی تھی اس حالت میں اسے بے ہوش کر کے قابو پایا جا سکتا تھا چنانچہ میں نے یہی کیا اور آستینوں میں چھپے ہوئے گیس سے بھرے دو کیپسول نکال لئے۔ ایک کیپسول کے ٹوٹنے سے یہ فوراً بے ہوش ہو کر گر گیا اور دوسرے کیپسول سے میں نے یہاں سیاہ چادر تان کر ماسٹر کمپیوٹر کو اندھا کر دیا تھا تاکہ بدلی ہوئی سچوئیشن دیکھ کر وہ مجھ پر وار نہ کر سکے۔ بہرحال لی ہاگ بے ہوش ہے۔ اب میں اسے ٹی ایس لنک پٹیوں سے باندھ رہا تھا۔ ان مخصوص پٹیوں سے اسے میں چند جھٹکے دوں گا۔ ان زوردار جھٹکوں سے اس کی آنکھیں کھل جائیں گی اور

اس کا کمزور دماغ بھی اور زیادہ کمزور ہو جائے گا جسے میں آسانی سے ٹرانس میں لے سکوں گا۔ یہ میری ٹرانس میں آ کر سب کچھ خود ہی اگل دے گا''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور لی ہاگ نے یہ سب سن کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر لی ہاگ کو اپنی تیز اور دردناک چیخیں سنائی دیں۔ عمران یقیناً اسے ٹی ایس لنک پٹیوں سے جھٹکے لگا رہا تھا۔

''لی ہاگ۔ میری آنکھوں میں دیکھو''...... اچانک عمران کی سرد آواز سنائی دی پھر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''اب تم میری ٹرانس میں آ رہے ہو''...... عمران کی دوبارہ کرخت آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں تمہاری ٹرانس میں آ رہا ہوں''...... لی ہاگ کو اپنی آواز سنائی دی اور لی ہاگ نے غصے اور پریشانی سے جبڑے اور سختی سے بھینچ لئے۔

''اب تم اپنے شعور اور لاشعور کو یکجا کرو۔ تم سے میں جو سوال کروں گا تم اس کا جواب شعور اور لاشعور کے تحت دو گے اور بالکل صحیح صحیح جواب دو گے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں صحیح جواب دوں گا''...... لی ہاگ کی ایسی آواز سنائی دی جیسے وہ نیند کے عالم میں بول رہا ہو۔

''اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے پوچھا۔

''لی ہاگ۔ میرا نام لی ہاگ ہے''...... لی ہاگ کی آواز آئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"گڈ۔ اب یہ بتاؤ۔ ہیون ویلی کے خلاف تم نے جو گریٹ پلان بنایا ہے وہ کیا ہے اور تم اس پلان کے تحت کیا کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے پوچھا اور لی ہاگ کا ہاتھ بے اختیار اپنی پیشانی پر چلا گیا۔ اسی لمحے لی ہاگ کی نیند میں ڈوبی ہوئی اپنی آواز سنائی دی۔ وہ عمران کو اپنے گریٹ پلان کی تفصیلات بتا رہا تھا۔

"گریٹ پلان کی کامیابی کے لئے تم نے کتنے افراد کی سپیشل پلاسٹک سرجری کرائی ہے"...... لی ہاگ کے خاموش ہونے کے بعد عمران کی نفرت بھری آواز سنائی دی۔ شاید گریٹ پلان کی تفصیل سن کر عمران شدید غصے میں آ گیا تھا اور اس کے لہجے میں ہی نفرت کا عنصر ابھر آیا تھا۔

"تیس افراد"...... لی ہاگ نے جواب دیا۔

"ان کے نام بتاؤ اور یہ بتاؤ کہ ان کا تعلق کن ممالک سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"دس افراد کا تعلق ہیون ویلی سے ہے۔ وہ سب حریت راہنماؤں کے ڈپلیکیٹ ہیں۔ چھ افراد کا تعلق اقوام متحدہ کے نمائندوں سے ہے جو اس گریٹ پلان کی آزادی کانفرنس کا خصوصی حصہ ہیں جبکہ دیگر افراد کا تعلق پاکیشیا سمیت عرب اور چند دوسرے ممالک سے ہے جو گریٹ پلان کی آزادی کانفرنس میں پاکیشیا اور ہیون ویلی کے عوام کے لئے ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں"...... لی ہاگ کی آواز سنائی دی اور پھر وہ دیگر ممالک کے ڈپلیکیٹ افراد

کے نام بتانے لگا۔

"تو تم نے پاکیشیا کی اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس بھی اسی مقصد کے لئے بنوائے تھے تاکہ تم ان کے ڈپلیکیٹ بھی تیار کر کے انہیں آزادی کانفرنس میں استعمال کر سکو"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"ہاں۔ آزادی کانفرنس میں سب سے زیادہ بولنے کا خطرہ ان پاکیشیائیوں کا تھا اس لئے ان کے ڈپلیکیٹ بنانے بے حد ضروری تھے"...... لی ہاگ نے کہا۔

"اب وہ سب لوگ کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سیکشن نائن میں ہیں"...... لی ہاگ کی جواباً آواز سنائی دی۔

"کیا سیکشن نائن اس ہیڈ کوارٹر میں ہے"...... عمران نے سوال کیا۔

"ہاں۔ سیکشن نائن اسی عمارت کے نائنتھ فلور پر ہے"...... لی ہاگ نے بتایا۔

"اپنے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتاؤ۔ تمام سیکشنوں کے بارے میں، یہاں کام کرنے والے افراد کے بارے میں اور ماسٹر کمپیوٹر کے بارے میں بھی اور یہ بھی کہ تم نے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کو ناقابلِ تسخیر بنانے کے لئے یہاں کیا کیا سائنسی حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں"...... عمران نے پوچھا اور لی ہاگ اسے ایک بار پھر تفصیلات بتانا شروع ہو گیا۔

"ماسٹر کمپیوٹر تمہاری آواز کا غلام ہے۔ تمہاری آواز کی غلامی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے نکالنے کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''میرے کالر پر ایک مائیکرو مائیک لگا ہوا ہے۔ اس مائیک کی آواز سن کر ماسٹر کمپیوٹر میری ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ اس کی تبدیلی میری ہی آواز اور میرے بتائے ہوئے کوڈز کے تحت ہو سکتی ہے''۔ لی ہاگ نے کہا۔

''مائیکرو مائیک۔ گڈ۔ اس کا مطلب ہے اس بند کمرے کے باوجود ماسٹر کمپیوٹر تمہاری آواز سن سکتا ہے''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ساؤنڈ پروف کمرہ ہونے کے باوجود ماسٹر کمپیوٹر اس مائیک سے میری آواز سن سکتا ہے اور میری ہدایات پر عمل بھی کر سکتا ہے''...... لی ہاگ کی آواز سنائی دی۔

''او کے۔ اب تم ماسٹر کمپیوٹر کو اپنی آواز میں حکم دو کہ یہ تمہارا کنٹرول ختم کر دے اور پرنس آف ڈھمپ کی آواز اپنی میموری میں فیڈ کر کے اس کے کنٹرول میں آ جائے۔ تم تمام کوڈز بولو گے اور ماسٹر کمپیوٹر کو پابند کرو گے کہ یہ تمہارے بجائے پرنس آف ڈھمپ کا حکم مانے گا اور مکمل طور پر اس کے ہدایات پر عمل کرے گا''۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور لی ہاگ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران نے اس کا دماغ واقعی اس حد تک کمزور کر دیا تھا کہ وہ آسانی سے عمران کے ہپناٹزم کے ٹرانس میں آ گیا تھا۔ اب وہ سب وہی کر رہا تھا جو عمران اس سے کہہ رہا تھا۔

لی ہاگ نے اپنی آواز میں کوڈ ورڈز دوہرا کر خود ہی لی ہیڈ کوارٹر اور ماسٹر کمپیوٹر کا تمام اختیار عمران کے حوالے کر دیا تھا۔ کوڈ ورڈز دوہرانے کے بعد ماسٹر کمپیوٹر نے بھی تصدیق کر دی تھی کہ وہ لی ہاگ کی بجائے اب پرنس آف ڈھمپ کے کنٹرول میں ہے۔ اس کے بعد وہاں خاموشی چھا گئی۔ پھر عمران نے لی ہاگ کو گہری نیند سونے اور اسے یہ سب بھول جانے کی ہدایات دیں کہ جب بھی اسے ہوش آئے گا اسے یہ قطعی یاد نہیں رہے گا کہ عمران نے کس طرح اسے اپنی ٹرانس میں لیا تھا۔

''ہونہہ۔ تو اس طرح عمران نے ہیڈ کوارٹر اور ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لیا تھا''...... لی ہاگ نے ماسٹر کمپیوٹر چونکہ خود بنایا تھا اور اس کی پروگرامنگ بھی اس نے بنا کر فیڈ کی تھی اس لئے وہ جانتا تھا کہ ماسٹر کمپیوٹر کالر میں لگے ہوئے مائیکرو مائیک کے ساتھ ساتھ دیواروں میں چھپے ہوئے سپیکروں کے ساتھ لگے ہوئے مائیکوں سے بھی اس کی آواز سن اور پہچان سکتا تھا اس لئے اس نے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول بھی واپس لے لیا تھا اور اس کی ریکارڈنگ کے ذریعے یہ سب بھی سن لیا تھا کہ عمران نے اسے بے ہوش کرنے کے بعد کیا کیا تھا۔

''لی ہاگ کا گریٹ پلان تو بے حد خطرناک ہے عمران صاحب۔ ہمیں ہر حال میں اس آزادی کانفرنس کو روکنا ہو گا۔ اگر یہاں آزادی کانفرنس کا انعقاد ہو گیا تو واقعی ہیون ویلی پر ہمیشہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمیشہ کے لئے کافرستان کا قبضہ ہو جائے گا“...... چند لمحوں بعد اسے ایک اور آواز سنائی دی۔

”نہیں کیپٹن شکیل۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا“...... عمران کی نفرت بھری آواز سنائی دی۔

”لی ہاگ کا ہیڈ کوارٹر اور ماسٹر کنٹرول اب تمہارے پاس ہے۔ تم یہاں سے ثبوت حاصل کر کے اور ڈپلیکیٹ افراد کو اقوام متحدہ کے سامنے لا سکتے ہو۔ ثبوت اور نقلی افراد تم اقوام متحدہ کے سامنے پیش کرو گے تو کافرستان کا یہ گھناؤنا کھیل دیکھ کر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس طرح کافرستان نہ اپنا مذموم پلان پورا کر سکے گا اور نہ ہی ہیون ویلی پر ان کا قبضہ ہو گا بلکہ جب اقوام متحدہ کے نمائندوں پر ان کے گریٹ پلان کا راز کھلے گا تو کافرستان کے عزائم کھل کر ان سب کے سامنے آ جائیں گے اور کافرستان کو منہ کی کھانا پڑے گی۔ اس کا گریٹ پلان ناکام ہو گا وہ الگ۔ اور اس کی جو رسوائی ہو گی وہ الگ۔ گریٹ پلان کا راز افشا ہونے پر کافرستان کسی کو منہ تک دکھانے کے قابل نہیں رہے گا“...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ یہ سب کچھ ہو گا لیکن میں یہ سب الگ رنگ ڈھنگ سے کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ لی ہاگ کے گریٹ پلان پر میں بھی اسی طرح عمل کروں جیسا لی ہاگ چاہتا تھا“...... عمران کی سوچ میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور لی ہاگ بری طرح سے

چونک پڑا اور وہ بڑے دھیان سے ان کی باتیں سننے لگا۔

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو عمران۔ اگر گریٹ پلان پر عمل ہو گیا تو ہیون ویلی کے عوام کا کیا ہو گا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ہیون ویلی کافرستان کے تصرف میں چلی جائے“...... جولیا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

”نہیں۔ ہیون ویلی کے عوام کا ان کا حق ضرور ملے گا اور ان کا حق انہیں اسی گریٹ پلان کے تحت ہی مل سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”وہ کیسے“...... صفدر نے پوچھا۔

”وہ ایسے کہ لی ہاگ کا گریٹ پلان اس صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے جب ہیون ویلی، پاکیشیا اور دوسرے اہم ممالک کے راہنماؤں کے ڈپلیکیٹ آزادی کانفرنس میں موجود ہوں۔ گریٹ پلان کا آخری حصہ بے حد اہمیت کا حامل ہے جب ہیون ویلی کے سینئر اور بزرگ رہنما جناب سید ناظم حسن جیلانی ہیون ویلی کی نمائندگی کرتے ہوئے باضابطہ اعلان کریں گے کہ وہ کافرستان سے الحاق چاہتے ہیں۔ پاکیشیا سے یا پھر ہیون ویلی کو ایک الگ اور خود مختار ریاست بنانا چاہتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لی ہاگ نے یہی بتایا ہے“...... تنویر نے کہا۔

”سوچو۔ اگر سب ویسا ہی ہو جیسا لی ہاگ کا پلان ہے اور اس پلان میں صرف اتنی ترمیم کر دی جائے کہ آزادی کانفرنس میں نقلی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراد کی جگہ اصلی آدمیوں کو ہی لایا جائے تو کیا ہو گا“...... عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر لی ہاگ کا دماغ جیسے بھک سے اڑ گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویل ڈن۔ ڈیل ڈن عمران۔ تم واقعی جینیئس ہو۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اگر آزادی کانفرنس میں اصلی افراد ہوں گے تو پھر ان کا فیصلہ بھی وہی ہو گا جو ان کا اور آزادی کے متوالوں کا ہو گا۔ ویل ڈن۔ اگر واقعی ایسا ہوا تو پھر ہیون ویلی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آزادی مل جائے گی۔ ان کو ان کے خوابوں کی تعبیر مل جائے گی اور ان کی زندگیوں میں سکون آ جائے گا“...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیکن اس کے لئے مجھے یہاں رہ کر بہت کام کرنے ہوں گے۔ لی ہاگ نے گریٹ پلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو جال پھیلا رکھے ہیں ان تمام جالوں کو مجھے ہر حال میں توڑنا ہو گا۔ ہمیں ابھی لی ہاگ کو بھی زندہ رکھنا ہے۔ میں لی ہاگ اور تمام نقلی افراد کو سمال بنکر میں قید کر دوں گا۔ انہیں زندہ رکھنے کے لئے روزانہ انہیں طاقت کے انجکشنز لگانے ہوں گے اور یہ کام چوہان کرے گا۔ اس کے علاوہ میں تم سب کو جو ڈیوٹیاں دوں گا تمہیں انہیں ذمہ داری سے نبھانا ہو گا تب ہی ہم لی ہاگ کے گریٹ پلان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لی ہاگ نے جس باریکی سے یہ پلان ترتیب دیا ہے اسے اس باریکی سے ہی مجھے ہینڈل کرنا پڑے گا۔

اب گریٹ پلان کامیاب ہو گا لیکن ہمارے انداز میں اور ہم اس بار اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ ایسا فائدہ جس سے واقعی ہیون ویلی والوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا ہو جائے گا“۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دو کہ یہ ہماری جسمانی ساخت اور آواز اپنی میموری میں فیڈ کر لے تاکہ ہیڈ کوارٹر میں ہماری نقل و حرکت پر کوئی فرق نہ آئے“...... جولیا نے کہا۔

”اس وقت تم سب میک اپ میں ہو۔ میں تم سب کے میک اپ بدل دیتا ہوں۔ یہاں مجھے لی ہاگ بن کر ہی رہنا ہو گا۔ میں چاہتا ہوں کہ سارا سسٹم ایسا رہے جیسا لی ہاگ نے بنا رکھا ہے“۔ عمران کی آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے۔ صفدر کا قد کاٹھ کرنل کارتھی جیسا ہے اور خاور کو آپریشن روم کا انچارج وکرم بنایا جا سکتا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”او کے۔ اور ہاں ذرا خاموش ہو جاؤ۔ مجھے ماسٹر کمپیوٹر کو ایک ضروری ہدایات دینی ہیں“...... عمران نے کہا اور وہ سب خاموش ہو گئے۔

”ماسٹر کمپیوٹر“...... عمران نے ماسٹر کمپیوٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیس چیف“...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

”میں اس کمرے میں پھیلائی ہوئی کارناک گیس کا اثر ختم کر رہا ہوں۔ کارناک گیس ختم ہوتے ہی تم یہاں سچویشن دیکھ سکو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گے۔ اس بدلی ہوئی سچوئیشن پر تم کوئی ری ایکشن نہیں کرو گے۔ میں تمہاری میموری میں چند آوازیں فیڈ کرا رہا ہوں۔ بعد میں تم ان کی جسمانی ساخت بھی فیڈ کر لینا۔ اس کے بعد میں اور میرے تمام ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر کے ہر حصے میں جانے کی آزادی ہو گی۔ تم انہیں قطعی طور پر مارک نہیں کرو گے''...... عمران نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز آئی۔ پھر عمران کے کہنے پر اس کے ساتھی باری باری بولنے لگے اور پھر ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے چلتے چلتے ٹیپ خالی ہو گا ہو۔

''بس۔ یہی تھی ریکارڈنگ''...... لی ہاگ نے ماسٹر کمپیوٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس چیف۔ پرنس آف ڈھمپ نے چونکہ اپنے ساتھیوں کو مارک نہ کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں نے ان کی نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی اور نہ ہی ان کی آوازیں ریکارڈ کی تھیں''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ یہ بتاؤ۔ میں یہاں کب سے بے ہوش پڑا ہوا ہوں''۔ لی ہاگ نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''بارہ دن ہو گئے ہیں چیف''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک اس کے پیروں پر کسی

نے پوری قوت سے ہتھوڑا مار دیا ہو۔

''بب۔ بب۔ بارہ دن''...... اس نے ہکلا کر کہا۔

''یس چیف۔ آپ کو اور یہاں موجود تمام افراد کو زندہ رکھنے کے لئے طاقت کے انجکشن لگائے جاتے تھے اور آپ کو مسلسل بے ہوش بھی رکھا جا رہا تھا جس کے لئے سب کو الگ الگ انجکشنز لگائے جاتے تھے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔ بارہ دن بے ہوش رہنے کا سن کر لی ہاگ کے دماغ میں ایک طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

''تاریخ بتاؤ''...... لی ہاگ نے پوچھا اور ماسٹر کمپیوٹر نے اسے آج کی تاریخ بتا دی۔

''اوہ۔ مائی گاڈ۔ آج تو آزادی کانفرنس کا دن ہے۔ عمران نے ان بارہ دنوں میں نہ جانے کیا کیا ہو گا۔ اس نے یقیناً آزادی کانفرنس کا انعقاد کرا لیا ہو گا اور آزادی کانفرنس میں اگر نقلی عمائدین کی جگہ اصلی افراد پہنچ گئے تو سب ختم ہو جائے گا۔ سب کچھ''۔ لی ہاگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں۔ میں ایسا نہیں ہوں دوں گا۔ مجھے اس آزادی کانفرنس کو روکنا ہو گا۔ ہر صورت میں روکنا ہو گا ورنہ نہ میں رہوں گا نہ ہیون ویلی اور نہ ہی کافرستان۔ کافرستان کی حقیقت اگر دنیا پر ظاہر ہو گئی تو کافرستان پوری دنیا میں رسوا ہو جائے گا۔ ختم ہو جائے گا سب کچھ ختم ہو جائے گا''...... لی ہاگ نے لرزتے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ تم ان سب کو ٹی سکس ریز سے ہوش میں لاؤ۔ ابھی۔ میں آپریشن روم میں جا رہا ہوں۔ میرے آنے تک یہ سب ہوش میں ہونے چاہئیں"...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور لی ہاگ تیزی سے دروازے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ ایک بہت بڑے مشین روم میں آ گیا۔ اس کمرے میں ہر طرف مشینیں ہی مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ تمام مشینیں خود کار تھیں۔ یہ آپریشن روم تھا جس کا کنٹرول وکرم کے پاس تھا۔ لی ہاگ ایک مشین کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ نہایت تیزی سے چلنا شروع ہو گئے۔ مشین پر ایک سکرین لگی ہوئی تھی۔ لی ہاگ نے ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر ایک بہت بڑے کانفرنس ہال کا منظر ابھر آیا۔

کانفرنس ہال بھرا ہوا تھا۔ گول میز کے گرد پوری دنیا کے منتخب نمائندوں کے ساتھ کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی وزیراعظم بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ صدارت کی نشست پر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری بھی موجود تھے۔ کانفرنس ہال میں ایک جگہ اسے لی ہاگ دکھائی دیا جو ظاہر ہے عمران ہی تھا جس نے لی ہاگ کا میک اپ کر رکھا تھا۔ اسے دیکھ کر لی ہاگ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ کانفرنس ہال میں آزادی کانفرنس کی شروعات کر دی گئی تھیں۔ ہیون ویلی کا

ایک حریت رہنما قاری محمد عثمان غازی تلاوت کلام پاک کر رہا تھا۔ یہ سب دیکھ کر لی ہاگ کے دل و دماغ میں آگ کا طوفان سا بھرتا چلا گیا۔

آزادی کانفرنس کا انعقاد دیکھ کر لی ہاگ سمجھ گیا تھا کہ عمران اپنے مقصد میں کامیاب رہا ہے۔ وہ ان تمام راہنماؤں سمیت کانفرنس ہال میں موجود تھا جس کے لی ہاگ نے ڈپلیکیٹ لے جانے تھے۔

"ابھی میرے پاس وقت ہے۔ اگر میں اپنے ساتھیوں کو لے کر کانفرنس ہال کے تہہ خانے میں پہنچ جاؤں تو اب بھی میں ہاری ہوئی بازی جیت سکتا ہوں۔ گریٹ پلان اسی طرح سے کامیاب ہو سکتا ہے جیسا میں چاہتا ہوں"...... لی ہاگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً مشین آف کی اور مڑ کر دوبارہ بھاگ کر آپریشن روم سے نکل آیا۔

وہ واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں اسے اور اس کے ساتھیوں کو عمران نے سال بنکر میں قید کر رکھا تھا۔ کمرے میں کرنل کارتھی، وکرم اور تمام ڈپلیکیٹ ہوش میں تھے۔

"چیف۔ یہ سب کیا ہے۔ ہم بے ہوش کیسے ہو گئے تھے۔ اور"...... لی ہاگ کو کمرے میں دیکھ کر کرنل کارتھی نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یہ سب ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔ تم سب آؤ میرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ۔ ہمیں جلد سے جلد زیرو سیکشن میں پہنچنا ہے''...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''زیرو سیکشن۔ لیکن چیف۔ زیرو سیکشن تو''...... وکرم نے زیرو سیکشن کا سن کر چونکتے ہوئے کہنا چاہا۔

''شٹ اپ۔ نانسنس۔ میں کہہ رہا ہوں چلو یہاں سے۔ فوراً''...... لی ہاگ نے گرج کر کہا اور وکرم اس کا غصہ دیکھ کر بری طرح سے سہم گیا پھر وہ سب لی ہاگ کے ساتھ تیز تیز چلتے ہوئے اس کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

''ماسٹر کمپیوٹر۔ ٹنل فائیو کھول دو۔ فوراً''...... کمرے سے باہر نکلتے ہوئے لی ہاگ نے ماسٹر کمپیوٹر کو حکم دیا۔

''یس چیف''...... ماسٹر کمپیوٹر کی جواباً آواز سنائی دی۔

لی ہاگ ان سب کو اپنے ساتھ گراؤنڈ فلور پر لے آیا اور پھر وہ ایک ہال نما بڑے تہہ خانے میں داخل ہو گئے۔ ہال میں دس تیز رفتار جیپیں کھڑی تھیں اور ایک دیوار میں ایک بڑا سا خلاء بنا ہوا تھا جہاں دوسری طرف ایک طویل سرنگ دکھائی دے رہی تھی۔

لی ہاگ ایک جیپ میں سوار ہوا تو اس کے ساتھ وکرم، کرنل کارتھی اور ایک ڈپلیکیٹ سوار ہو گیا۔ باقی سب بھی دوسری جیپوں میں سوار ہوئے اور پھر جیپیں مڑ کر تیزی سے دیوار کی دوسری طرف ٹنل کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ ان کا یہ سفر آدھے گھنٹے تک جاری رہا۔ ٹنل روشن تھی اس لئے انہیں تیز رفتاری سے جیپیں دوڑانے

میں کوئی دشواری نہیں ہوئی تھی۔

ٹنل کا اختتام ایک ایسے ہی تہہ خانے پر ہوا جو اس تہہ خانے جیسا ہی تھا جہاں سے لی ہاگ اور اس کے ساتھی جیپوں میں سوار ہو کر وہاں آئے تھے۔

تہہ خانے میں پہنچتے ہی جیپیں رک گئیں اور لی ہاگ ان سب کو مختلف راستوں سے گزارتا ہوا ایک بڑے ہال میں لے آیا۔ اس ہال میں بھی بڑی بڑی مشینیں اور ایک دیوار کے پاس ایک سکرین نصب تھی۔ ہال میں تین کرسیاں پڑی تھیں۔ ان کرسیوں کے پاس لمبے لمبے راڈز بھی دکھائی دے رہے تھے جو چھت میں جا کر گم ہو گئے تھے۔ چھت پر جگہ جگہ گول دائرے سے بنے ہوئے تھے جیسے چھت کی خصوصی طور پر ان دائروں سے ڈیزائننگ کی گئی ہو۔

''ان تمام مشینوں کو آن کر دو۔ جلدی''...... لی ہاگ نے چیختے ہوئے کہا اور وکرم تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔

''تم سب اپنی مخصوص کرسیوں پر بیٹھ جاؤ''...... لی ہاگ نے نمائندوں کے ڈپلیکیٹس سے کہا تو وہ سر ہلا کر ہال میں موجود کرسیوں کی طرف بڑھ گئے۔

لی ہاگ سکرین کے قریب موجود ایک مشین کے پاس آیا اور اس نے مشین کے بٹن پریس کر کے اور سوئچ آن کر کے مشین کو آن کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں مشین میں جیسے جان سی پڑ گئی۔ مشین پر لگے بے شمار رنگ برنگے بلب جلنے بجھنے لگے۔ ڈائل روشن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے اور دیوار پر لگی سکرین بھی آن ہوتی چلی گئی۔

لی ہاگ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ مسلسل مشین آپریٹ کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد دیوار پر لگی سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور سکرین پر آزادی کانفرنس کا منظر ابھر آیا۔ سکرین پر آزادی کانفرنس کا منظر دیکھ کر کرنل کارتھی، وکرم اور ڈپلیکیٹ بری طرح سے اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ کیا ہے چیف۔ یہ کانفرنس"...... کرنل کارتھی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ کانفرنس ہال میں غیر ملکی نمائندے اور مبصرین ہیون ویلی کے نمائندوں کو مختلف تجاویز دے رہے تھے۔

"ہاں۔ یہ سب شروع ہو گیا ہے۔ اب میری بات دھیان سے سنو"...... لی ہاگ نے کہا اور پھر اس نے انہیں تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کس طرح عمران نے اسے اپنے قابو میں لیا تھا اور اس کی پلاننگ کیا تھی۔ یہ سب سن کر وہ حیران رہ گئے کہ ان سب کو بارہ روز تک بے ہوش رکھا گیا تھا۔

"بہرحال جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔ عمران نے میرے گریٹ پلان پر عمل کر کے اسے مجھ پر الٹنے کا پلان بنایا ہے۔ تمام کام اور آزادی کانفرنس کا انعقاد گریٹ پلان کے تحت ہی ہو رہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس کانفرنس میں ہمارے آدمیوں کی بجائے اصلی افراد پہنچ گئے ہیں۔ کانفرنس میں جو کچھ ہونا ہے اسے ہونے دو۔ اصل کام تب شروع ہو گا جب ہیون ویلی کے نمائندے باضابطہ طور پر اعلان کریں گے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ میں تم سب کو اسی لئے

یہاں لایا ہوں۔ یہ راڈز جو چھت کی طرف جا رہے ہیں یہ ان کرسیوں کے ہیں جن پر منتخب نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں یہاں ابھی اندھیرا کر دوں گا اور ان دائروں کو کھول کر ان تمام افراد کو کرسیوں سمیت نیچے لے آؤں گا اور ان کی جگہ تمہاری کرسیاں اوپر کانفرنس ہال میں پہنچ جائیں گی۔ تمیں سیکنڈ کی اس تاریکی میں تم سب ان افراد کی جگہ کانفرنس ہال میں پہنچ جاؤ گے جن کے تم سب ڈوپلیکیٹس ہو۔ اس کے بعد تمہیں کیا کرنا ہے وہ تم جانتے ہو لیکن پھر بھی میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے"...... لی ہاگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ڈپلیکیٹس کو بتانا شروع کر دیا کہ انہیں کیا کرنا ہے۔

"لیکن چیف۔ جن کاغذات پر دستخط کرائے جانے ہیں اگر عمران نے وہ سب بدل دیئے تو"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

"وہ ایسا ہی کرے گا لیکن ان کاغذات کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اگر اوپر کانفرنس ہال میں موجود اصلی افراد کو بدلا جا سکتا ہے تو اسی طرح ان کاغذات کو بھی بدلا جا سکتا ہے"...... لی ہاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ سب سکرین کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔

کانفرنس ہال کی کارروائی مزید ایک گھنٹے تک چلتی رہی پھر کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر نے اس مسودے پر دستخط کرنا شروع کر دیئے جو ہیون ویلی کے حریت راہنما اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ لائے تھے۔

"لگتا ہے عمران نے جناب پریذیڈنٹ صاحب کی نظر کا چشمہ بدل دیا ہے۔ صاف لگ رہا ہے کہ انہوں نے مسودہ پڑھنے کا صرف دکھاوا ہی کیا ہے۔ ان سے مسودہ پڑھا نہیں گیا تھا"...... لی ہاگ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیس چیف اور پرائم منسٹر صاحب نے بھی مسودہ پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں کی ہے۔ وہ شاید اس خوش فہمی میں ہیں کہ یہ سب گریٹ پلان کے تحت ہو رہا ہے اور وہ جس مسودے پر دستخط کر رہے ہیں وہ آپ کا تحریر کردہ ہے جس میں ہیون ویلی کا الحاق کافرستان کے ساتھ درج کیا گیا ہے"...... کرنل کارتھی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن بہرحال عمران ذہین ہے تو میں بھی اس سے کم نہیں ہوں۔ وہ جو کچھ کر رہا ہے، میں اسے کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا"...... لی ہاگ نے کہا اور پھر جب مسودہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سان ڈی رون کے سامنے منظوری کے لئے پیش کیا گیا تو لی ہاگ نے جلدی جلدی مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اوپر جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یاد رہے تم کسی پر یہ ظاہر نہیں ہونے دو گے کہ تم سب وہ نہیں ہو جو پہلے کانفرنس ہال میں موجود تھے"...... لی ہاگ نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

لی ہاگ نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک ہر طرف گہری تاریکی چھا گئی۔ تاریکی ہوتے ہی لی ہاگ نے ایک اور بٹن پریس کیا تو چھت پر بنے ہوئے دائرے کھل گئے۔ تیسرا بٹن پریس ہوا تو راڈز کے ساتھ تیس کرسیاں تیزی سے نیچے آ گئیں اور ان کی جگہ نیچے موجود تیس کرسیاں ڈپلیکیٹس سمیت تیزی سے مناسب فاصلے سے اوپر اٹھ کر دائروں میں گم ہو گئیں۔ نیچے آنے والے افراد جھٹکا کھا کر جیسے ہی نیچے آئے ان کے منہ سے زوردار چیخیں نکل گئیں لیکن لی ہاگ مطمئن تھا کہ تہہ خانہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے۔ ان افراد کی چیخیں کانفرنس ہال میں سنائی نہیں دی گئی ہوں گی۔ پھر ٹھیک تیس سیکنڈ بعد لی ہاگ نے مشین کا بٹن پریس کر کے تہہ خانے اور کانفرنس ہال کا برقی پاور سسٹم آن کر دیا۔

برقی پاور آف کرنے سے صرف سکرین اور تہہ خانے کی روشنیاں گل ہوئی تھیں تاکہ اوپر دائرے کھلنے کی صورت میں روشنی اوپر نہ جا سکے جبکہ مشین دوسرے پاور سسٹم سے مسلسل کام کر رہی تھی۔ پاور آن ہوتے ہی سکرین روشن ہو گئی اور سکرین پر مختلف ممالک کے نمائندوں کی جگہ اپنے ڈپلیکیٹس کو دیکھ کر لی ہاگ کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لی ہاگ کے میک اپ میں عمران نے ہیون ویلی کے بزرگ رہنما سید ناظم حسن جیلانی کو باضابطہ اعلان کرنے کے لئے اٹھتے ہوئے دیکھا تو وہ یکلخت چونک پڑا۔ اس کی نظریں سید ناظم حسن جیلانی کے لباس پر جم گئی تھیں جو سید ناظم حسن جیلانی کے اس لباس سے قدرے مختلف تھا جو چند لمحے قبل انہوں نے پہن رکھا تھا۔

عمران نے دوسرے افراد کی طرف دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ ان تیں افراد کے لباس بدلے ہوئے تھے جن کے لی ہاگ نے ڈپلیکیٹس بنا رکھے تھے۔ ان لباسوں پر سلوٹیں بھی تھیں۔ ظاہر ہے عمران نے جن افراد کو بارہ روز تک قید کر رکھا تھا وہ جن لباسوں میں تھے وہ لباس کیسے بدل سکتے تھے۔

سید ناظم حسن جیلانی نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران فوراً بول اٹھا۔

”ایک منٹ جناب“...... اس نے کہا اور وہاں موجود افراد چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”کیا بات ہے مسٹر لی ہاگ۔ آپ نے جیلانی صاحب کو بولنے سے کیوں روک دیا ہے“...... کافرستانی پرائم منسٹر نے اسے گھور کر کہا۔

”ابھی بتاتا ہوں جناب“...... عمران نے کہا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ریموٹ کنٹرول نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

”یہ کیا ہے“...... کافرستانی پریذیڈنٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ ایک ریموٹ کنٹرول ہے جناب“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”ریموٹ کنٹرول۔ کیسا ریموٹ کنٹرول“...... کافرستانی پرائم منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

”اس ریموٹ کنٹرول سے بہت باکمال کام لئے جا سکتے ہیں جناب۔ میں نے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کر دیا ہے جس سے ایک باکمال کام ہو چکا ہے۔ باقی کمال آپ کو بلکہ ان سب حاضرین کے ساتھ پوری دنیا کو دکھاؤں گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہال میں موجود ہر شخص کی نظریں عمران اور اس کے ہاتھ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجود ریموٹ کنٹرول پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر لی ہاگ۔ آپ ہوش میں تو ہیں"...... پریذیڈنٹ صاحب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں جناب۔ میں مکمل طور پر ہوش میں ہوں۔ میں اس ہوش میں آپ سب کے اور پوری دنیا کے ہوش اڑانا چاہتا ہوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"مسٹر لی ہاگ۔ یہ کیا مذاق ہے۔ کانفرنس کی کارروائی میں آپ دخل اندازی کیوں کر رہے ہیں"...... اقوام متحدہ کے سیکرٹری سان ڈی رون نے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں معذرت چاہتا ہوں جناب۔ میں تو یہی چاہتا تھا کہ کانفرنس کا جس سادگی اور جس سکون سے کارروائی کا آغاز کیا گیا تھا یہ اسی طرح سے جاری اور ساری رہے لیکن یہاں کچھ ایسا ہوا ہے جسے نہ صرف آپ بلکہ یہاں موجود سینکڑوں افراد نظر انداز کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کچھ ہوا ہے۔ کیا ہوا ہے۔ چند لمحوں کے لئے یہاں پاور ضرور آف ہو گئی تھی جو بحال ہو گئی ہے۔ اس کی ذمہ داری آپ پر تھی۔ بہرحال اس سلسلے میں آپ سے بعد میں پوچھا جائے گا۔ اب آپ خاموش ہو جائیں اور جیلانی صاحب کو بولنے دیں"...... کافرستانی پرائم منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب صدر۔ میں آپ کی اور یہاں موجود تمام حضرات کی

جیلانی صاحب اور ان کے رفقاء اور چند دوسرے افراد کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ صرف ایک نظر ان کی طرف دیکھ لیں تو آپ سب حضرات کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور وہ سب سید ناظم حسن جیلانی، ان کے ساتھیوں اور ان افراد کی طرف دیکھنے لگے جن کی طرف ایک ایک کر کے عمران نے انگلی سے اشارہ کر دیا تھا اور پھر ان افراد کو دیکھ کر بے شمار افراد بری طرح سے چونک پڑے۔ جن میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سمیت کافرستانی پرائم منسٹر اور بہت سے دوسرے افراد تھے۔

"ارے۔ یہ کیا۔ ان سب کے لباس کیسے بدل گئے۔ ابھی چند لمحوں پہلے تو یہ دوسرے لباسوں میں تھے پھر یہ اچانک"...... اقوام متحدہ کے جنرل سکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ان ڈپلیکیٹس کے ساتھ کافرستانی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے رنگ اڑتے چلے گئے۔

"کیا معاملہ ہے جیلانی صاحب۔ آپ نے جو لباس پہن رکھا ہے میلا اور خاصا پرانا لگ رہا ہے۔ اس کی سلوٹیں۔ یہ سب کیا ہے"...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور سید ناظم حسن جیلانی بوکھلا کر فوراً بیٹھ گئے۔ وہ پھر اٹھے اور پھر بیٹھ گئے۔

"وہ جناب۔ وہ۔ وہ"...... انہوں نے پھر اٹھ کر کھڑے ہوتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اب ساری دنیا کی نظریں ان پر اور ان تمام افراد پر تھیں جن کے لباس بدلے ہوئے تھے۔

"جیلانی صاحب اور ان کے رفقاء کے حلق سوکھ گئے ہیں جناب۔ یہ شاید آپ کو کچھ نہ بتا سکیں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں"...... عمران نے کہا۔

"لی ہاگ۔ اپنا منہ بند کرو۔ تمہیں اس کارروائی میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے"...... کافرستانی پرائم منسٹر نے اٹھ کر کھڑے ہوئے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ حق مجھے جناب صدر صاحب دیں گے۔ کیوں جناب"۔ عمران نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بتائیں۔ کیا کہنا ہے آپ کو"...... اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا اور پرائم منسٹر جبڑے بھینچتے ہوئے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"کچھ بتانے سے پہلے میں آپ سب کو کچھ دکھانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اوپر لگی ہوئی سکرینوں کی طرف کیا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

سکرینوں پر جہاں کانفرنس ہال کی کارروائی دکھائی جا رہی تھی ان سکرینوں پر یکلخت منظر بدل گیا اور سکرینوں پر ایک تہہ خانے کا منظر نمودار ہو گیا جہاں مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ جگہ جگہ کرسیاں تھیں

اور کرسیوں کے پاس کئی راڈز زمین سے نکل کر گول دائرے والی چھت کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ایک بڑی سی مشین کے پاس لی ہاگ کی شکل کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ دوسری کرسیوں پر ہیون ویلی کے حریت نمائندوں کے ساتھ وہ تمام افراد راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو پہلے اس کانفرنس ہال میں بھی موجود تھے اور جن کے لباس درست حالت میں تھے۔ ان کے ساتھ دو افراد اور بھی موجود تھے۔ یہ سب دیکھ کر کانفرنس ہال میں موجود تمام افراد بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ہال مختلف اور حیرت بھری آوازوں سے گونجنے لگا جبکہ دوسرے لی ہاگ اور تمیں ڈپلیکیٹ نمائندوں کا منظر دیکھ کر کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر کے جسموں پر لرزہ طاری ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ"...... کافرستانی پرائم منسٹر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ساتھ ہم سب بھی جاننا چاہتے ہیں جناب کہ یہ سب کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول کا ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرینوں پر نظر آنے والی کرسیاں حرکت میں آ گئیں اور آہستہ آہستہ اوپر اٹھنے لگیں۔ اسی لمحے ہال میں موجود گول میز سے چند فٹ کے فاصلے پر گول سوراخ سے کھلے اور پھر تمیں نمائندگان سمیت لی ہاگ کی کرسی بھی ابھر کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوپر آ گئی اور ہال میں موجود ہر شخص حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہاں ہیون ویلی کے حریت نمائندوں سمیت پاکیشیا اور عرب ممالک کے دو دو افراد موجود تھے جبکہ لی ہاگ کرسی پر جکڑا بری طرح سے بل کھا رہا تھا۔ اس کا بھی رنگ اڑا ہوا تھا اور خوف سے اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

''مسٹر لی ہاگ۔ یہ ڈپلیکیٹ اور یہ آپ کا دوسرا ہمشکل کہاں سے آ گئے''...... ایکریمیا کے فارن منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''اطمینان رکھیے جناب۔ میں آپ کو ساری تفصیل بتا دوں گا۔ آپ کے ساتھ یہاں پوری دنیا کے نمائندے موجود ہیں اور یہاں ہونے والی کارروائی کو لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا ہے۔ یہاں کیا ہوا ہے اور کیا ہونے والا تھا اس کے بارے میں آج ساری دنیا جان لے گی''...... عمران نے کہا۔

''آپ نے جو کہنا ہے کھل کر کہیں۔ اس طرح پہیلیاں نہ بجھوائیں''...... پاکیشیائی فارن منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''ضرور جناب''...... عمران نے کہا۔

''یہ کیا ہوا ہے مسٹر پرائم منسٹر۔ یہاں کیا تماشا چل رہا ہے۔ آپ نے تو کہا تھا''...... پریذیڈنٹ آف کافرستان نے غصے سے کافرستانی پرائم منسٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں بھی نہیں جانتا جناب۔ اس سارے تماشے کے پیچھے لی ہاگ کا کیا مقصد ہے اور یہ سب ایسا کیوں کر رہا ہے''۔

کافرستانی پرائم منسٹر نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''آپ اس تماشے سے لاعلم ہیں جناب تو کیا ہوا۔ میں جو ہوں یہاں۔ آپ سب اب دل تھام کر سنیں''...... عمران نے کہا۔ وہ ایک لمحے کے لئے خاموش ہوا پھر اس نے کلام شروع کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''یہ کانفرنس آزادی کانفرنس کے نام پر رکھی گئی تھی۔ اس کانفرنس کے انعقاد سے پہلے کافرستان سے بڑے زور وشور سے یہ بیانات دیئے جا رہے تھے کہ کافرستان، ہیون ویلی کے تنازع کو حل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے کافرستانی حکام نے نہ صرف اعلیٰ سطحی میٹنگز کرنا شروع کر دی تھیں بلکہ پوری دنیا کے نمائندگان خصوصی کو ثالث کے طور پر قبول کرتے ہوئے آزادی کانفرنس میں بلانے کا عندیہ دینا شروع کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ اس تنازع کو ختم کرنے کے لئے کافرستان نے پاکیشیا کے ساتھ بھی روابط بڑھانا شروع کر دیئے اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری جناب سان ڈی رون سے بھی صلاح ومشورے کئے جانے لگے۔

کافرستان کے آزادی کانفرنس کے بلانے اور اس کانفرنس میں مسئلہ ہیون ویلی کے تنازع کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے پر اتفاق رائے سے تمام ممالک بالخصوص پاکیشیا اور ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں نے بھی خیر مقدم کیا تھا۔

پوری دنیا ہیون ویلی پر ہونے والے ظلم وستم اور جبر کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

داستانوں سے آگاہ ہو چکی تھی اور کافرستان پر بار بار ہیون ویلی کی وجہ سے انگلیاں اٹھائی جا رہی تھیں۔ پوری دنیا کے مسلمان چیخ رہے تھے کہ ہیون ویلی سے کافرستانی فوج کا تسلط ختم کیا جائے۔ ان پر کافرستانی فوج ظلم نہ کرے اور ہیون ویلی سے نکل جائے یہاں تک کہ دیگر ممالک بھی کافرستان اور پاکیشیا کے اس تنازع کو حل کرنے کے لئے ثالث کے طور پر آگے آنے کے لئے تیار ہو گئے تھے لیکن کافرستانی حکام ایک کان سے سنتے اور دوسرے کان سے نکال دیتے تھے پھر اقوام متحدہ میں بھی ہیون ویلی کے لئے کئی بار قرار دادیں پیش کی گئیں۔ ان قرار دادوں سے کافرستان کو کئی بار متنبہ کیا گیا مگر کافرستان جو ہیون ویلی کو کافرستان کا اٹوٹ انگ سمجھتا ہے اسے خود سے الگ ہوتے کیسے دیکھ سکتا تھا۔ کافرستان اپنی ہٹ دھرمی نہیں چھوڑ رہا تھا لیکن ہیون ویلی کا تنازع چونکہ پوری دنیا میں آشکار ہو چکا تھا اس لئے کافرستان پر بین الاقوامی دباؤ مسلسل بڑھتا چلا جا رہا تھا جس سے ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور کافرستان جانتا تھا کہ اگر اسی طرح یہ دباؤ بڑھتا رہا اور ہیون ویلی میں تحریک آزادی کی تحریکیں زور پکڑتی گئیں تو ان کا جینا محال ہو جائے گا اس لئے کافرستان نے آل پارٹیز کانفرنس بلائی اور اس مسئلے پر کافی عرصہ تک بحث چلتی رہی لیکن اس آل پارٹیز کا کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔ انتہا پسند قوتیں کسی بھی صورت میں ہیون ویلی کو کافرستان سے الگ نہیں دیکھنا چاہتی تھیں بلکہ انہوں نے حکومتی

نمائندوں سے یہ تک کہہ دیا تھا کہ اگر ہیون ویلی کو کافرستان سے الگ کرنے کی بات تک کی گئی تو وہ کافرستان کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیں گے۔

کافرستان کو اس مسئلے کا کوئی حل نہیں مل رہا تھا اس لئے کافرستان، پاکیشیا کے بارہا اصرار کے باوجود مذاکرات کی میز پر آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ پاکیشیا اس مسئلے کو امن اور مذاکرات سے حل کرنا چاہتا تھا لیکن کافرستان ہر بار مذاکرات کی میز سے بھاگنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیتا تھا۔ کافرستان کی لی ہاگ ایجنسی کے چیف مسٹر لی ہاگ کو اس ساری صورت حال کا علم ہوا تو انہوں نے اس مسئلے کے حل کے لئے پرائم منسٹر آف کافرستان کو اپنی خدمات پیش کر دیں۔ انہوں نے اس مسئلے کے حل کے لئے ایک پلان بنایا تھا۔ گریٹ پلان۔ ان کے بنائے ہوئے گریٹ پلان کے تحت چھ دہائیوں سے چلنے والے تنازع کا صرف ایک ہی حل تھا کہ ہیون ویلی کے عوام کو یہ آزادی دے دی جائے کہ وہ ایک آزادی کانفرنس میں آ کر یہ اعلان کر دیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اگر وہ چاہیں تو وہ پاکیشیا سے الحاق کر لیں یا کافرستان سے یا پھر وہ چاہیں تو ہیون ویلی کو الگ خود مختار ریاست کے طور پر حاصل کر سکتے ہیں۔

لی ہاگ نے جو گریٹ پلان بنایا تھا اس پر عمل کر کے سانپ بھی مر سکتا تھا اور لاٹھی بھی بچ سکتی تھی۔ انہوں نے اپنے گریٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پلان کے بارے میں کافرستانی پرائم منسٹر اور کافرستانی پریذیڈنٹ کو اعتماد میں لے لیا اور پھر انہوں نے اپنے پلان پر عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ گریٹ پلان کا ہی حصہ تھا کہ کافرستان سے تنازع کو حل کرنے کے بیانات جاری کیے جا رہے تھے۔ پاکیشیا کے ساتھ روابط بڑھائے جا رہے تھے اور دیگر ممالک کے ساتھ اقوام متحدہ سے بھی صلاح و مشورے کیے جا رہے تھے۔ ادھر کافرستانی حکومت آزادی کانفرنس بلوا کر ہیون ویلی کی آزادی کا ڈھونگ کر رہی تھی ادھر جناب ایجنٹ لی ہاگ صاحب اپنا کام کر رہے تھے۔ یہ سائنس دان ہیں۔ انہوں نے ہیون ویلی کے حریت نمائندگان سمیت، پاکیشیا کے راہنماؤں اور عرب راہنماؤں کے ڈپلیکیٹ بنانے شروع کر دیئے۔ تمام متعلقہ افراد کے انہوں نے اپنے ایجنٹس کے ذریعے ویڈیو کلپس بنوا لئے تھے جنہیں دکھا کر ان تمام ڈپلیکیٹس کو ٹرینڈ کیا جا رہا تھا کہ وہ ان تمام نمائندگان کی جگہ لے سکیں۔ لی ہاگ نے ان کی ٹریننگ بھی کی تھی اور ان کے چہرے بدلنے کے لئے ان سب کی سپیشل پلاسٹک سرجری بھی کرائی تھی۔ یہ میک اپ سے بھی کام لے سکتا تھا لیکن لی ہاگ بے حد ذہین ہے۔ یہ ایک تیر سے کئی شکار کرنا چاہتا تھا۔ ان ڈپلیکیٹس کو آزادی کانفرنس میں لا کر ان کے منہ سے یہ اعلان کرانا چاہتا تھا کہ ہیون ویلی کافرستان سے الحاق کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہیون ویلی کے عظیم راہنما جب اپنے منہ سے یہ اعلان کرتے تو ان کا پیغام پوری

دنیا میں پہنچ جاتا اور ہیون ویلی کے ان شہیدوں کے ساتھ پاکیشیا اور پوری دنیا کے مسلمانوں کی وہ تمام کوششیں رائیگاں چلی جاتیں جو ہیون ویلی کے عوام کے ساتھ تمام مسلمانوں نے ان کی آزادی کے لئے کی تھیں اسی لئے اس سارے پلان میں بار بار یہ تاثر دیا جا رہا تھا کہ تحریک آزادی کے حریت راہنماؤں کا باضابطہ اعلان ہی ان کا آخری فیصلہ تصور کیا جائے گا اور پھر ہیون ویلی میں ظلم و ستم کے اس قدر پہاڑ توڑے جاتے کہ آزادی کا خواب دیکھنے والا ہر مسلمان آزادی کا نام بھی بھول جاتا۔ ایک طرف لی ہاگ آزادی کانفرنس کا انعقاد کر کے ہیون ویلی کو کافرستان کا اٹوٹ انگ بنانا چاہتا تھا اور دوسری طرف یہ اپنے ڈپلیکیٹ ایجنٹوں کو ان تمام ممالک میں بھیجنا چاہتا تھا تاکہ ان کے ذریعے یہ دوسرے ممالک کے راز حاصل کر سکے۔ ان ڈپلیکیٹس کی ٹریننگ اس انداز میں کی گئی تھی کہ کسی کو ان پر شک بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ میک اپ میں تو تھے نہیں۔ ان کی پلاسٹک سرجری کرائی ہی اسی مقصد کے لئے تھی کہ یہ کافرستانی ایجنٹوں کے طور پر دوسرے ممالک میں کام کر سکیں۔

گریٹ پلان کیا تھا اور لی ہاگ کیا کرنا چاہتا تھا یہ مجھے بھی معلوم نہیں تھا۔ مجھے ساری حقیقت کا تب پتہ چلا جب میں نے لی ہاگ کو قابو کر کے اس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کیا۔ لی ہاگ ہیڈ کوارٹر میں مجھے یہ ڈپلیکیٹ بھی مل گئے اور وہ فائل بھی جس میں گریٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پلان کی تمام تر تفصیلات درج تھیں اور ان پر منظوری کے لئے باقاعدہ کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر کے دستخط تھے۔ میں چاہتا تو کافرستان کے گریٹ پلان کی ان دستاویزات کو بہت پہلے دنیا کے سامنے لا کر ان کا بھانڈا پھوڑ سکتا تھا لیکن پھر میں نے سوچا کہ اگر میں نے آزادی کانفرنس کے ہونے سے پہلے یہ بھانڈا پھوڑ دیا تو ہیون ویلی والوں کے عوام کو ان کا حق کبھی نہیں مل سکے گا۔ یہ تنازع کبھی حل نہیں ہو گا اس لئے میں نے لی ہاگ اور اس کے تمام ڈپلیکیٹس کو اسی کے ہیڈ کوارٹر میں قید کر دیا اور اس کی جگہ خود لے لی اور معاملات ایسے ہی چلتے رہے جیسے چلنے چاہئیں تھے۔ کافرستان نے میرے کہنے پر آزادی کانفرنس کا اعلان کر دیا اور پھر پوری دنیا کے نمائندوں کی کافرستان میں آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ میں چونکہ جانتا تھا کہ لی ہاگ نے کن کن نمائندوں کے ڈپلیکیٹ بنائے ہیں اس لئے میں ان سب سے جا کر ملا اور انہیں راز دار اور خاموش رہنے کا وعدہ لے کر انہیں گریٹ پلان کی اصل فائل دکھاتے ہوئے انہیں کافرستان کی سازش سے آگاہ کر دیا۔ میں نے انہیں یہ اعتماد بھی دلا دیا کہ اس کانفرنس میں نقلی راہنماؤں کی جگہ اصلی راہنما شامل ہوں گے اور وہ ہو گا جو ہیون ویلی کے حریت نمائندگان کی اصلی خواہش ہو گی پھر میں نے جناب سان ڈی رون سے بھی خصوصی ملاقات کی اور گریٹ پلان کی فائل ان کے حوالے کر دی۔ یہ جان کر ان تمام افراد کو بے حد غصہ آ رہا تھا کہ

کافرستان کس طرح دھوکے، عیاری اور چالاکی سے ہیون ویلی کو کافرستان کا حصہ بنانا چاہتا ہے مگر جب میں نے انہیں اپنا پلان بتایا تو ان سب نے میرا ساتھ دینے کی حامی بھر لی۔ میرا پلان صرف اتنا ہی تھا کہ میں لی ہاگ کے نقلی عمائدین کو آزادی کانفرنس میں نہ آنے دوں اور ان کی جگہ اصلی افراد یہاں آئیں اور یہ کانفرنس حقیقت میں ہیون ویلی کے عوام کے لئے ذریعہ نجات اور آزادی کا تحفہ بن جائے۔ یہاں جو کچھ بولا اور سنا گیا تھا وہ سب گریٹ پلان کا ہی حصہ تھا جو لی ہاگ کا بنایا ہوا تھا۔ اس پلان میں ایک چھوٹی سی ترمیم بھی کی گئی تھی کہ آخر میں ہیون ویلی کے نمائندگان نے جو اپنا بنایا ہوا مسودہ پیش کرنا تھا اس کی کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر کے دستخط کے بعد جناب سان ڈی رون کے حوالے کیا جانا تھا جس پر دستخط کے بعد وہ اس کی منظوری دے دیتے۔ نقلی عمائدین اگر وہ مسودہ دیتے تو اس پر یہی لکھا گیا ہوتا کہ ہیون ویلی کے نمائندگان کافرستان سے الحاق چاہتے ہیں اور ہیون ویلی کو ہمیشہ کے لئے کافرستان کا حصہ بنانا چاہتے ہیں لیکن میں نے ان تمام افراد کے ساتھ مل کر اور جناب اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے صلاح و مشوروں سے نیا مسودہ تیار کر لیا۔ میں چاہتا تو کافرستان کی طرح دھوکے سے ایسا مسودہ بنا سکتا تھا کہ ہیون ویلی کے عوام پاکیشیا سے الحاق چاہتے ہیں۔ انہیں ان کا حق دیا جائے اور پوری دنیا کے سامنے پاکیشیا کا حصہ بن کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہنا چاہتے ہیں لیکن اگر میں ایسا کرتا تو یہ دھوکا ہوتا، فریب ہوتا اس لئے میں نے مسودے میں اقوام متحدہ کی قرار دادیں ہی تحریر کی تھیں اور حریت راہنماؤں کے کہنے پر اس مسودے میں یہ درخواستیں کی گئی تھیں کہ ہیون ویلی کو خود ارادیت کا حق دیا جائے۔ ہیون ویلی سے فوج کا مکمل انخلاء کیا جائے۔ ہیون ویلی کے عوام کو رائے شماری کا بھی حق دیا جائے۔ کافرستان ان کے کسی فعل میں دخل اندازی نہ کرے۔ اقوام متحدہ ایک ایسا کمیشن بنائے جو خاص طور پر ہیون ویلی میں تعینات ہو اور ہیون ویلی کے عوام کا کافرستانی فوج سے نہ صرف تحفظ کا ذمہ دار ہو بلکہ اپنی نگرانی میں رائے شماری کر کے اس بات کا قانونی طور پر فیصلہ کرے کہ ہیون ویلی کو خود مختار ریاست بنایا جائے۔ کافرستان سے اس کا الحاق کیا جائے یا پاکیشیا سے۔ محترم جناب پریذیڈنٹ آف کافرستان نے اس مسودے کو باقاعدہ ساری دنیا کے سامنے پڑھ کر اس پر دستخط کئے تھے اور پرائم منسٹر صاحب نے بھی اس مسودے پر اپنے دستخط کر کے جناب سان ڈی رون کے حوالے کر دیا تھا۔ اب بس حریت راہنماؤں کی جانب سے یہ اعلان ہونا باقی تھا کہ ان کا حتمی فیصلہ کیا ہے۔

ادھر لی ہاگ جس نے اس کانفرنس ہال کے نیچے ایک مشینی تہہ خانہ بنوا رکھا ہے اپنے ہیڈ کوارٹر سے آزاد ہو کر اپنے ڈوپلیکیٹس کے ہمراہ یہاں پہنچ گیا۔ انہوں نے جو اپنے کمان سے تیر نکلتے دیکھا تو

انہوں نے فوراً تمام لائٹس آف کر دیں اور ہائیڈولک سسٹم سے تیس سیکنڈ میں تہہ خانے سے تیس کرسیاں اوپر پہنچا دیں اور تیس راہنماؤں کو نیچے کھینچ لیا تاکہ بیان صرف اور صرف ان کے ڈپلیکیٹ ہی دیں۔ لیکن جلدی میں وہ شاید یہ بھول گئے تھے کہ ان ڈپلیکیٹس کے انہیں لباس بھی بدلنے چاہئے تھے۔ جس طرح میں نے لی ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کیا تھا اسی طرح مجھے کانفرنس ہال کے نیچے جدید سائنسی مشینوں سے بنے ہوئے تہہ خانے کا بھی علم ہو گیا تھا۔ میں نے یہاں آ کر اپنے مطلب کی چند تبدیلیاں کر دی تھیں۔ جب میں نے ان تمام افراد کے بدلے ہوئے لباس دیکھے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ لی ہاگ تہہ خانے میں پہنچ چکا ہے اور اس نے آخری کوشش کے طور پر ہائیڈولک سسٹم سے اصل نمائندوں کو بدل دیا ہے چنانچہ میں نے ریموٹ نکالا اور اپنے تبدیل کئے سسٹم سے لی ہاگ اور ان کے دو ساتھیوں کو ان کرسیوں پر جکڑ دیا اور پھر اسی ریموٹ سے میں انہیں یہاں اوپر لے آیا ہوں۔ اب یہ سب آپ کے سامنے ہے۔ آپ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ آزادی کانفرنس کس مقصد کے لئے بلائی گئی تھی اور کافرستان یہاں کس طرح پوری دنیا کو دھوکا دینا چاہتا تھا''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کی تقریر پر ہال میں موجود تمام حاضرین گنگ رہ گئے تھے۔ پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر اور وہاں موجود کافرستانیوں کا تو یہ حال ہو گیا تھا کہ کاٹو تو ان کے بدن میں لہو ہی نہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر جب اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے عمران کی سچائی کی تصدیق کی اور جیب سے گریٹ پلان کی فائل نکال کر دکھائی تو ہر طرف سے کافرستانی پریذیڈنٹ، پرائم منسٹر، لی ہاگ اور ان تمام ڈپلیکیٹس کے خلاف شیم شیم کے نعرے گونجنے لگے۔ تمام ثبوت کافرستانیوں کے خلاف تھے۔ وہ ممالک بھی کافرستان کے خلاف غم و غصے کا اظہار کر رہے تھے جن کے ڈپلیکیٹس تیار کر کے کافرستان ان کے اہم نمائندوں کی جگہ اپنے ایجنٹ تعینات کرنا چاہتا تھا۔ عمران نے اپنا میک اپ صاف کر کے دنیا کو اپنا چہرہ دکھایا اور بتا دیا کہ وہ کون ہے۔

”میں آپ سب کے سامنے کافرستان کا اصلی چہرہ لے آیا ہوں۔ کافرستان کے ساتھ اب کیا ہونا چاہئے اس کا اور ہیون ویلی کا فیصلہ اب میں آپ سب پر اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری صاحب پر چھوڑتا ہوں۔ اس سازش میں ایجنٹ لی ہاگ کے ساتھ ساتھ کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر برابر کے شریک ہیں۔ یہ صرف ہمارے ہی نہیں بلکہ ہیون ویلی اور پوری دنیا کے مجرم ہیں۔ اب ان کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئے یہ سب میں آپ پر چھوڑتا ہوں“...... عمران نے کہا اور کافرستانی پریذیڈنٹ اور کافرستانی پرائم منسٹر کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تمام کافرستانیوں اور لائیو دیکھنے والوں کے بھی رنگ اُڑ گئے۔ کافرستانی پریذیڈنٹ کا تو یہ حال تھا کہ ان کے جسم میں باقاعدہ لرزش ہونا شروع ہو گئی تھی

اور انہوں نے بے اختیار اپنا ایک ہاتھ دل کے مقام پر رکھ دیا تھا جیسے ان کے دل میں درد ہو رہا ہو۔ ان کے چہرے پر بھی تکلیف اور اذیت کے تاثرات نمایاں تھے۔

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے اور وہاں موجود تمام دنیا کے نمائندوں نے کافرستانی حکام پر زبردست تنقید کی اور ان کی اس مذموم سازش کی سخت الفاظ میں مذمت کی جس پر کافرستانی عمائدین پتھر کے بت بن کر رہ گئے۔ پھر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے اس بل کی منظوری دیتے ہوئے کہا کہ کافرستان جلد سے جلد اس مسودے کے قانون پر عمل کرے۔ اقوام متحدہ جلد ایک غیر جانبدار کمیشن بنائے گا جو ہیون ویلی میں تعینات کیا جائے گا اور اس کمیشن کی نگرانی میں ہیون ویلی سے کافرستانی فوج کو بھی نکالا جائے گا اور ہیون ویلی میں رائے شماری بھی کرائی جائے گی۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے لی ہاگ اور تمام ڈپلیکیٹس کو اپنے ساتھ جینوا لے جانے کا اعلان بھی کیا تھا کہ ان سب کا بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ جنہوں نے ہیون ویلی کے ساتھ پوری دنیا کو دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی۔ سان ڈی رون نے ان پر عالمی عدالت مقدمہ چلانے کا اعلان کر دیا اور کہا کہ ان سب کے ساتھ گریٹ پلان کی دستاویزات بھی خصوصی عدالت میں پیش کی جائیں گی اور پھر عدالتی حکم پر ان تمام افراد کے ساتھ کافرستان پر بھی مقدمہ چلایا جائے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کافرستان جو آزادی کانفرنس سے گریٹ پلان کا منصوبہ ہارتے دیکھ کر پہلے ہی مرا جا رہا تھا، اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کا یہ اعلان سن کر ان کی روح فنا ہونے لگی کہ کافرستان کے خلاف بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

وہاں موجود دنیا کے تمام نمائندگان کے سامنے کافرستانیوں کے سر شرم سے جھک گئے تھے۔ وہاں چونکہ لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا تھا اس لئے پوری دنیا میں کافرستان پر شدید تنقید کی جا رہی تھی اور اس مذموم سازش کی مذمت بھی کی جا رہی تھی۔ اچانک کافرستانی پریذیڈنٹ کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اپنی جگہ سے اچھل کر نیچے گرے اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کافرستانی کی بدنامی اور رسوائی نے ان کے دل پر گہرا اثر کیا تھا جس کی وجہ سے اچانک ان پر دل کا دورہ پڑ گیا تھا۔ انہیں اس طرح گرتے اور تڑپتے دیکھ کر کانفرس ہال میں موجود تمام افراد چونک پڑے۔ پرائم منسٹر سمیت کئی افراد پریذیڈنٹ کی طرف بڑھے لیکن اتنی دیر تک کافرستانی پریذیڈنٹ ساکت ہو چکے تھے۔ کافرستان کا گریٹ پلان ناکام ہو گیا تھا اور پوری دنیا کے سامنے کافرستان کا جو امیج خراب ہوا تھا اس کی وجہ سے کافرستانی پریذیڈنٹ پر دل کا اس قدر شدید دورہ پڑ گیا تھا کہ وہ جانبر نہ رہ سکے تھے اور پوری دنیا کی شرمندگی کا بوجھ اٹھنے سے پہلے ہی انہوں نے دم توڑ دیا تھا۔

کافرستانی پریذیڈنٹ کی ناگہانی ہلاکت کی وجہ سے کانفرس ہال میں گہرا سکوت سا طاری ہو گیا تھا۔ کافرستانی پریذیڈنٹ کی ہلاکت کی وجہ سے صرف کافرستانیوں پر ہی سوگ کی سی کیفیت طاری ہوئی تھی جبکہ دوسرے ممالک کے عمائدین کو ان کی موت کا ذرہ بھر افسوس نہ ہو رہا تھا کیونکہ کافرستانی پریذیڈنٹ، کافرستانی پرائم منسٹر اور ان کے ایجنٹ لی ہاگ نے پوری دنیا کو جس طرح سے دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی اس سے ان سب کے دلوں میں کافرستان کے لئے شدید نفرت جاگزیں ہو گئی تھی۔

عمران کا کام ہو گیا تھا اس لئے اس نے وہاں سے نکلنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو کانفرس ہال سے باہر ہی سیکورٹی گارڈز بنا کر تعینات کر رکھا تھا تاکہ جب وہ کانفرس ہال سے باہر آئے تو وہ ان سب کے ساتھ وہاں سے آسانی سے نکل کر جا سکے۔ عمران نے کانفرس ہال کے ایک کمرے میں جا کر اپنا حلیہ تبدیل کیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر این ٹی کے خفیہ ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ این ٹی اور اس کے ساتھیوں نے عمران کا نہایت پرجوش استقبال کیا اور ان کی کامیابی پر انہیں دل کھول کر مبارکباد دی۔ وہ سب خوش تھے کہ عمران نے ہیون ویلی کو کافرستان کے ظلم کے پہاڑ تلے پسنے سے ایک بار پھر بچا لیا تھا ورنہ اس بار کافرستان نے جو گریٹ پلان بنایا تھا اگر وہ کامیاب ہو جاتا تو ہیون ویلی کے باشندے ہمیشہ کے لئے کافرستان کے غلام بن جاتے۔ سب عمران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی ذہانت کی تعریف کر رہے تھے کہ عمران نے کس دانشمندی سے لی ہاگ کا گریٹ پلان الٹا ان کے حلق کا پھندہ بنا دیا تھا جس میں پھنس کر اب نہ وہ تڑپ سکتے تھے اور نہ پھڑ پھڑا سکتے تھے۔

این ٹی نے بھی عمران کو بتا دیا تھا کہ کس طرح اس نے لی ہاگ کے ہیلی پیڈ پر ایک ڈیوائس لگا کر اس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کیا تھا۔

عمران نے لی ہیڈ کوارٹر میں بھی بم لگا دیئے تھے جو اس نے ایک ٹرانسمیٹر کے ساتھ ایڈجسٹ کر دیئے تھے۔ ان بموں کو لی ہاگ اور ماسٹر کمپیوٹر سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی عمران نے کافی کام کیا تھا۔ جس ٹرانسمیٹر کے ساتھ اس نے بم ایڈجسٹ کئے تھے اب اسے اس ٹرانسمیٹر کی ایک فریکوئنسی اڈجسٹ کر کے اس پر ایک کال کرنی تھی۔ جیسے ہی عمران ٹرانسمیٹر پر کال کرتا لی ہاگ کا ہیڈ کوارٹر آتش فشاں پہاڑ کی طرح پھٹ پڑتا۔

این ٹی انہیں خفیہ راستوں سے دوبارہ بارڈر کے پاس لے آیا تاکہ وہ انہیں راتوں رات وہاں سے سرحد پار کرا کر پاکیشیا پہنچا سکے۔ اس نے کافرستان کے اس حصے کا انتخاب کیا تھا جہاں سے عموماً سمگلرز آتے جاتے تھے۔ این ٹی نے ایک بڑے سمگلر سے بات کر لی تھی جس نے ان سب کو ایک کنٹینر کے خفیہ کیبن میں چھپا کر پاکیشیا لے جانے کی حامی بھر لی تھی اور پھر وہ سب این ٹی کے ساتھ اس مقام پر پہنچ گئے جہاں انہیں لے جانے کے لئے ایک کنٹینر تیار تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے این ٹی سے

الوداعی ہاتھ ملائے اور پھر انہیں کنٹینر کے خفیہ کیبن میں پہنچا دیا گیا۔ عمران نے اس کیبن کی خود پڑتال کی تھی۔ کنٹینر کی دیواروں کے درمیان وہ کیبن جس انداز میں بنا ہوا تھا اسے جب تک اکھاڑ نہ لیا جاتا اس وقت تک ان کی موجودگی کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا تھا اور اگر بارڈر پر کنٹینر کسی سائنسی آلے سے چیک کیا جاتا تو اس کا توڑ عمران کے پاس سائنسی آلات کی شکل میں موجود تھا۔ جس سے وہ سرچ کرنے والے ہر سائنسی آلے کو آسانی سے ڈاج دے سکتا تھا۔ رات ہوتے ہی کنٹینر انہیں لے کر پاکیشیائی سرحد کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں کنٹینر کی جگہ جگہ چیکنگ کی گئی لیکن خفیہ کیبن میں ہونے کی وجہ سے وہ سب کافرستانی فورس سے بچ کر وہاں سے نکل گئے اور اب ان کا کنٹینر پاکیشیا کی طرف جانے والی سڑک پر نہایت تیزی سے دوڑا چلا جا رہا تھا۔

جب عمران کو معلوم ہوا کہ کنٹینر انہیں لے کر کافرستانی سرحد عبور کر گیا ہے تو عمران نے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر لی ہیڈ کوارٹر میں موجود اس ٹرانسمیٹر پر کال دینی شروع کر دی جس کے ساتھ اس نے بم لگا رکھے تھے۔ جیسے ہی عمران نے ٹرانسمیٹر کا سبز بلب جلتے دیکھا اس نے فوراً ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے سرخ بلب سپارک ہوا اور فوراً بجھ گیا۔

”لو۔ لی ہیڈ کوارٹر کا بھی کام تمام ہو گیا ہے۔ کافرستان کو جہاں پوری دنیا کے سامنے اس قدر شرمندگی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑ رہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے انہیں اب لی ہاگ کے جدید ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا بھی صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔ پوری دنیا میں کافرستان کی رسوائی ہوتے دیکھ کر کانفرس ہال میں کافرستانی پریذیڈنٹ دل کا دورہ پڑنے پر وہیں ہلاک ہوگیا تھا۔ اب جب کافرستانی پرائم منسٹر کو لی ہاگ کے جدید اور سائنسی نظام سے مزین ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا پتہ چلے گا تو اس پر ڈبل ہارٹ اٹیک ہو جائے گا اور اس ہارٹ اٹیک سے اس کی جان جائے یا نہ جائے لیکن اسے فلو، کالی کھانسی اور کالا بخار ضرور ہو جائے گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں کرکٹ کے موضوع پر لکھا گیا ایک حیرت انگیز جاسوسی ناول

خاص نمبر

پاور پلے

مکمل ناول

عمران ___ جس پر بیچ سڑک پر گولی چلادی گئی۔ کیا وہ گولی واقعی عمران کو ہلاک کرنے کے لئے چلائی گئی تھی ___؟

عمران ___ جس نے گولی چلانے والوں کا تعاقب کرنا چاہا لیکن وہ اسے آسانی سے ڈاج دے کر نکل گئے۔ کیسے ___؟

ٹائیگر ___ جو عمران کے کہنے پر اس پر گولی چلانے والوں کی تلاش میں حرکت میں آگیا۔

پاکیشیا کرکٹ ٹیم ___ جس کے غیر ملکی کوچ کو دن دہاڑے بیچ سڑک پر ٹاپ شوٹرز نے ہلاک کر دیا تھا۔ کیوں ___؟

پاکیشیا کرکٹ ٹیم ___ جو سپر ورلڈ میچوں میں انتہائی اہم کامیابیاں حاصل کر رہی تھی۔ مگر ___؟

فہیم شہزاد ___ جو پاکیشیا کرکٹ ٹیم کا کپتان بھی تھا اور آل راؤنڈر بھی۔ اسے اس کے گھر والوں سمیت یرغمال بنالیا گیا۔ کیوں ___؟

فہیم شہزاد ___ جس کی آنکھوں کے سامنے اس کے باپ کو گولیاں ماردی گئیں۔ کیوں ___؟

عمران ___ جس کے فلیٹ پر اس وقت حملہ کیا گیا جب اس کے فلیٹ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹائیگر بھی موجود تھا۔

عمران

جسے اس کے فلیٹ میں زندہ جلا دیا گیا تھا جبکہ ٹائیگر اور سلیمان گولیوں سے چھلنی پڑے تھے۔

تنویر

جس نے اپنی جان پر کھیل کر بھڑکتی ہوئی آگ میں جا کر عمران کو بچانے کی کوشش کی۔ کیا وہ اس کوشش میں کامیاب ہوسکا؟

وہ لمحہ — جب ایکسٹو کو عمران کی جان بچانے کے لئے خود میدان میں آنا پڑا۔

بلیک گھوسٹ — جس تک پہنچنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انتہائی فاسٹ اور تنویر ایکشن کرنا پڑا۔ کیوں —؟

بلیک گھوسٹ — جس نے پاکیشیا کرکٹ ٹیم کے خلاف ہونے والی ایک خوفناک اور انتہائی گھناؤنی سازش کا انکشاف کیا۔ وہ سازش کیا تھی —؟

عمران — جس کے سر پر جان لیوا چوٹ لگی تھی اور اس کا ایک ہاتھ فریکچر ہوگیا تھا۔ کیسے —؟

عمران — جسے کرکٹ اور دوسرے کھیلوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ مگر —؟

وہ لمحہ — جب پاکیشیا کرکٹ ٹیم کو کافرستانی کرکٹ ٹیم نے ہار کے یقینی نزدیک پہنچا دیا۔ اور پھر —؟

فہیم شہزاد — جب میدان میں آیا تو پاکیشیا کرکٹ ٹیم کے پاس پانچ اوورز کا کھیل باقی تھا اور اسے جیت کے لئے بیانوے رنز درکار تھے۔

کیا — فہیم شہزاد ان پانچ اوورز میں پاکیشیا کرکٹ ٹیم کو فتح دلانے میں کامیاب ہوسکا۔ یا —؟

وہ لمحہ — جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اسٹیڈیم میں لاکھوں کے کراؤڈ میں دس شرانگیز مجرموں کو تلاش کر رہے تھے جو کافرستان کے میچ کے ہارنے کی صورت میں گراؤنڈ میں ہولناک تباہی کا منصوبہ لے کر کراؤڈ میں شامل ہوگئے تھے۔ کیا جولیا اور اس کے ساتھی ان شرانگیزوں کو تلاش کرسکے۔ یا —؟

وہ لمحہ — جب پاکیشیا کرکٹ ٹیم کا آل راؤنڈر میدان میں کھیل رہا تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چہروں پر خوف چھایا ہوا تھا۔ کیا یہ میچ ہارنے کا خوف تھا۔ یا —؟

وہ لمحہ — جب آخری دو بال رہ گئی تھیں اور سیکنڈ لاسٹ بال پر آخری کھلاڑی فہیم شہزاد کا کیچ پکڑ لیا گیا اور پھر —؟

کرکٹ کے شائقین کے لئے ایک حیرت انگیز اور انتہائی سنسنی خیز اور دلچسپ واقعات پر مبنی حیرت انگیز ناول۔

پاور پلے — ایک ایسا ناول جو آپ کے لئے انمول تحفہ ثابت ہوگا اور جب آپ پر حقیقت کھلے گی کہ فہیم شہزاد کھیل کے میدان میں ہوتے ہوئے بھی میدان میں نہیں تھا تو آپ اچھل اچھل پڑیں گے۔

اگر فہیم شہزاد میدان میں نہیں کھیل رہا تھا تو اس کی جگہ کون کھیل رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا — پاکیشیائی ٹیم واقعی کافرستانی ٹیم کے ہاتھوں عبرتناک شکست سے
دوچار ہوگئی ۔ یا —— ؟

آپ کی امنگوں کے عین مطابق ایک انوکھا اور یادگار ناول جو آپ کے دلوں
میں گہرے نقوش ثبت کر دے گا۔ (تحریر۔ ظہیر احمد)

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address
arsalan.publications@gmail.com